



U23447 -                      Date: 24/2-09

Title - HADI DALBIS SALEEM ILA DHRASANTI  
JANNATIN NAEEM

Creator - Nawab Sadiqulque Hasan Khan .

Publisher - Mufeed Aam (Pg2a) .

Date - 1306 H .

Pages - 194 .

Subjects - Islam - Aqsaqal & - Ahle-eal Janati;  
Ishrat Ahle-eal .



CALL No. [ ] ACC. NO. \_\_\_\_\_

AUTHOR \_\_\_\_\_

TITLE \_\_\_\_\_

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME  
OF ISSUE



**MAULANA AZAD LIBRARY**  
**ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

**RULES:—**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

۲۹۷  
ص ۲۱ ب ق

١٩٨٤

هَادِي لِقَلْبِ السَّلَامِ

إِلَى

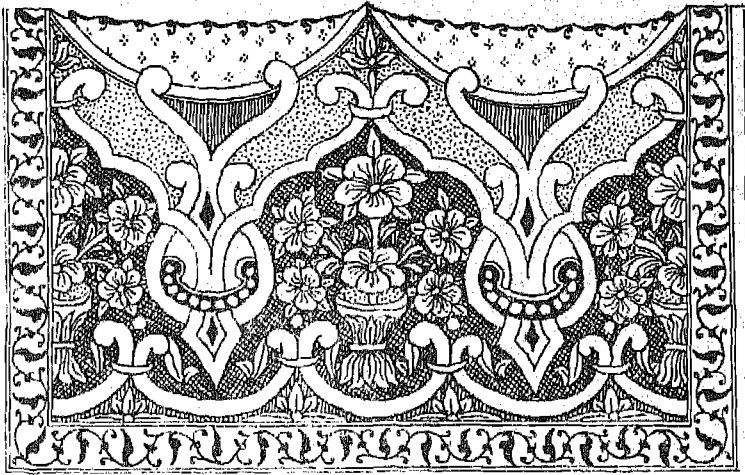
دَرَجَاتِ حَنَانِ النِّعَمِ

طُبِعَ فِي مَطْبَعِ مُفِيدِ عَامِ الْكَائِنِ

فِي بَلَدِ الْكَرَةِ فِي سَنَةِ

الْهِجْرَةِ الْفَاتِيَّةِ





بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله جاعل الجنان لاهل الايمان نزلاً وميسراً للصالحات الباقيات  
الموصلات اليها فلم يتخذ واسواها شغلاً والصّلوة والسّلام على خير خلقه  
محمد وآله وصحبه وصالحى امتهم ومتبعى سنة الذين هم احسن الناس عملاً  
واقصرهم املاً **اما بعد** شہ جہری میں ایک رسالہ بیان میں احوال جنت کے  
بلغت عرب لکھا تھا اب شہ جہری میں خلاصہ اسکا اردو میں لکھا گیا یہ رسالہ عاصی عالمین کے لئے  
تسلّی اور شوق مندا آخرت کے لئے تجلّی ہے دنوں کو طوطا بجلّ مطلوب کے متحرک و ہادی ہر  
اور نفوس کو طرف ہمایلی ملک قدوس کے داعی و ہادی ہر ایک متقدمہ چار باب ایک خاتمہ پرتل ہر

مقدمہ

اللہ پاک نے اپنی مخلوق کو عیش نہیں پیدا کیا ہے بلکہ ایک امر عظیم و معمم فحیم کے لئے بنایا  
ہے پہلے اس امر کو آسمان و زمین و پہاڑ پر عرض کیا تھا لیکن وہ ڈر گئے اور انہوں نے

۲۳۲۲۲۲  
UNIVERSITY LIBRARY  
ALIGARH

۲۳۲۲۲۲

RECEIVED-2002  
Kashmir



اس بارگران کے اوٹھانے سے انکار کیا مگر انسان نے باوجود اس ضعف و عجز کے اسکا  
اوٹھانا منظور کر لیا اِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ  
أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا

قرعہ فال بنام من دیوانہ زردند

آسمان بار امانت نتوانست کشید

لکن ہر اکثر لوگوں نے اس بوجہ کو اپنی پشت سے گرا دیا اور بوجہ سخت گزنی و بار کے  
اوسکو اوٹھانہ سکے دنیا کے ہنشین مثل چوپایوں کے ہو گئے نہ اپنے ایسا دکر نے والے کو  
پہچانا اور نہ اوسکا کوئی حق اپنے اوپر جانا اور نہ یہ سمجھے کہ ہم اس خاکدانِ فنا میں کیوں  
بھیجے گئے ہیں یہ تو اوس دارالقرار کا ایک گزر گاہ ہے پس بس اور نہ یہ معلوم کیا کہ ہمارا  
قیام اس مسافر خانہ میں بہت کم ہے اور ہمکو جلد یہاں سے طرفِ آخرت کے جانا ہے جس نے  
اونکو اپنا مملوک کر لیا اور داعیِ عقل اونے غائب ہو گیا یہ طولِ امل کے دھوکے میں آ گئے  
اور انکے دلوں پر سوء عمل کا رنگ جم گیا اب ساری ہمت انکی یہی حاصل کرنا لذاتِ دنیا و شوخ  
نفوس کا ہے جس طرح ہاتھ آئے لینا چاہیے اور جگہ سے ملے چھوڑنا سچا ہے یہ اسی دنیا  
کی ظاہر زندگی کو زندگی جانتے ہیں اور حیاتِ آخرت سے بالکل غافل ہیں اوسکو کہ نہیں  
پہچانتے سو جس طرح یہ اللہ کو بھول گئے اسی طرح اللہ نے ہی اونکو بھلا دیا ہے یہ خدا کے  
فاسق و نافرمان ہیں اور غلبہِ جہل سے خدا و شیطان ایسے شخص کی غفلت سے بڑا تعجب آتا  
ہے کہ جسکے لحظات معدود ہوں اور ہر سانس اوسکی ایک نئی قیمت چیز ہو جو ہاتھ سے  
جا کر ہر قابو میں نہیں آتی ہے جب اوسکو موت آئیگی تو ویرانی تن اور فراقِ لذت سے  
نہایت درجہ کا قلق اوسکو دامنگیر حال ہوگا اب اگر اتفاقاً کسی کو اس بات کا خطرہ بھی  
آجاتا ہے کہ وہ کس کام کے لئے بنایا گیا تھا اور اب وہ کس مثل میں گرفتار ہے تو وہ اس

خطرے کو اعتماد و غفور پرالتیا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ غفور رحیم ہے گویا اس کو اس امر کی کچھ خبر ہی  
 نہیں ہے کہ اللہ کا عقاب ایک عذاب الیم ہے ہاں جو لوگ کہ توفیق یافتہ ہیں وہ جان چکے  
 ہیں کہ ہم کون ہیں اور کس لئے پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے جو سر وٹھایا تو یہ دیکھا کہ سب سے  
 بڑا غضب یہی ہے کہ ایسی چیز کو کہ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ  
 کسی دل پر اس کا خطہ گزرا اور ایدالا باؤتک بازوال رہیگی اور کبھی ختم نہ ہو چکے گی عوض ایک  
 خراسی زیت کے جو کہ خواب و سراب ہے اور آلودہ و خفٹہ و اندوہ و تپ و تاب کہ اگر یہاں  
 خراسا ہنستا ہے تو مدت تک روتا ہے اور اگر ایک دن خوش ہوتا ہے تو مہینوں تک غمگین رہتا ہے  
 فروخت کر دے اس نادان کے حال پر نہایت افسوس و حسرت ہے کہ جو صورت حلیم میں  
 دیوانہ ہو کر غلاب و غلمندین نظر آتا ہے کیونکہ اس نے ایک خط فانی حسیس کو ایک خط باقی  
 نفیس پر اختیار کیا ہے اور وہ جنت کہ جب کا عرض برابر ارض و سموات کے ہے اس کو  
 عوض میں ایک قید خانہ اصحاب آفات و بلیات کے بیچ ڈالا ہے وہ پاکیزہ گھر جنکے نیچے  
 نہر جاری ہیں اور انکو عوض میں ایک مہطل خراب کے دیدیا ہے وہ کنواری عورتیں جو  
 ہم عمر اور پیار دلاتی ہیں گویا کہ یا قوت و مدد جان ہیں اور انکو عوض میں ٹری ٹری بڑی بد خلق  
 عورتوں کے جو زنا کرتی یا کر تتی ہیں مول لیا ہے وہ حوریں دلربا جو موتیوں کے خیموں کے  
 اندر جوئی اور انکے بدل میں ان ناپاک عورتوں کو جو گزرتا راستقام و اذناس رہتی ہیں اختیار  
 کیا ہے وہ نرین شراب کی جنکا مزہ پینے والوں کو ملے اور انکے عوض میں اس شراب کش کو  
 جو کہ عقل کو دے اور دنیا و دین کو بگاڑ دے پسند کیا ہے اور وہ اس لذت کو کہ جو دیار عزیز  
 رحیم سے ملتی اور اسکے مقابلہ میں ایک نظارہ فانی کو اختیار کیا ہے اور عوض میں سماع خطا چین  
 کے سماع غناء و الحان کو رو کر کہا ہے زبرد و یا قوت و موتیوں کی منبر پر بیٹھنے کے بدل میں

مجالس شوق و فحور کو خرید کیا ہے بالیہ یہ عین فاحش جو اس لین دین میں ہوا ہے اس کا طور  
دن قیامت و نشور کے ہو گا

بوقت صبح شود ہر چور روز معلومست کہ باکہ با خدیہ کر عشق و شرب و سحر

یعنی جبکہ پرہیزگار لوگ طرف رحمت رحمن کے بلائے جائیں گے اور سحر بین طرف جہنم کے  
ہائے جائیں گے اور تباہی و سادہ سادہ گواہوں کے یوں نہ کرے گا کہ اسے اہل موقوف اب کتم  
معلوم کر لو کہ بندوں میں کون کرم و معزز ہے جو لوگ ان رفقاء سے پیچھے رہ گئے وہ اگر  
اوس اکرام و انعام کا خیال کریں جو کہ ان کے لئے مہیا و ذخیرہ کیا گیا ہے تو جان لیکن انہوں  
نے کیسا عہدہ سراپہ برپا کر دیا اور خود بھی ایک تلع سقط ہو گئے اور تو ہم ایک ایسی ملک  
کبیر کی مالک بن گئی جس کو زوال نہیں ہے اور ایک ایسے نعیم مقیم میں جا رہی جو کہ ہوا کبیر  
متعال ہے وہ بہشت کے چمنوں میں گلشت کر رہے ہیں اور سہریوں کے اندر تختوں پر  
بیٹھے ہیں اور ایسے فرشوں پر چمکا استراستہ بن رہے تکیہ لگائے ہوئے ہیں اور حور عین سے  
تنعم کر رہے ہیں و لہذا مخلصین ان کے ارد گرد پہنچے ہیں اور در ساغر شرب طور ہو رہا ہے  
ہر طرح کا میوہ اور چڑیوں کا گوشت خاطر خواہ میسر ہے حورین موتیوں کی طرح کی باس میں یہ  
جزا ہے ان کے اعمال نیک کی چاندی سونے کے برتن آتے جاتے ہیں نفس شستی ہے  
آنکہ متلذذ ہے اور وہ جنت میں مخلصین ہیں جب اس حالت کو وہ خیال کریگا تو اپنی  
کساد بازاری پر پشیمان ہو گا تعجب ہو کہ طالب جنت کس طرح سوراہے اور اس کا دل حورین  
کے مہر دینے پر سماعت نہیں کرتا یہ سارے اخبار او سننے سن لئے ہیں ہر کیونکر اوس کو  
یہاں کا عیش پسند آتا ہے اور بدرون معانقہ بکار جان کے کس طرح وہ خنک چشم ہو گیا ہے

فحی علی جنات عدن خاتما ۷ منازل الاولیٰ وفيہا النعیم

خطرے کو اعتقاد و عقوبت پر مالدیتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ غفور رحیم ہے گویا اس کو اس امر کی کچھ خبر ہی  
 نہیں ہے کہ اللہ کا عقاب ایک فذاب الیم ہے اُن جو لوگ کہ توفیق یافتہ ہیں وہ جان چکے  
 ہیں کہ ہم کون ہیں اور کس لئے پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے جو سر اور ٹھکانا تو یہ دیکھا کہ ہے  
 بڑا غنیمت یہی ہے کہ ایسی چیز کو کہ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ  
 کسی دل پر اس کا خطہ گزرا اور اب لا آتا تک بازو الہی اور کبھی ختم نہ ہو چکے گی عوض ایک  
 ذرا سی زیت کے جو کہ خواب و سراب ہے اور آلودہ و خفٹہ و اندر وہ و تپ و تاب کہ اگر بیان  
 ذرا سا ہنستا ہے تو مدت تک روتا ہے اور اگر ایک دن خوش ہوتا ہے تو مہینوں تک غمگین رہتا ہے  
 فروخت کر دے اس نادان کے حال پر نہایت افسوس و حسرت ہے کہ جو صورت حلیم میں  
 دیوانہ ہو کر غلام عقل مندین نظر آتا ہے کیونکہ اس نے ایک حظ فانی خیس کو ایک حظ باقی  
 نفیس پر اختیار کیا ہے اور وہ جنت کہ جس کا عرض برابر ارض و سموات کے ہے اس کو  
 عوض میں ایک قید خانہ اصحاب آفات و بلیات کے سچ ڈالا ہے وہ پاکیزہ گھر جگے نیچے  
 نہوں جاری ہیں اور انکو عوض میں ایک صیقل خراب کے دیدیا ہے وہ کنواری عورتیں جو  
 ہم عمر اور پیار دلاتی ہیں گویا کہ یاقوت و مرجان ہیں اور انکو عوض میں ٹری ٹری برسی بر خست  
 عورتوں کے جوتا کرتی بنیا کرتی ہیں مول لیا ہے وہ حورین دہلیا جو موتیوں کے خیموں کے  
 اندر ہو گئی اور انکے بدل میں ان ناپاک عورتوں کو جو گرتا را سقام و اذاس رہتی ہیں اختیار  
 کیا ہے وہ نہرین شراب کی جگہ مزہ پینے والوں کو ملے اور انکے عوض میں اس شراب بخش کو  
 جو کہ عقل کو دے اور دنیا و دین کو بگاڑ دے پسند کیا ہے اور وہ اُس لذت کو کہ جو دیار عزیز  
 رحیم سے ملتی اور اسکے مقابلہ میں ایک نظارہ فانی کو اختیار کیا ہے اور عوض میں سماع خطا جہل  
 کے سماع غناء و الحان کو رو کر کہا ہے تیرے جد و یاقوت و موتیوں کی منبر پر بیٹھنے کے بدل میں

مجالس فسق و فجور کو خیر کیا ہے یا جہلہ یہ عین فاحش جو اس لین دین میں ہوا ہے اسکا ظہور  
دن قیامت و نشور کے ہو گا

بوقت صبح شود ہر چور روز معلومست کہ باکہ باخته عشق و شرب و بھور

یعنی جبکہ ہر بہر کار لوگ طرف رحمت رحمن کے ہائے جائیں گے اور مجہدین طرف جہنم کے  
ہائے جائیں گے اور سادی سامنے گواہوں کے یوں ہر اکرے گا کہ اسے اہل موقف اب کتم  
معلوم کر لو کہ بندوں میں کون مکرم و معزز ہے جو لوگ ان رفقاء سے پیچھے رہ گئے وہ اگر  
اوس اکرام و انعام کا خیال کریں جو کہ انکے لئے مہیا و ذخیرہ کیا گیا ہے تو جان لیں کہ انہوں  
نے کیسا عہدہ سرمایہ بردار دیا اور خود بھی ایک متاع سقط ہو گئے اور تو م ایک ایسی ملک  
کبیر کی مالک بن گئی جسکو زوال نہیں ہے اور ایک ایسے نعیم مقیم میں جا رہی جو کہ ہر اکبر  
متعال ہے وہ بہشت کے چمنوں میں گلشت کر رہے ہیں اور سہرہ یوں کے اندر تنخون پر  
بیٹھے ہیں اور ایسے فرشوں پر چمکا استر استبرق ہے تکیہ لگائے ہوئے ہیں اور حور عین سے  
تعم کر رہے ہیں و لہذا ان مخلصین انکے ارد گرد پر نہ ہیں اور درساغر شرب طور ہو رہا ہے  
ہر طرح کا میوہ اور چڑیوں کا گوشت خاطر خواہ میسر ہے حورین موتیوں کی طرح کی پاس ہیں یہ  
جزا ہے انکے اعمال نیک کی چاندی سونے کے برتن آتے جاتے ہیں نفس شستی ہے  
آنکھ تہلہ زہ ہے اور وہ جنت میں مخلصین ہیں پس جب اس حالت کو وہ خیال کریگا تو اپنی  
کسا بازاری پر پشیمان ہو گا تعجب ہے کہ طالب جنت کس طرح سوراہے اور اسکا دل حور عین  
کے مہر دینے پر سماعت نہیں کرتا یہ سارے اخبار اوسنے سن لئے ہیں پر کیونکر اوس کو  
یہ انکا عیش پسند آتا ہے اور بدرون معالقاہ بکار جہان کے کس طرح وہ خنک چشم ہو گیا ہے

فخی علی جنات عدن فافہا ۷ منازل الاولیٰ وفيہا النعیم

نورجالی اوطاننا ونسٹم	ولکننا سبئی العدو فصل تری
<p>عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ نے وصف اہل جنت کا دنیا میں یہ کیا ہے کہ وہ خون و حزن و بکا و شغف رکھتے ہیں اور کلو بعد اسکے دخول جنت کا نصیب ہوگا و ایمان کا نعیم و سرور و فرح لیگا پھر یہ آیت پڑھی انا کان فاهلنا مشفقین فمن اللہ علینا و قانا عذاب المصرم اور اہل رکابہ وصف کیا ہے کہ وہ دنیا میں سرور و رضا حک و منفکہ رکھتے ہیں کما قال تعالیٰ انہ کان فاهلہ مسرور الخ پھر اللہ نے فرمایا کہ بعض جنات افضل ہیں بعض سے و لمن خاف مقام ربہ جنتان پھر فرمایا ومن دونہما جنتان خالدہ یرزقنہا الموت علی الایمان لندخل بفضلہ شیئا من ہذا الجنان واللہ علی کل شیء قدیر و بالاجابۃ جدیدہ *</p>	
باب اول	
اس میں کئی فصائیں ہیں	
فصل اول جنت اسم موجودہ	
<p>سارے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و اہل سنت و حدیث و فقہاء اسلام و اہل تصوف و زید و ارباب علم و دین کا قدیم و حدیثا یہی اعتقاد ہے کہ جنت پیدا ہو چکی ہے یقین و کتاب و سنت سے ثابت ہے اور سارے انبیاء و مرسل سے از اول تا آخر یہ بات بالضرورۃ معلوم ہے سب پیغمبروں نے اپنی امتوں کو یہی خبر دی ہے کہ بہشت فی الحال موجود ہے یہاں تک کہ قدریہ و معتزلہ ادھون نے وجوہ جنت کا فی الحال انکار کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ جنت کو دن قیامت کے پیدا کرے گا تو یہ بات پر خلاف تفسیر قرآن و حدیث ہے</p>	

اللہ نے کہا ہے عندہا جنت الماویٰ یعنی سد الفتنی کے پاس جنت موجود ہے اور حدیث انس میں آیا ہے کہ شب عراج میں حضرت اندرجنت کے گئے اور وہاں تھمبون کے گنبد دیکھے خاک اوسکی مشک تھی رواہ الشیخان اور حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ مرقہ پر صبح و شام جگہ اوسکی جنت دنار سے عرض کیجاتی ہے رواہ الشیخان اور حدیث براہین میں آیا ہے کہ ایک سناوی آسمان پر سے نذر کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اسکے لئے جنت سے فرش سجھاؤ اسکو جنت کا لباس پہناؤ اور اسکے لئے ایک دروازہ طہن جنت کے کولہ و چنانچہ پہراوسکو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے رواہ احمد و الحاکم و ابن حبان حدیث ابن مالک میں بیان میں نماز کے آیا ہے کہ میں نے جنت دنار کو دیکھا رواہ مسلمہ کعب بن مالک کا لفظ رفعا یہ ہے مسلمان کی جان ایک پرندہ ہے جنت کے درخت میں چرتا ہے یہاں تک کہ پھیرے اوسکو اللہ طرف اوسکے بدن کے دن قیامت کو سدا فی الموطا و السنن بسیل صریح ہے اس باب میں کہ روح مومن کی قیامت سے پہلے جنت میں جاتی ہے اسطرح وہ حدیث کہ روحیں شہیدوں کی سبز پرنیوں کے حوصلے میں ہیں جنت کے میو کھاتی ہیں رواہ اہل السنن و صحیحہ الترمذی اور حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے کہ جب اللہ نے جنت و دوزخ کو پیدا کیا تھا تو جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ جا کر وہاں کا حال دیکھ کر عرض کریں الحدیث رواہ مسلمہ و احمد و اہل السنن دوسرا لفظ انکار رفعا یہ ہے کہ جنت پر دہمین کردان کے ہے اور دوزخ پر دہمین شہوات کے رواہ الشیخان اور حدیث ابو سعید خدری میں اختصار جنت دنار کا قصہ آیا ہے رواہ الشیخان اس باب میں بہت احادیث صحیحہ آئی ہیں سب دلیل ہیں وجہ جنت دنار پر فی الحال در اللہ الحمد اللہ نے جنت کا وصف قرآن میں بہت جگہ کیا ہے زیادہ تر سورہ واقعہ و حشر و اہل انک حدیث الغاشیہ و سورہ انسان میں

اور حضرت نے احادیث میں تعریف اہل جنت کی بیان کی ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ جب سورہ دہر نازل ہوئی اور حضرت نے اوسکو پڑھا ایک کالا آدمی آپ کے پاس بیٹھا تھا اوس نے وصف جنت کا شکر ایک پیچ ماری اوسکا دفن کر لیا حضرت نے فرمایا اخرج نفسك الشوق الی الجنة ذکرہ القطبی شہرانی کہتے ہیں فتاملوا ایہما الاخوان فیما وصف اللہ تعالیٰ لکم فی کتابہ من نعیمة الجنان والکثر وامن الاحمال الصالحۃ فان لكل ما مہر شرعی درجۃ فی نعیمة الجنة لا ینال ذلک النعیمة الا بفعل خالص الامر واللہ یتولے ہذا کہ وہو یتولی الصالحین \*

## فصل دوم

جہنم میں آدم علیہ السلام بہانے گئے تھے پروا نہ کرنے والے گئے وہ جنت خلد تھی یا کوئی اور جنت روئے زمین پر یہ اس میں بڑا اختلاف ہر طرف ایک جم غفیر گیا ہے دلائل فریقین کے قرآن و حدیث سے بہت ہیں ذکر ان دلیلوں کا تفصیل وار مع کیفیت استدلال کے حافظ ابن القیم نے کتاب حادی الارواح میں لکھا ہے راجح یہ ہے کہ اس مسئلہ میں توقف کرے اور اللہ کے علم پر چھوڑ دے ایمان اجمالی اس جگہ نہ کفایت کرتا ہے بعض اولیاء کو یہ کشف ہوا تھا کہ آبادی سے پرے شمال ملک ہند کی طرف ایک زمین وسیع چمنستان ہے اوس میں ایک ایسی مخلوق نوجوان ہے کہ کبھی بوڑھی نہیں ہوتی اور نہ اونکے کپڑے پڑنے ہوتے ہیں ایک عالم مرد و عورت حسین کا اور ایک باغستان نواک و شمار کا ہے اون باغ میں نہریں جاری ہیں وہ لوگ ولادت و موت کو نہیں جانتے بالکل نمود ہے جنت موعود کا واللہ اعلم \*

## فصل سوم

جنت و نار کے لئے دروازے ہیں + اللہ نے کہا ہے وسیق الذین اتقوا ربہم الی الجنة زمر حتی اذا جاءواھا وفتحتم ابوابھا وقال لهم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدا فیہن اور صفت نار میں فرمایا ہے حتی اذا جاءواھا وفتحتم ابوابھا اس سے ثابت ہوا کہ مکان جنت و مکان نار کے دروازے ہیں اور فرمایا جنت حدک مفتحة لهم الا ابواب معلوم ہو کہ یہ دروازے کب لے ہو گئے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جائینگے انھا علیہم صوة رہی گنتی ابواب جنت کی سو حدیث سہل بن سعد میں فرمایا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اون میں سے ایک ریان ہے جس میں سو روزہ دار رکے اور کوئی سناٹا نہ ہو والا الشیخان قطبی نے کہا و كذلك ینبغی القول فی سائر ابواب الجنة الخاصة باصحاب الاعمال انتھی دوسرا دروازہ توبہ کا ہے جو شخص تائب ہو کر اللہ کی طرف آتا ہے وہ اس دروازے سے بہشت میں جائیگا یہ دروازہ مغرب میں ہے اور جب تک حکم خدا سورج طے مغرب کے نہیں نکلتا ہے تب تک کھلا ہوا ہے و بعد الحمد وقت توبہ کا وہاں تک ہے کہ غرغہ نہیں لگا ہے بعد غرغہ کے کسی کی توبہ قبول نہیں کی جی

توبہ ہا الفس باز پسین دست زدست ۵ بیخبر و بر رسیدی در محل بستند

ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے جس نے خرچ کیا ایک چوڑا کسی چیز کا راہ خدا میں وہ بلایا جائے گا سب ابواب جنت سے تازی نماز کے دروازے سے اور جہادی جہاد کے دروازے سے اور صدقہ دینے والا باب صدقہ سے ابو بکر نے کہا ہلا کوئی ان سب دروازوں سے بھی بلایا جائیگا فرمایا مجھے امید ہے کہ تو اون میں سے ہو جو کہ سب ابواب سے پکارے جائیں گے روا لا الشیخان

بطولہ حدیث عمر بن خطاب میں فرمایا کہ تم میں جب کوئی اچھی طرح پورا وضو کر کے یوں کھتا ہے  
 اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدًا عبدہ ورسولہ تو اس کے لئے آٹھوں دروازے  
 جنت کے کھل جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے بہشت میں جائے (رواہ مسلم ترمذی  
 کی روایت میں اتنا اور آیا ہے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین ابوداؤد  
 واما ماحمد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ہر طرف آسمان کی نظر کرے آتش نے رُفعا کہا کہ شہادت  
 تین بار پڑھے عقیقہ سلمیٰ رُفعا کہتے ہیں جس مسلمان کے تین بچے مرجاتے ہیں جو بلوغ کو نہیں پہنچے  
 تھے لیکن وہ بچے ابواب بہشت گاہ جنت سے آگے نکلا کر اس کو لیتے ہیں اب وہ جس دروازے سے  
 چاہے بہشت میں جائے (رواہ ابن ماجہ و عبد اللہ بن احمد) ایک روایت مسلم میں باقی ہے  
 و باب کاظمین غنیفہ اور باب راضین اور باب یمن زیادہ کیا ہے اور حکیم ترمذی نے باب حرمت  
 بڑیا جس سے آنحضرت داخل ہو گئے اس حساب سے گیارہ بارہ دروازے ہوتے ہیں حافظ ابوبکر  
 آجری نے باب الفضی زیادہ کیا ہے اور ترمذی میں آیا ہے کہ ایک دروازہ واسطے ساری امت  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا کسی کی خصوصیت نہ ہو گی واللہ اعلم۔

## فصل

جنت کے دروازے نہایت وسیع ہیں + حدیث طویل شفاعت میں ابوہریرہ سے رُفعا آیا  
 ہے کہ فاصلہ درمیان دو صراع جنت کے اتنا ہے جتنا کہ درمیان مکہ و حجر کے ہے یا درمیان  
 مکہ و بصری کے متفق علیہ نحوہ نے کہا جتنے سنا ہے کہ فاصلہ چالیس سال کا ہے یہ وفاقاً  
 رُفعا و دونوں طرح پر وارد ہے رواہ احمد بن حنبلہ بن معاویہ عن ابیہ و سرفظانکا  
 رُفعا یہ ہے کہ سات برس کا فاصلہ ہے رواہ ابن ابی داؤد لیکن حدیث ابوسعید خدری

میں چالیس ہی برس آئے ہیں مگر راجح حدیث ابو ہریرہ ہے قرطبی کہتے ہیں مختل ہے کہ ابواب  
جنت مختلف الاتساع ہوں کوئی چھل سالہ راہ اور کوئی بقدر امین مکہ و مہجرہ

## فصل ۵

صفت میں ابواب جنت کے اور اونکے حلقہ دار ہونے میں حسن نے کہا ہے جنت کے  
دروازے نظر آئینگے قنادہ نے کہا ظاہر اونکا باطن سے اور باطن اونکا ظاہر سے نظر آئینگے ابواب  
کلام کرینگے بات سمجھیں گے اونسے کہا جائیگا کہ کھل جاؤ بند ہو جاؤ و فراری نے کہا ہے ہر مومن  
کے لئے جنت میں چار دروازے ہونگے ایک دروازہ سے اوسکی بیبیان و عور عین آئین لگی  
دوسرا درمیان اوسکے اور اہل نار کے مقفل ہوگا جب چاہیگا کہ اوکے طرف اہل نار کے دیکھیں اور  
اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر عظیم تر پائیگا تیسرا دروازہ درمیان اوسکے اور دارالسلام کے ہوگا اور  
دوسرے جب چاہیگا پاس اپنے رب کے جانے گا چوتھے دروازے کا ذکر اس روایت میں باقی  
رہ گیا ہے حدیث السنن میں فرمایا ہے سب سے پہلے باب جنت کا حلقہ مین پکڑونگا اور کچھ فخر نہیں ہے  
حدیث شفاعت میں آیا ہے کہ میں حلقہ در کو پکڑ کر کھڑکھڑاؤنگا اس سے صاف ثابت ہوگا کہ  
حلقہ ہمارے محسوس ہونگے جنکو حرکت دیجائیگی ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہے کہ جب میں حلقہ باب  
جنت کو پکڑونگا تو مجھ کو اذن دیا جائیگا علی مرتضیٰ کہتے تھے جو شخص ہر دن سو بار لا الہ الا اللہ  
الملک الحق المبین کہتا ہے وہ فقر سے امن میں اور وحشت قبر سے مامون اور جالب  
تو نگری ہوتا ہے اور وہ جنت کا دروازہ ٹھونکیگا جنت کے درجات بعض بالا سے بعض ہیں۔  
اسی طرح اوسکے ابواب بھی اوپر تلے ہونگے جنت مافوق کا دروازہ جنت ماتحت کے اوپر ہوگا  
اسی طرح جنت جعفر عالی ہے اوسکے ابواب بھی جنت سافل سے بلند تر اور موافق وسعت

ہر جنت کے ہونگے شاید وجہ اختلاف مسافت مصاریع جنت کی یہی ہے کہ بعض ابواب بالاسے بعض ہونگے اور اس امت کے لئے خاص ایک دروازہ ہوگا علاوہ دیگر امتوں کے جس طرح کہ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے باب میری امت کا جس سے وہ داخل ہونگے اور اسکا عرض اتنا ہے کہ سوار تیر رو تین دن تک چلے پھر وہاں ایسا ازوہام ہوگا کہ قریب ہے کہ دوش یکدیگر نائل ہو جائیں مردالا احمد حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جبریل آئے اور میرا تہبہ پکڑ کر لینگئے اور مجھ کو وہ دروازہ دکھلایا جس دروازے سے میری امت داخل جنت ہوگی مردالا احمد

تفاوت ست میان شنیدن من و تو ۵ تو بشتن در دمن فتح بابے شنوم

## فصل ۶

مسافت ایک دروازے کی دوسرے دروازے تک کتنی ہوگی ؟ لفظ یمن عام نے حضرت سے کہا تھا کہ جنت و نا کہ کیا چیز ہے فرمایا تیرے معبود کی قسم ہے کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں فاصلہ ایک دو دو حصے تک اتنا ہے کہ سوار ستر برس تک چلے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اونکا فاصلہ بھی ایک باب سے دوسرے باب تک ہفتاد سالہ راہ ہے الحدیث بطولہ رواہ الطبرانی اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسافت مابین دو باب کے ہے نہ مابین مکہ و بصری کے اتنے کہ وہ مسافت اسقدر نہیں ہے اور اسکا حل باب معین پر ممکن نہیں ہو سکتا ہے ؟

## فصل ۷

جنت کس جگہ ہے ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد رآنا نزلة اخرى عند سدرة المنتی عند ما جنت الماویٰ اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سدہ ساتوین آسمان پر ہے

جو کچھ اللہ کے نزدیک سے اترتا ہے وہ وہیں تک پہنچ کر تقسم جاتا ہے اور جو کچھ زمین سے اُپر  
 چڑھتا ہے وہ بھی وہیں تک جا کر فتنی ہو جاتا ہے **وَقَالَ تَعَالَىٰ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ**  
**وَمَا تَوَعَّدُونَ** تم جانتے ہو کہ امارا سماء سے اسکا کچھ جنت ہے ابن عباس نے کہا خیر و شر دونوں  
 آسمان سے آتی ہیں یعنی اسباب جنت و نار کے بقدر ثابت آسمان پر ہیں ابن سلام نے کہا  
 جنت آسمان پر ہے ابن عباس نے کہا آسمان ہفتہ پر ہے اللہ قیامت کے دن جہان چاہیگا  
 راہیگا اور ہفتہ پر زمین ہفتہ پر ہے ابن سعور نے کہا جنت آسمان چہارم پر ہے اور آگ زیر زمین  
 ہفتہ پر ہے ابن عباس نے کہا جہنم زیر ہفتہ پر ہے ابن عمر نے کہا جنت لیٹی ہوئی قرون آفتاب ہے  
 لنگتی ہے ہر سال کوئی جاتی ہے مومنوں کی روح پندون کے اندر جنت کا پہل کھاتی ہے  
 یعنی جو شمار و نجات ہر سال اثر آفتاب سے پیدا ہوتے ہیں یہ نمونہ ہے جنت کا جسطرح کہ  
 یہاں کی آگ نمونہ ہے وہاں کی آگ کا دورہ جنت کا عرض برابر سموات وارض کے ہے وہ کب  
 شاخاے آفتاب سے معلق ہو سکتی ہے کہ خود آفتاب سے بڑی ہے بالجملہ یہ حدیث دلیل ہے  
 علو جنت پر اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ہمیں جگہ جنت و دوزخ دونوں کی کسی نصیح  
 سے معلوم نہیں ہوتی ہے اسلئے توقف کرنا اس مسئلہ میں اولیٰ و احوط ہے صحیحین میں آیا ہے  
 کہ جنت میں سو درجہ ہیں درمیان ہر دو درجہ کے اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ درمیان آسمان و زمین  
 کے ہے اس سے معلوم ہوا کہ جنت نہایت عالی و مرتفع ہے لیکن یہ ضرور نہیں ہے کہ اس سے  
 زیادہ درجات ہوں کیونکہ ہمارے حضرت کا درجہ جنت میں سائر درجات سے فائق ہوگا اور یہ  
 سو درجہ تو احادیث کے لئے ہونگے جنت قبہ دار چیز ہے جو اعلیٰ قبہ ہے وہ اوسع تر ہے آدمی کو  
 فردوس کہتے ہیں اسکی چھت عرش ہے صحیح بخاری میں فرمایا ہے کہ جب تم اللہ سے مانگو  
 تو فردوس مانگو کہ وہ وسط جنت ہے اور اعلیٰ بہشت ہے اور اسکی سقف عرش حسن ہے

جنت کی نہر میں اسی جگہ سے نکلی ہیں قاری قرآن سے اوسن کہا جائیگا کہ تو پڑھ اور پڑھ  
تیرا درجہ بھلی آیت پر ہوگا اس سے ثابت ہوا کہ جنت عظیم السعۃ رفیع المنزلۃ ہے صعودا و سکے  
درجات پر ادنیٰ سے اعلیٰ تک بتدریج تھوڑا تھوڑا ہوگا لفظ قاری کا شامل ہے حافظ قرآن  
وناظرہ خوان کو ورنہ الحمد للہ

## فصل

جنت کی کنجی کیا ہے ؟ حدیث معاذ بن جبل میں فرمایا ہے لا الہ الا اللہ متعلق جنت  
ہے رواہ احمد بخاری میں درہب بن منہ سے ذکر کیا ہے کہ اونسے کہا تھا کہ کیا یکلمہ  
جنت کی کنجی نہیں ہے کہا ہاں لکن ہر کنجی کے دانت ہوتے ہیں تو اگر دانت والی کنجی لائیگا تو  
دروازہ جنت کا کھلیگا والا فلا شعرانی کہتے ہیں الا سنان ہو تو حیدر اللہ تعالیٰ وامثال امرہ  
واجتناب تھمیدہ لا توحیدہ فقط والا ایمان قول وعمل لا احد ہما فقط کما یشہد  
لذلک قواعد الشریعۃ انتھی حدیث میں آیا ہے کہ ملک الموت نے وقت موت کے  
ایک شخص کے ہر عضو میں نظر کی ایک نیکی بھی نہ پائی پھر دل کو ہاڑ کر دیکھا کچھ نہ پایا پھر چڑے  
کو پھار دیکھا تو زبان حنک سے لگی ہے اور وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے کہا وجبت لک  
الجنتہ بقولک کلمۃ الاخلاص شعرانی کہتے ہیں یعنی وہ زیر شیت ہے دربارہ  
اخلال اوامر و نواہی کے چاہے اللہ عذاب کرے پھر جنت میں لیجائے اور چاہے بخش کر  
داخل جنت کرے لان التوحید بذاتہ یدخل صاحب الجنتہ لا بد من ذلک لکما  
انہ لا یخلد فی النار موحدا الحمد للہ انتھی

کس ندیدست رگیتی سفری بہتر ازین

رفت توفیق وہان کلمہ توحید بلب

امید بہت دم مرگ از لب توفیق ۵ بر آید شمع دران لا الہ الا اللہ

انہی کہتے ہیں ایک اعرابی نے حضرت سے کہا تھا جنت کی کنجیاں کیا ہیں فرمایا لا الہ الا اللہ  
 زیریں سجود کا لفظ یہ ہے کہ سیون مفتاح جنت ہیں ابو داؤد و طحاہی نے رفعا روایت  
 کیا ہے کہ مفتاح نماز و وضو ہے اور مفتاح جنت نماز و لیلۃ الحمد معاذ بن جبل کا لفظ رفعا  
 یہ ہے کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک دروازہ جنت کا کہا ہاں فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
 سرور الاحسن یا محمد اللہ نے ہر مطلوب کی ایک کنجی رکھی ہے جس سے اس کا دروازہ کھلتا ہے  
 نماز کی کنجی طور ہے حج کی کنجی احرام ہے نیک کی کنجی صدق ہے جنت کی کنجی توحید ہے عزم کی  
 کنجی حسن سوال و حسن سماع ہے تصرف و ظفر کی کنجی صبر ہے مزید کی کنجی شکر ہے ولایت کی  
 کنجی محبت ہے رخصت فی الآخرہ کی کنجی زہد فی الدنیا ہے ایمان کی کنجی تفکر ہے دخول علی اللہ  
 کی کنجی اسلام و سلامت خاطر و اخلاص دل ہے یعنی حُب و بغض فعل و ترک فی اللہ حیات  
 دل کی کنجی تدبر قرآن و تضرع یا اسما و ترک ذنوب ہے حصول رحمت کی کنجی احسان یعنی  
 اخلاص کرنا ہے عبادت خالق میں اور سعی کرنا ہے نفع خلق میں رزق کی کنجی سعی کرنا ہے  
 ہمراہ استغفار و تقویٰ کے عزت کی کنجی طاعت خدا و رسول ہے استعداد آخرت کی کنجی قصر  
 الہ ہے ہر خیر کی کنجی غربت کرنا ہے اللہ اور دار آخرت میں اور ہر شر کی کنجی حُب دنیا و طول  
 الہ ہے درازی عمر کی کنجی بردھلہ ہے تاخیر اجل کی کنجی شغف الہ ہے علم حدیث میں عدم غریت  
 کی کنجی تلاوت قرآن ہے یہ باب عظیم النفع ابواب علم ہے ان مفتاح خیر و شر کی شناخت  
 اویسی کو ہوتی ہے جو کہ صاحب نصیب و توفیق ہے اللہ تعالیٰ نے ہر خیر و شر کے لئے ایک  
 کنجی رکھی ہے اور ایک دروازہ مقرر کیا ہے جس سے آمد و رفت اور جگہ کی ہوتی ہے مثلاً  
 شرک و کبر و اعراض دین حق سے اور غفلت اللہ کے ذکر سے اور عدم قیام بحق اور بے مانتہ مفتاح

جنم ہے یا خمر مفتاح ہر گناہ ہے یا راگ باجا مفتاح زنا ہے یا نظر بازی مفتاح عشق ہر کمال  
 و راحت مفتاح حرام ہے یا معاصی مفتاح کفر ہیں یا کذب مفتاح نفاق ہے یا بخل و حرص  
 مفتاح بخل ہے یا قطع رحم و اخذ مال بغیر حلت مفتاح ہلاک ہے یا اعراض سنت سے مفتاح  
 ہر بدعت و ضلال ہے ان امور کی تصدیق و پیروی کر سکتا ہے جو کہ بصیرت صحیح رکھتا ہے  
 اور خیر و شر کا شناسا ہے بندے کو چاہئے کہ طرف شناخت کرنے ان مفاتیح کے پوری توجہ  
 کرے اور جن چیزوں کی پیروی کیا جائے اور نہ کیا جائے

## فصل ۹

توقیع و منشو جنت و جہنم کو بعد موت و وقت دخول جنت کے لیکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے کہ ان کتاب الابرار فی علیین و ما ادراک ما علیہون کتاب  
 مرقوم بشیخہ المرقومون معلوم ہوا کہ کتاب ابرار کی کتاب مرقوم ہے نہ مہم ہوم صحیح لکھی  
 رکھی ہے یہ نسخہ حضور میں ملا لکھوانبیاء کے لکھا جاتا ہے اس شہادت کا ذکر کتاب فجار میں نہیں  
 فرمایا یہ عزت و ناموری کی بات ہے کہ انکی توقیع سامنے قفرین کے ہوتی ہے اور خواص خلق  
 میں اسکی شہرت و بجاتی ہے جس طرح کہ بادشاہ امراء عظام و خواص اہل مملکت کے لئے توقیع  
 جاری کرتے ہیں تاکہ مکتوب البیکہ کا نام بلند ہو یہ ایک نوع صلوة کی ہے طرف سے اللہ و ملائکہ  
 کے بندے پر قدرت و بڑائی کا عازب میں ہرگز قہر فرمایا ہے اللہ عزوجل کتاب لکھو کتاب  
 میرے بندے کی علیین میں اور پیچیدہ و اسکو طرف زمین کے یہ حق میں ہوسن کے ہوتا کہ  
 رہا فاجر سو فرماتا ہے کہ لکھو کتاب اسکی سجین میں یہ جگہ سے نیچے کی زمین ہے پھر اسکی  
 روح طرف زمین کے پسینگی جاتی ہے رواہ ابو داؤد یہ پہلی توقیع و قیام اور اول منشور

نشر ہے دوسرا نشر یعنی فرمان واجب الاذعان یہ ہے کہ حدیث سلمان فارسی میں فرمایا  
 ہے داخل ہو گا کوئی جنت میں مگر بنو ربیع اس پر وائے کر است نشانہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 ہذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ جنتہ عالیۃ قطوفھا وانبیۃ رواہ  
 الطبرانی دوسرا لفظ یہ ہے کہ مومن کو ایک پر وائے راہاری کا پل صراط پر دیا جائیگا بسم اللہ  
 الرحمن الرحیم ہذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلان ادخلوہ جنتہ  
 عالیۃ قطوفھا وانبیۃ یعنی یہ فرمان ہے طرفے عزیز حکیم کے بنام فلان بن فلان جیسے کہ نام  
 صدیق بن حسن کہ اس کو جنت بلند میں جس کے پھل قریب ہیں داخل کرو پہلے مومن قبضہ  
 اصحاب الیمین میں واقع ہوتا ہے پھر وہ بچل اہل جنت کے لکھا جاتا ہے دن نفع روح کے  
 پھر نام و سکا دیوان اہل جنت میں مرقوم ہوتا ہے دن موت کے پھر اس کو فیہ شورا مع النور  
 دن قیامت کے دیا جائیگا واللہ المستعان \*

## فصل

جنت کا فقط ایک رستہ ہر ایک راہ سے زیادہ نہیں جو آپس پر سارے رسولوں کا از اول تا آخر اتفاق ہے  
 رہے رستے حجیم کے سودہ بے گنتی ہیں و لہذا اللہ تعالیٰ اپنی راہ کو بصیغۃ واحد فرماتا ہے اور سبیل نار  
 کو بصیغۃ جمع لاتا ہے وان هذا صراطی مستقیمًا فابتعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق  
 بکم عن سبیلہ اور فرمایا و علی اللہ قصد السبیل ومنھا جائز مراد جائز سے راہ  
 غایت ہے اور فرمایا هذا صراط علی مستقیمہ اور حدیث ابن مسعود میں آیا ہے کہ آپ نے  
 ایک لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا رستہ ہے اور اس کے دائیں بائیں اور لکیروں کے بیچین پھر کہا کہ یہ  
 رستے ہیں ان میں سے ہر رستہ پر ایک شیطان ہے جو طرف اس کے بلاتا ہے پھر آئے وان هذا

صراطی الخ پڑ ہی اور مراد لفظ سبیل السلام سے سبیل واحد و طریق بکثرت ہے جس سے کہ اور  
 طرق صغار نکلتے ہیں کہ وہ شعب ایمان ہیں ایمان اور یکا جامع ہوتا ہے جس طرح کہ درخت کا تنہ  
 جامع اغصان و شعب و فروع و درخت ہوتا ہے یہ سارے سبیل السلام عبارت ہیں اجابت  
 داعی الی اللہ سے کہ مسلمان اس کی خبر کی تصدیق کرے اور اس کے امر کی طاعت بجالائے سو طریق  
 جنت یہی اجابت داعی الی الجنت ہے پس بس جس طرح کہ یہ مضمون حدیث طویل جاہلین نزدیک  
 بخاری کے آیا ہے اوس میں فرمایا ہے کہ داعی مگر ہیں جس شخص نے اونکی اطاعت کی وہ اللہ کا طبع  
 ہوا اور جینے اور کما عصبان کیا وہ اللہ کا عاصی ٹھہرا و محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرقی ہیں درمیان لوگوں کے  
 و مراد الہ الترمذی بلفظ آخر و صحیحہ من حدیث ابن مسعود اہل علم کے کہا ہے سبیل واحد  
 نجات طریقہ اہل سنت و جماعت ہے باقی سبیل اہل بدعت ہیں جنکی گنتی دوسری حدیث میں  
 بہتر فرمے آئی ہے یا مراد سبیل سے بقیہ دیان و مل و نحل اہل کفر و شرک و ضلالت ہیں اور صراط  
 مستقیم سے مراد طریق اسلام یا دونوں مراد ہیں \*

## فصل

جنت کے لئے درجات ہیں \* اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا یستوی القاعدون من المؤمنین  
 الی قولہ درجات منہ و مغفۃ و رحمتہ ابن محیرز نے کہا یہ ستر درجے ہیں ایک  
 درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ ایک گھوڑا لاغیر و ستر برس تک دوڑے  
 یعنی تب بھی اسکو قطع نہ کر سکے تھا کہ نے زیر کریمہ لحد درجات عند ربھہ کہا ہے کہ  
 بعض درجات افضل ہیں بعض سے اوپر کے درجے والا یہ جائیگا کہ وہ افضل ہے اور جو اسفل  
 ہے وہ یہ جائیگا کہ کوئی شخص اس سے افضل تر نہیں ہوا فرمایا ہم درجات عند اللہ حدیث

ابو سعید خدری میں فرمایا ہے جنت والے اہل غن کو اپنے اوپر یوں دیکھینگے جیسے چمکتے تارے  
 کو آسمان کے کنارے شرقی یا غربی میں ڈوبتے ہوئے دیکھتے ہیں یہ اسلئے کہ درمیان اونکے  
 تقاض مل ہوگا کہ اسے رسول خدا یہ انبیاء کے منازل ہونگے غیر وہاں کا ہے کو پہنچا کر فرمایا علی  
 والذی نفسی بیدہ رجال امنوا باللہ وصدقوا المرسلین رواہ الشیخان ستارہ غاب  
 سے تشبیہ دی ہے نہ اس ستارے سے جو سمت الرأس پر ہو یہ اسلئے کہ ڈوبتا تار اور تر  
 ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جنت کے درجے بعض اعلیٰ تر بعض سے ہونگے گو علیا سفلی کی سمت الرأس  
 پر ہو جو سطح نیچے تر گئے باغستان کہ پہاڑ کی چوٹی سے دامن کوہ تک لگی چلی آئین واللہ اعلم  
 دوسرے لفظ ابو سعید کا رفقاً یہ ہے کہ غرق یعنی جھروکے اون لوگوں کے جو باہم دوستدار ہیں جنت  
 میں مانند تارے کے ہونگے جو شرق یا غرب میں طالع ہوتا ہے کہیں گے یہ کون لوگ ہیں کہا جائیگا  
 کہ ہولاء المتحابون فی اللہ عترۃ جملہ راہ احمد یعنی یہ وہ ہیں جو آپس میں واسطے اللہ کے  
 صحبت رکھتے تھے تیسرا لفظ انکار فقاء یہ ہے کہ جنت میں سو درجے ہیں اگر سارے جہان کے لوگ  
 ایک درجے میں جمع ہوں تو وہ سب کو سمالے چوتھا لفظ یہ ہے کہ قرآن غوان سے کہیں گے چڑھ اور  
 چڑھ وہ پڑھیں گے اور ہر آیت پر ایک ورقہ تک چڑھیں گے یہاں تک کہ آخر تک پڑھ جائیں گے رواہ احمد  
 اس سے ثابت ہوا کہ جنت کے درجے سو عدد سے زیادہ ہیں اور حدیث ابو ہریرہ میں جو سو درجے  
 فرمائے ہیں وہ بظلمہ درج کے ہیں یا یہ کہ نہایت درجات کے سو درجے تک پہنچتی ہے اور ہر درجہ کے میں  
 میں اور بہت سے درج ہیں جو سطح کہ حدیث معاذ بن جبل میں فرمایا ہے جس نے نماز پنجگانہ پڑھی اور  
 رمضان کا روزہ رکھا اللہ پریق ہے کہ اسکو بخشے اور سنے ہجرت کی ہو یا جہان اسکی مان لے اسکو  
 جنتا تہا وان بیارامعاز لے کہا میں باہر نکلوں گوں کو اسکی خبر نہ کروں فرمایا نہیں انکو چھوڑ دے  
 کہ وہ کل کریں جنت میں سو درجے ہیں درمیان دونوں درجوں کے اتنا فاصلہ ہے کہ جتنا آسمان

وزمین میں آعلیٰ درجہ جنت کا فردوس ہے اوسکے اوپر عرش ہے یہ افضل شے ہے جنت میں  
نہ زمین جنت کی اسی جگہ سے بہتی ہیں سو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس ہی مانگو و لا الترمذی  
اسے ربین ترجمہ سے فردوس کا سائل ہوں اگرچہ لائق جہنم کے ہوں یہ جرات اسلئے ہے کہ نہ اس پر  
تیری رحمت سے کفر ہے +

## فصل ۱۲

سب سے اعلیٰ درجہ جنت کا کیا نام ہے + حدیث عمرو بن عاص میں آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو وہی  
کو جو موزن کتا ہے پھر چھپ درود بھیجو جس نے مجھ پر کیا درود بھیجی اللہ اوس پر دس بار  
درود بھیجتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ مانگو کہ یہ ایک منزلت یعنی درجہ ہے جنت میں لائق نہیں ہے  
مگر ایک بندے کو اللہ کے بندوں میں سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں جسے میرے  
لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے میری شفاعت ہوگی سرور الہ منسلحہ ذکر اس وسیلہ کا بہت احادیث  
میں آیا ہے اس درجہ کو وسیلہ اسلئے کہتے ہیں کہ اقرب درجات جنت ہے طر عرش جس کے  
یہ جگہ اللہ تعالیٰ سے بہت قریب تر ہے وسیلہ و وصلہ و قرنی و قرنی ایک معنی میں ہیں و لہذا یہ درجہ  
افضل جنت و اعظم بہت شہیرا جو فضیل بن عیاض نے کہا ہے تم جانتے ہو کہ جنت کس لئے ایسی  
اچھی ہوئی یہ اسلئے ہوئی کہ رب العالمین کا عرش اوسکی چھت ہے ابن عباس نے کہا ہے  
اونکی سقف ساکن کا نور عرش کا نور ہوگا جس نے کہا ہے جنت کا نام عدن اسلئے ہوا ہے کہ اوسکے  
اوپر عرش ہے وہیں سے نہرین جنت کی نکلتی ہیں اور عدن کی حورون کو سائر حورین فضیلت  
ہے اور وسیلہ میں قرب الی اللہ بانواع و سائل داخل ہے کبھی نے کہا تم طلب کرو قرب خدا کا اعمال  
صالحہ سے اللہ نے کشف اس امر کا یون فرمایا ہے اولئک الذین یدعون یدبتغون الے

بسم الوسيلة لفظ اہم اقرب تفسیر ہے وسیلہ کی حضرت صلوات پر رب کی عبودیت  
میں ساری خلق سے بڑھ کر تھی اور سب سے زیادہ علم اور خوفناک تر تھے اللہ سے اور عظیم المحبت تھے  
ساتھ خدا کے اسلئے آپ کی منزل ہی اقرب منازل الی اللہ تھیں سو یہ وسیلہ ایک اعلیٰ درجہ ہے جنت  
میں واللہ اعلم

## فصل

بیان میں اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا سودا جو کہ جنت ہے اپنے بندوں پر عرض کیا اور  
اوسے قیمت سامان کی طلب فرمائی + یہ بین دین در میان مومنین اور رب العالمین کے واقع ہوا ہے  
**قال تعالیٰ** ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة  
يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعدا عليه حقا في التوراة والانجيل  
والفرقان ومن اوفى بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به وذلك هو الفؤاد  
العظيم اللہ تعالیٰ نے اسکا جہ جنت کو نفس و مال مومنین کی قیمت ٹھیل فرمایا کہ جب وہ اپنی جان و  
مال اللہ کے لئے خرچ کریں گے تو اس قیمت کے مستحق ٹھیلینگے پھر اس عقد کو انواع تاکیر سے موکہ کیا  
ہے جیسے حرف ان اور صیغہ ماضی اور اضافت عقد کی حرف اپنے نفس مقدس کے اور وعدہ تسلیم  
شمن کا اور لانا حرف علی کا واسطے وجو کہ اور خبر دینا محل وعدے اور یہ کہ ذکر اس وعدہ کا فضل  
کتاب میں ہے جیسے تورات و انجیل و فرقان اور حکم کرنا ساتھ استبشار کے اور تمام ہو جانا اس  
عقد کا اس طرح پر کہ اومین خیال و نسخ کو کچھ دخل نہیں ہے پھر یہ ذکر کیا کہ اہل عقد وہ ہیں جو کہ مروت  
سے تائب ہیں اور واجبات کے عابد اور محبوب و مکروہ پر عابد اور سیاحت کرنے والے یعنی بزرگوار  
اور سافر طلب علم و جہاد میں اور ہمیشہ طاعت پر قائم رہنے والے یا مروت سیاحت ہے دل کی اللہ کے

ذکر و محبت میں اور ثابت و شوق الی اللہ میں بالکل سارے افعال مذکورہ اسپر مترتب ہیں اور  
 اس بیج کو فوز عظیم فرمایا ہے سوسلحہ یعنی سودا نفس متاعِ دنیوی اور اللہ تعالیٰ اوسکا مشتری ہوا  
 اور جس جنت نعیم ہوئی اور سفیر اس عقید میں خیر خلق اللہ رسول خدا صلعم میں حدیث ابو ہریرہ میں  
 فرمایا ہے جو ذرا وہ رات کو چلا اور جو رات کو چلا وہ منزل کو پہنچا جس کو اللہ کا سودا مندگاہ ہے  
 سن لواللہ کا سودا جنت ہے (رواہ الترمذی وحسنہ) اور رات کے چلنے سے عبادت  
 کرنا ہے رات میں جیسے تلاوت اور نماز تہجد اور ذکر خدا اس کہتے ہیں ایک اعرابی آیا اوسنے کہا اگر رسول  
 خدا جنت کی قیمت کیا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ (رواہ ابو نعیمہ) اس حدیث کے شواہد بہت ہیں  
 صحیحین میں بروایت ابو ہریرہ رفعاً آیا ہے کہ ایک اعرابی نے کہا مجھے وہ کام بتاؤ کہ جب میں  
 وہ کام کروں تو جنت میں جاؤں فرمایا عبارت کر اللہ کی اور شریک نہ کر ساتھ اوسکے کسی شے  
 کو اور نماز فرض پڑھ اور زکوٰۃ فرض ادا کر اور رمضان کاروزہ رکھ اوسنے کہا قسم ہے اوسکی  
 جسکے ہاتھ میں ہے جان میری کہ نہ زیادہ کرونگا میں اسپر کچھ اور نہ کم کرونگا جب وہ پھر کر  
 چلا تو اپنے فرمایا جسکو یہ بات خوش آئے کہ وہ ایک مرد کو اہل جنت میں سے دیکھے تو وہ اس  
 شخص کو دیکھے یہ ادنیٰ درجہ ہے حصول جنت کا جس سے آتنا ہی نہ بنے تو سخت حرام فی نصیب  
 قیمت ہے جا کرتے ہیں نعمان بن قوف نے حضرت سے کہا تھا اے رسول خدا جب میں نے  
 نماز فرض پڑھی اور حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانتا تو کیا میں جنت میں جاؤنگا فرمایا ہاں  
 (رواہ مسلمہ) حدیث عثمان بن عفان میں فرمایا ہے جو شخص مرا اور وہ جانتا ہو کہ لا الہ  
 الا اللہ تو داخل ہوگا وہ بہشت میں (رواہ مسلمہ) معاذ بن جبل کا لفظ رفعاً یہ ہے جسکا آخر  
 کلام لا الہ الا اللہ ہے وہ بہشت میں داخل ہوگا (رواہ احمد و ابو داؤد و حدیث  
 ابو ذر میں رفعاً آیا ہے کہ آیا میرے پاس ایک آنیو لا اطرف سے میرے رب کے اوسنے خیر دی

بھگو یا بشارت دی کہ جو شخص مرگیا تیری ہمت کا اور وہ شریک نہ کرنا ہوگا ساتھ اللہ کے کسی شے کو  
تو داخل ہوگا وہ جنت میں آؤں گے کہا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری فرمایا اگرچہ زنا کیا ہو یا چوری  
دواہ الشیخان معلوم ہوا کہ گناہ بخشہ گئے جاتے ہیں مگر شرک نہیں بخشا جاتا اگرچہ ہمراہ ایمان کے  
پایا جائے اس لئے کہ جس عبادت میں خیر اللہ شریک کر لیا جاتا ہے تو اللہ اس عمل کو قبول نہیں کرتا  
بلکہ وہ سارا عمل اسی شریک کو دیدیتا ہے عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے جس نے گواہی دی  
اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبداً ورسولہ اور عیسیٰ اللہ  
کے بندے اور اس کا کلمہ میں جو ڈالا طرف مریم کے اور روح میں طرف اللہ کی اور جنت حق  
ہے اور دوزخ حق ہے تو داخل کرے گا اللہ اس کو جنت میں جس دروازے سے چاہیگا منجملہ  
ہشت دروازوں کے دوسرے لفظ یہ ہے ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من عمل سرورہ  
الشیخان یہ بشارت غالباً باعتبار نہایت امر کے ہے نہ بابت امر کے اور اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ بعض  
کے لئے اس کو مبتلا ٹھہرائے نہ خیر صحیح مسلم میں آیا کہ حضرت نے ابو ہریرہ کو غلین مبارک دیکر فرمایا تھا  
اے ابولہیجہ اس کو تو بھیجے اس باغچے کے پائے کہ وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ اور  
دل اس کا اس شہادت پر یقین رکھتا ہے تو فرورہ سنا دے تو اس کو جنت کا حدیث جابر میں فرمایا  
ہے داخل کرے گا تم میں کسی کو عمل اس کا یعنی جنت میں اور نہ بچا ہیگا آگ سے اور نہ بھگو مگر اللہ کی  
توحید و راہ ابو نعیم و اسنادہ علی شرط مسلم و اصلہ فی الصحیح ابجا کہ یہ معلوم  
رکنا چاہیے کہ جانا جنت میں اللہ کی رحمت سے ہوگا بندے کا عمل دوزخ و جنت کے لئے مستقل نہیں  
ہے اگرچہ پیغمبر اللہ سے اثبات دخول کا اعمال سے فرمایا یا کنتم تعولون اور حضرت نے  
دخول بالاعمال کی نفی کی لیکن یدخل احد منکم الجنۃ بعملہ سواء من دون او بین کچھ مختلف  
و منافات نہیں ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ سفیان وغیرہ نے کہا ہے سلف کہتے تھے نجات پانا

آگ سے براہ غوفہ داخل ہوگا اور دخول جنت کا اللہ کی رحمت سے ہوگا اور تقسیم منازل و درجات کی براہ اعمال ہوگی حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ جنت والے جب جنت میں جائیں گے تو بقدر فضل اعمال کے جگہ پائیں گے رواہ الترمذی دوسرے یہ کہ باطنی دخول بابر معاضد ہے اور بارات دخول بابر نسبت ہے حضرت نے دونوں امر کو جمع کر کے فرمایا ہر دو داخل ہوا و اعلوا ان احدا منکم لن یخو یحلمہ کما کیا آپ بھی سبب عمل کے ناجی نہونگے فرمایا میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھ کو اپنی رحمت سے چھپالے تو غنیمت کہ جو شخص اللہ کا شناسا ہے اور شہود خدا کے حق کا اپنے اوپر کرتا ہے اور اپنے قصور و گناہ کو دیکھتا ہے اور ان دونوں مشاہد کا دل سے ناخرد و بصیرت وہ اس بات کو خوب پہچانتا ہے اور ساتھ اس کے ہزم رکھتا ہے واللہ المستعان \*

## فصل ۱۴

جنت والے طالب جنت ہونگے اور جنت الٰہی جنت کی طلب کرے گی اور سامنے اپنے رجب شفیق منگی  
قال تعالیٰ حکایت عن اولی الاالباب ربنا اننا سمعنا من ایدیاہی للایمان ان  
امتوا یریکم فامنا ربنا فاعف لنا ذنوبنا و کفر عنا سیئاتنا و توخا مع الابرار ربنا  
وانما ما وعدتنا علی سلف ولا تخزنا یوم القیامت انک لا تتخلف الی معاد مراد  
وعدہ سے دخول جنت ہے جس کا وعدہ زبان پر کیا ہے اور اللہ پر ایمان لانے میں ایمان لانا  
اللہ کے امر و نہی و سئل و وعدہ و عید و اسماء و صفات و افعال و صدق و وعدہ و خوف و عید اور  
قبول امر و رد اخل ہے جب یہ سارا مجموعہ ہوتا ہے تب کہیں ایمان باللہ پایا جاتا ہے اور سؤل  
ایضاً وعدہ کا اور درخواست نجات کی عذاب الٰہی سے صحیح ٹھہرتی ہے یہ ایک بڑا دروازہ ہے  
ابواب توحید کا آسمین وہی لوگ داخل ہوتے ہیں جو عالم بین آیت کی دوسری نظیر بائبل

ایفاء و عہد کے یہ آیت ہے قل اذ لك خیر امر جنتہ الخلد التی وعد المتقون کانت  
لہم جزاء و مصیرا لہم فیہا ما یشاؤن خالدين کان علی ربك وعدا  
صمد کو لا یہ سوال اللہ سے اس کے ایماندار بندے اور فرشتے واسطے مومنین کے کریں گے  
سو جنت اللہ سے اپنے لوگ مانگے گی اور اہل جنت سوال جنت کا اللہ سے کریں گے اور فرشتے  
کہیں گے اے رب تو ان لوگوں کو جنت میں داخل کر اور پیغمبر کہیں گے کہ اے رب تو ہمارے  
سابقہ کاروں کو بہشت میں لیجا چھ اللہ دن قیامت کے انبیاء کو سامنے اپنے کھڑا کرے گا اور وہ اس کے  
ازن سے عباد مومنین کی شفاعت کریں گے اس وقت اللہ تعالیٰ کی تمام رحمت ظاہر ہوگی اور اس کا  
جو دو کرم و عطا سوال بنایا ہو گا کیونکہ یہ امور لوازم سماء و صفات خدا ہیں یہ اپنے ارباب متعلقان  
کا تقاضا کریں گے معطل ہونا انکا انکے آثار و احکام سے جا کر نہیں ہے اللہ تعالیٰ جو اسے سارا جو اسکی  
کے لئے ہے وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور کچھ مانگا جائے اس نے  
طرف اس سوال و طلب کے رغبت دلائی ہے ولہذا ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو اس سے سائل ہوں پھر انکو  
سوال کا الہام کیا ہے اور شے مسئلہ بنائی ہے غرض کہ وہ خالق ہے اس سائل اور اس کے سوال و  
مسئول کا اور بہت دوست اللہ کو وہ شخص ہے کہ جو اللہ سے بہت سوال کیا کرتا ہے اور جتنے بندے  
کی طرف سے الحاج سوال میں زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی وہ بندہ اللہ کا محبوب اور مقرب ٹھہرتا ہے  
اور اتنا ہی اللہ اسکو دیتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ کو اس پر غصہ  
آتا ہے لا الہ الا اللہ ان قواعد فاسدہ یعنی عدم مسکت کی وجہ سے کثرت جنابیت ایمان پر ہوتی ہے  
اور کثرت بیہوا بط کا سبب درمیان و لون کے اور درمیان معرفت رب اور سماء و صفات کمال و  
نعت جلال رب کے حامل ہونے ہیں حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہے کہ جو مسلمان اللہ سے  
تین بار سوال جنت کا کرتا ہے جنت کتنی ہے اے اللہ اسکو جنت میں داخل کر اور جو شخص تین بار

روزخ سے پناہ مانگتا ہے اگ کتنی ہے اسے اللہ اوسکو اگ سے بچا رواہ ابو نعیمہ والترمذی  
 والنسائی وابن ماجہ اللہم اذنی اسألك الجنة واعوذ بك من النار عدد  
 ما خلقت ومرتہ ما علمت وعلی ما علمت ابو ہریرہ کا لفظ رفقاً یہ ہے نہیں سوال  
 کرتا کوئی بندہ جنت کا ہرون میں سات بار لکن جنت کتنی ہے اسے رب فلان بندہ تیرا بھکوا مانگتا  
 ہے تو اوسکو مجھ میں داخل کر رواہ الحسن بن سفیان دوسرا لفظ یہ ہے کہ پناہ نہیں مانگتا  
 کوئی بندہ اگ سے سات بار لکن ناکتنی ہے کہ اسے رب فلان بندہ تیرا بھسے پناہ مانگتا ہے اوسکو  
 پناہ دے رواہ ابو یعلیٰ واسنادہ علی شرط الصمیمین تیسرا لفظ یہ ہے کہ جسے کہا اسال  
 اللہ الجنة تو جنت کتنی ہے اللہم اذخلہ الجنة رواہ ابو داؤد حسن بن سفیان  
 کا لفظ ابو ہریرہ سے رفقاً یہ ہے کہ بہت مانگو جنت اللہ سے اور پناہ مانگو نارسے کہ یہ دونوں  
 شفعین ہیں بندہ جب کثرت سے سوال جنت کا کرتا ہے تو جنت کتنی ہے اسے رب اس تیرے بندے  
 نے تجھ سے بھکوا مانگا ہے تو اوسکو مجھ میں ساکن کر اور روزخ کتنی ہے اسی رب تیرے اس بندے  
 نے مجھ سے پناہ مانگی ہے تو اوسکو پناہ دے ایک جماعت سلف کی عادت یہ تھی کہ وہ سوال جنت  
 کا کرتے اور کہتے ہمیں اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ بھکوا اگ سے پناہ دے صدقہ بن اشیم کہتے اللہم  
 اجر فی من النار وشتلی یحتری یسألك الجنة عطاء رسلی بھی سوال جنت کا کرتے  
 صالح مری نے اونے کہا حدیث انس میں رفقاً آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو میرے بندے  
 کے دیوان میں جسے مجھ سے جنت مانگی ہو میں اوسکو جنت دوں گا اور جسے نارسے پناہ  
 چاہی ہو اوسکو میں پناہ دوں گا عطاء نے کہا کافی ان بھیرنی من النار ذکرہ ابو نعیمہ  
 یہ سوال جنت کا کرتا ان بزرگوں کا براہ تو واضع وفا کساری تھا کہ وہ آپولاق جنت کے نہیجتے  
 تھے روزخ سے بچ جاتے ہی کو غنیمت کہہ کر جاتی جاتے تھے لکن سوال کرتا افضل ہے اسلئے کہ

مطابق ارشاد ہے اور ہم جسطرح کہ دوزخ سے بچنے کے محتاج ہیں اس سے زیادہ حاجت مند جنت  
ہیں حدیث جابر بن عبد اللہ قصہ تطویل نماز معاذ آیا ہے کہ حضرت نے اوس جوان سے جس نے اونکی  
شکایت کی تھی فرمایا تو نماز میں کیا کیا کرتا ہے کہا فاتحۃ الكتاب پڑھتا ہوں اور اللہ سے سوال  
کا اور استعاذہ نارسے کرتا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ تمہارا اور معاذ کا ذمہ کیا ہے یعنی بڑبڑانا  
فرمایا انی وصعاذحو لھاندندن سرواہ ابو داؤد یعنی ہم دونوں بھی یہی سوال  
واستعاذہ کرتے ہیں حدیث جابر بن فرمایا ہے لایسأل بوجہ اللہ الا الجنة اخر جہ ابو داؤد  
یعنی اللہ کے نام سے نہ گئے مگر جنت بالجملہ جنت جسطرح کہ اپنے لوگوں کی طالب وجاہ ہے اسی طرح  
نارہی خواہ ان ہے اور حضرت نے حکو حکم کیا ہے کہ ہم ہمیشہ انکا ذکر کیا کریں اور کہی ان دونوں کو  
نہ بھولیں ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے لا تنسوا العظیمین قلنا وما العظیمین قال الجنة  
والنار رواہ ابو یعلی حدیث کلید بن حزن میں فرمایا ہے طلب کرو تم جنت کو جہ سے اور  
یہاں گونا رو سے کوشش کر کے جنت کا طالب رات کو نہیں سوتا اور نہ آگ سے بھاگنے والا خواب  
کرتا ہے جنت آج کے دن محفوظ بالکار ہے اور نار محفوظ بشہوات شو کہیں وہ کھو آخر سے  
غافل ہو کر دے اس حدیث میں طریقہ سوال جنت اور استعاذہ من النار کا بتا دیا یعنی کہ نری زبان  
سے مانگنا اور پناہ چاہنا کچھ زیادہ فائدہ بخش نہیں ہوتا ہے بلکہ تصدیق اس سوال و پناہ کی یہ ہے کہ  
مکراہ پر صابر اور شہوات کا تارک ہو اور رات کو عبادت کرے یہ اسلئے کہ رات کی عبادت اخلاص سے  
قریب تر ہوتی ہے جسطرح کہ دن کی عبادت میں ڈر یا کا لگا رہتا ہے \*

## باب دوم

اس میں کئی فصلیں ہیں

# فصل

جنت کے نام اور ان کے معانی کیا ہیں بد جنت کے نام باعتبار صفات کے چند ہیں اور باعتبار ذات اسمی کے ایک ہیں سو اسوجہ سے مترادف ہیں اور چونکہ باعتبار صفات مختلف ہیں اسوجہ سے متباہین ہیں جیسی حال اللہ تعالیٰ کے ناموں کا اور اسکی کتاب کے ناموں کا اور اسکے رسول کے ناموں کا اور یوم الاخر اور نار کے ناموں کا ہے اول نام جنت ہے یہ اسم عام شامل ہے سارے گہر کو اور ان انواع نعیم ولذت و بہجت و سرور و قرۃ عین کو جنہر وہ گہر مشتمل ہے اصل معنی لفظ جنت کے چھپا نا اور دم غینا ہے باغ کو جنت اسی لکھتے ہیں کہ جو کوئی باغ میں جاتا ہے باغ اوسکو اپنے درختوں میں چھپا لیتا ہے تو سنخی اس نام کا وہی موضع ہے جہاں بہت سے درخت انواع و اقسام کے ہوں **دوم** دارالسلام اللہ نے یہ نام جنت کا رکھا ہے فرمایا **لھم دارالسلام** عند ربھم اور فرمایا واللہ یدہوالی دارالسلام جنت اسی نام کے لائق ہے اسلئے سلامتی کا گہر ہے اور ہر بلا و آفت و کموہ سے سالم ہے یہ اللہ کا گہر ہے اللہ کا نام سلام ہے وہ انکی تحیت بھی یہی سلام ہوگی فرشتے ہر دروازے سے اگر سلام علیکم کہیں گے اور اوپر سے اللہ سلام کریگا **قال تعالیٰ لھم فیما فاکمہ ولھم صایدعون سلام** قولامن رب رحیم اور فرمایا **یاایہم دعون فیہا لغوا الاسلاما** رہی یہ آیت **فسلام لک من اصحاب الیمین** سوا اکثر مفسرین کے اقوال اسجگہ تعصو و آیت سے بعید ہیں معنی آیت کے یہ ہیں کہ سلام ہے اسے شخص تہجک و دنیا سے جبکہ تو اصحابت میں ہیں ہے اب تو وقت رحلت کے دنیا سے اور وقت آنے کے پاس اپنے رب کے فزودہ سلامتی کا لے جسطرح کہ فرشتہ وقت قبض روح کے روح کو نوید روح درہجہان در رب غیر غضبان کے دیتا ہے اور یہ پہلی بشارت ہے مومن کے لئے آخرت میں **سوم** دارالخلد یہ نام اسلئے ہوا کہ اس گہر کے لوگ کسی دم نہ

کو چکر لگے جس طرح کہ فرمایا ہے وما ہم منہا بخارجین اور فرمایا عطاء غیر معجز و ذرا  
 فرمایا اکلمھا دائرہ وظلمھا اور فرمایا انھذا الرزقنا مالہ من نفاد جسمیہ و معتزلہ کا یہ  
 قول کہ جنت اور حرکات اہل جنت سب فنا ہو جائیں گے باطل ہے چہاں ہم دار المقامہ اللہ نے  
 اہل جنت سے حکایت کی ہر الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ متقاتلنے کہا دار المقامۃ  
 سے مراد دار الخلود ہے وہ اوس میں ہمیشہ کے لئے مقیم رہیں گے او کو موت نہ آئیگی اور نہ وہ اس  
 کسی اور جگہ جائیں گے پھر جنتہ الماویٰ اللہ نے فرمایا عندھا جنتہ الماویٰ ابن عباس  
 نے کہا یہ وہ جنت ہے کہ وہاں کبیرئیل و ملائکہ آتے ہیں متقاتل و کلبی نے کہا وہاں ارواح شہداء  
 کی جگہ باقی ہیں کعب نے کہا اس جنت میں سبز برندے چرتے ہیں جن میں شہیدوں کی روئیں ہوتی ہیں  
 عائشہ و زہراء رضی اللہ عنہا نے کہا یہ ایک جنت ہے بنجملہ جنات کے صحیح یہ ہے کہ یہ ایک نام ہے جنت  
 کا کما قال تعالیٰ واصنام من خوف مقام ربہ و فہی النفس عن الہوی فان الجنة  
 ہی الماویٰ اور نار کے حقیقین کہا ہے فان المحمد ہی الماویٰ ششم جنات عدن  
 یہ نام ہے ایک جنت کا بنجملہ جنات کے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ نام ہے ساری جنات کا کہ وہ سب  
 عدن ہیں اللہ نے فرمایا جنات عدن التي وعد الرحمن عبادہ بالغیب اور فرمایا  
 جنات عدن یدخلونھا یحلون فیھا من اساور من ذهب ولؤلؤا اور فرمایا  
 و مساکن جلیتہ فی جنات عدن و اد عدن سے اقامت و توطن ہر ہفتہم دار الہیوان  
 اللہ نے فرمایا وان الدار الاخرۃ لہی الہیوان تفسیر کے نزدیک مراد اس سے جنت ہر  
 یہ ایک ایسا گھر ہے زندگی کا کہ جہاں فرماؤ گا قال الکلبی اہل لغت کہتے ہیں حیوان بمعنی  
 حیات ہے قالہ ابن عبدیۃ وابن قتیبۃ اس جنت میں تنعیم ہے اور نہ نفاذ یا یہ ایسا گھر  
 ہے جس کو فنا و انقطاع و ہلاک نہیں ہر جہ سے کہ دنیا میں احیا کر کو فنا ہے تو یہ اسی نام کی سختی

ہے نسبت حیوان کے کہ وہ فنا ہوتا ہے اور فنا ہے ہشتم فردوس اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 اولئك هم الاولون الذين يرثون الفردوس هم فيها خالدون اور فرمایا  
 ان الذين امنوا وعملوا الصالحات كانت لهم جنات الفردوس نزلا۔  
 اطلاق آئم فردوس کا ساری جنت پر یا اعلیٰ و افضل جنات پر ہوتا ہے گویا وہ بہ نسبت  
 اور جنات کے زیادہ ارتفاق اس نام کا رکھتی ہے اہل میں بمعنی بتان ہے فردوسین سابقین  
 کو کہتے ہیں کتب نے کہا یہ وہ بتان ہے جس میں انگور ہوں لیث نے کہا یعنی انگور کا باغ  
 ضحاک نے کہا وہ باغ ہے جس میں گنے درخت ہوں اسی کو میرٹھ نے بھی اختیار کیا ہے مجاہد نے  
 کہا زبان روم میں بتان کو فردوس کہتے ہیں اسی کو زجاج نے بھی اختیار کیا ہے صحیح یہ ہے  
 کہ فردوس وہ باغ ہے کہ جو کچھ سب باغات میں ہوتا ہے یہ آوس سبکا جامع ہو شہم جنات النعم  
 اللہ نے فرمایا ان الذين امنوا وعملوا الصالحات لهم جنات النعیم یہ نام  
 جامع جمیع جنات ہے نعمتیں سے انواع تنعم کو ماکول و مشروب و لباس و صو حسنہ و رائحہ طیبہ  
 و نظریہ و مسکن و اسعد و غیر ذلک سے جتنی انعم ظاہر و باطن میں سب کو شامل ہر درجہ  
 مقام میں قال تعالیٰ ان المتقين في مقام امین مقام موضع اقامت کو کہتے ہیں  
 اور امین بمعنی امن ہے یعنی وہ ہر برائی و مکروہ و زوال و خراب و انواع نقص سے امن  
 میں ہے اس جگہ کے لوگ خروج و بغض و کد سے امن میں رہیں گے بلکہ امن وہ ہے جہاں کے لوگ  
 امن میں ہوں اوس خوف سے جو اور جگہ کے لوگوں کو ہوتا ہے اللہ نے اس آیت میں اور  
 اس قول میں یدعون فیها بكل فاکتہ اصنبن امن مکان و امن طعام و لون کو جمع  
 کر دیا ہے اب او کو نہ خوف و انقطاع فاکتہ کا ہوگا اور نہ خوف و امن سے نکلنے کا اور  
 موت سے وہ امن میں ہونگے یا زور ہم مقصد صدق و قدم صدق قال تعالیٰ

ان المتقين فی جنات و نھریں صعد صدق یہ لفظ کلام عرب میں موضوع ہے  
 واسطے صحت و کمال کے اسی جگہ سے صدق فی المیراث صدق فی العمل بولتے ہیں متدین  
 وہ شخص ہے جسکے قول کی تصدیق اور سکائے عمل کرے قدم صدق کی تفسیر یہ ہے کہ مرد اس جنت اور  
 وہ اعمال ہیں جسے جنت ملتی ہے اور وہ سابقہ جو طرے اللہ کے اور نئے لئے سابق ہو چکا  
 ہے اور وہ رسول جسکے ہاتھ پر ہدایت ہوئی اور اسکے سبب سے جنت کو پہونچے تحقیق یہ  
 ہے کہ یہ سب حق ہے اور سان صدق اشارہ ہے طرے مطابقت زبان کے واسطے واقع کے  
 اور داخل صدق و نخرج صدق وہ ہے کہ صاحب اسکا ضامن ہو اللہ پر اور یہ دعا النفع اذعیہ  
 ہے اس لئے کہ بندہ ہمیشہ کسی نہ کسی امر میں داخل اور کسی نہ کسی امر سے خارج ہوتا ہے سو جب  
 دخول و خروج اسکا باللہ و للہ ہوگا تو وہ داخل صدق میں داخل اور نخرج صدق میں خارج ہوگا

## فصل

گنتی جنتوں کی کیا ہے ؟ یہ دو نوع ہیں دو جنتیں سونے کی ہیں اور دو چاندی کی جنت  
 ایک ایسا نام ہے کہ جو کچھ سارے باغات و گلستان و بوستان میں ہے مسکن و مقصورت  
 یہ اول سب کو شامل ہے یہ بہت سی جنتیں ہیں حدیث انس میں رفعا ۲۱ ہے یا اء حارثۃ  
 انھا جنان وان ابنک اصحاب الفردوس الاعلیٰ الخرجہ البھاری یعنی وہ  
 بہت سی جنتیں ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں پہنچا حدیث ابو موسیٰ میں فرمایا ہے دو جنتیں  
 سونے کی ہیں وہانکے برتن اور زیور اور جو کچھ اونہیں ہے سب سونے کے ہیں اور دو جنتیں  
 چاندی کی ہیں اور انکا زیور و برتن اور جو کچھ اونہیں ہے سب چاندی کا ہے اور نہیں ہر دو  
 قوم اور دیار خدا کے مگر چادر کبریا کی اور سکے منہ پر جنت عدن میں روا الشیخان اللہ نے

فرمایا ہے و لمن خاف مقامہ جنتان آس آیت میں دونوں جنتوں کا ذکر کیا  
 ہے پر فرمایا و من دو فہما جنتان یہ چار جنتیں ہوئیں ایک گروہ نے کہا مراد لفظ  
 من دو فہما سے قرب اور دونوں جنتوں کا عرش سے ہے ثوبہ دونوں اور دونوں  
 خالق تئیں دوسرے گروہ نے کہا مراد لفظ دون سے تحت ہے یہ مطابق لغت عرب کے ہے  
 صحاح میں لفظ دون کو تقبض فوق کہا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ دون ہذا اسی اقرب نہ  
 لکن سیاق اسی پر دلیل ہے کہ ہر دو جنت اولیٰ فاضل ہیں کئی وجہ سے ایک قولہ ذواتا  
 اختان فن کہتے ہیں جنس کو جامع ہے فن کی بمعنی صنف یعنی اوہیں انواع قسم کے فواکہ  
 وغیرہ ہیں اور اسکا ذکر پہلی دو جنتوں میں نہیں کیا دوسرے فرمایا ہے فیہما عینان  
 تجریان اور پہلی دو جنتوں کے حقیق کہا ہے فیہما عینان نصاً اختان آس سے مراد  
 اولنا ہو یعنی فوارہ کی طرح اور جاریہ سے مراد ساریہ ہے سوہبنے والا چشمہ بہتر ہوتا ہے  
 فوارہ سے جو فقط اولتا ہوا اسلئے کہ اوہیں فوران و جریان دونوں امر میں تیسرے ارشاد کیا ہے  
 کہ فیہما من کل فاکہۃ نرجان اور پہلی دونوں جنتوں کے حقیق کہا ہے فیہما فاکہۃ  
 و نخل و مرہان اور کھجور شک نہیں کہ اول اکمل ہے ثانی سے ایک گروہ نے کہا زوجان  
 مراد طب و یابس ہے لکن اس میں نظر ہے دوسرے گروہ نے کہا ایک سے مراد صنف معروض  
 ہے اور دوسری سے مراد اویسی کے ہر شکل صنف غویب ہے تیسرے گروہ نے کہا مراد و نوع  
 ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا ظاہر یہ ہے کہ مراد شیء جن و ترش و سفید و مسخ ہے اسلئے کہ  
 اختلاف اصناف فواکہ کا خوش آئندہ تراویذ تر ہوتا ہے آنکہ وہ دہن میں و اللہ اعلم  
 چوتھے فرمایا ہے متکین علیٰ فرش بطائنا من استبرق یتنبیہ ہے فضیلت  
 پر ابری کی کہ ابرہ استر سے بڑھ کر ہوگا اور حقیق آخر میں کے کہا ہے متکین علیٰ رفر

خضر و عبقری حسان رفوف کی تفسیر میں بساط و فرش ہے بہر حال وصف اودین سے  
 کمتر ہے پانچویں کہا ہے وجنا الجنین دان یعنی پھل اوسکا قریب و مل التناول ہوگا سطح  
 چاہیں بیٹھے لیٹے لیکر تناول کریں اور یہ بات حقیقین آخرین کے نہیں فرمائی ہے جیسے فرمایا  
 فیمن خاصرت الطرف یعنی اونکی نظر اپنے شوہر و ن پر مقصور ہوگی وہ کسی غیر کی طرف  
 نظر نہ کرے گی یہی نگاہ کہیں کی اور آخرین کے بار میں کہا ہے حور مقصورات فی الخیام  
 سو جسکی نگاہ اپنے شوہر پر کوتاہ ہے وہ اکمل ہے اوس سے جسکی نظر فقط غیر سے مقصور ہے  
 ساتویں اونکو مشابہ یا قوت و مرجان کے فرمایا ہے صفاء و اشراق لون و حسن میں اور اسکا  
 ذکر آخرین میں نہیں کیا آٹھویں فرمایا ہے هل جزاء الاحسان الا الاحسان اسکا  
 مقتضایہ ہے کہ احباب ان ہر دو جنت اولی کے اہل احسان مطلق ہیں انکے احسان کامل کی  
 جزا یہی احسان کامل ہے توین یہ کہ ان دونوں جنتوں کو جزاء اوس شخص کی ٹھیلایا ہے جو  
 کمرے ہونے سے سامنے اپنے رب کے ڈرتا ہے اور خائف و و طمع کے ہوتے ہیں ایک ترمذی  
 دوسرے اصحاب میں سو پہلے مقربین کی دونوں جنتوں کا ذکر کیا ہے ہر ہر دو جنت اصحاب میں کا  
 دسویں فرمایا و من دونہما سو سیاق دلیل ہے اس بات پر کہ دون نقیض فوقی ہے اس  
 سے معلوم ہوا کہ مقربین کی دونوں جنتیں عالی ہیں اور اصحاب میں کی دونوں جنتیں کمتر  
 راجع یہ ہے کہ ہر ایک کو دو جنتیں ملیں گی اور بعض نے کہا ہے کہ مجموع اہل خوف و امن بھی مشترک  
 ہونگے مکن یہ حدیث ہما شبا ناک فی ریاض الجنۃ مرجع اول ہے ایک جنت اداسے  
 اوامر کی جزا ہوگی اور دوسری اجتناب محارم کی

## فصل

اللہ تعالیٰ نے بعض جنتوں کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اوس میں اپنے ہاتھ سے درخت لگائے  
 تاکہ وہ جنت اور جنتوں سے افضل ٹھہرے اور بعض جنات کو اپنے لئے گہر ٹھہرایا ہے اور ساتھ  
 قرب عرش کے مخصوص کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے اوس کو لگایا ہے وہ جنت سید جان ہے اللہ تعالیٰ  
 ہر نوع میں سے اعلیٰ شے کو اپنے لئے اختیار کرتا ہے جیسا کہ ملائکہ میں سے جبریل کو اور شہر میں سے  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آسمانوں میں سے آسمان علیا کو اور شہر وں میں سے مکہ مکرمہ کو اور  
 مہینہ ذی الحجہ کو اور راتوں میں سے شب قدر کو اور ایام میں سے روز جمعہ کو اور شہر میں  
 سے وسط شب کو اور اوقات لیل و نهار میں سے اوقات نماز پنجگانہ کو الی غیر ذلک وہ پاک ذات بوجہ ہمت  
 پیدا کرتا ہے اور پسند فرماتا ہے حدیث ابوالدرداء میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ آخر میں تیس ساعت باقی  
 شمس کے نزول فرماتا ہے پہلی ساعت کے اندر اوس کتاب میں نظر کرتا ہے جس میں سوال کے بغیر غلط  
 نہیں کرتا پھر طرح چاہتا ہے محو و اثبات فرماتا ہے دوسری ساعت کے اندر جنت عدن کو ملاحظہ  
 کرتا ہے یہ جنت اللہ کا سکن ہے یہیں سوال اللہ کے کوئی ساکن نہیں ہوتا مگر انبیاء و شہداء و صدیقین  
 اسی جنت میں وہ چیز ہے جس کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کسی بشر کے دل پر اوس کا خطہ گزرا ہے آخر ساعت  
 شب میں اوتر کر فرماتا ہے ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ مجھے مغفرت چاہے میں اوسکی مغفرت کروں  
 ہے کوئی سائل کہ مجھے سوال کرے میں اوسکو دوں ہے کوئی دعا کر نیوالا جو مجھے پکارے میں اسکی  
 دعا قبول کروں یہاں تک کہ فجر طالع ہوتی ہے رواہ الطبرانی اللہ تعالیٰ نے فرمایا و قرآن  
 الفجر ان قرآن الفجر کان مشہوداً یعنی نماز صبح کے وقت اللہ تعالیٰ دلائل موجود ہوتے ہیں  
 حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہے اللہ نے فرودس کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اوس کو شہر کر اور  
 راجم الخمر حرام کیا ہے رواہ الحسن بن سفیان عبد اللہ بن حارث کا لفظ رفعاً یہ ہے اللہ نے  
 تین چیزیں اپنے ہاتھ سے بنائیں آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھا فرودس کو

اپنے ہاتھ سے لگایا پھر فرمایا قسم ہے میرے عزت و جلال کی داخل نہوگا اوسمین دایم الخمر اور  
 دیوث سرداہ الدارمی والنجاد وغیرہما لکن محفوظ یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اسکی سند میں  
 ابوہریرہ مشکک نہیں ہے ابن عمر کہتے ہیں اللہ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا کیں عرش و قلم و عدن  
 و آدم سب ساتھی خلق کو کہدیا جو جادہ ہو گئی روا الدارمی تیسرا کا لفظ یہ ہے اللہ نے نہیں کچھوا  
 کسی چیز کو اپنی مخلوق میں سے سوائے چیزوں کے آدم کو پیدا کیا تو ریت کو اپنے ہاتھ سے لکھا جنت  
 عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا و فحوا عن کعب بنہریرہ یا بات کر جنت عدن نے کہا قدا خلم  
 المؤمنون رواھا الدارمی تیسرے بن عطیہ کہتے ہیں اللہ نے جنت فردوس کو اپنے ہاتھ سے لگایا  
 ہر چہ شنبہ کے دن اسکو کو لٹا ہے اور فرماتا ہے بڑہ جا خوشبو میں واسطے میرے اولیاء کے زیادہ  
 ہو جائس میں واسطے میرے دوستوں کے سرداہ ابوہریرہ صحابہ کا لفظ یہ ہے اللہ نے جنت  
 عدن کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جب وہ طیار ہو چکی بند کر دی گئی اب وہ ہر سحر کو کھول جاتی ہے کہ لکھا  
 اوسکی طرف نظر کرنا ہے وہ کہتی ہے قدا خلم المؤمنون رواھا الحاکم ابو سعید رفاع کہتے ہیں اللہ نے  
 نے ایک باغ بنایا جسکی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی اوسمین اپنے ہاتھ سے  
 درخت لگائے اور کہا بات کر اوس نے کہا قدا خلم المؤمنون فرمایا خوشی ہو تمکو تو منزل ہے  
 بادشاہوں کی رواھا البیہقی انس رفاع کہتے ہیں اللہ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا  
 ایک اینٹ سفید موتی کی ہے اور دوسری اینٹ سرخ یا قوت کی اور تیسری سبز زبرجد کی گارا  
 اوسکا مشک ہے سنگریزے اوسکے موتی ہیں گھاس اوسکی زعفران ہے پھر فرمایا بول اوس نے  
 کہا قدا خلم المؤمنون اللہ نے فرمایا قسم ہے میرے عزت و جلال کی ہمایہ نہوگا میرے پیغمبر  
 کوئی بغیل پر حضرت نے یہ آیت پڑھی ومن یوق شحم نفسه فاولئک هم المفلحون اس  
 عنایت میں تامل کرنا چاہیے کہ جین جنت کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اوسکے لئے بنایا ہے

اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے ہر ایک کی فضل و نیرت کے لئے ٹھیک فرمایا ہے یہ محض اس کی تشریف و انظار فضل کے لئے ہے جس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور شرف بخشا اور غیر سے امتیاز دیا سو یہ جنت جنان میں مثل آدم کے ہے نوع حیوان میں حدیث منیر بن شعبہ میں فرمایا ہے موسیٰ نے اپنے رب سے پوچھا تمہارا دنیا منزلت اہل جنت میں کون ہے کہا وہ شخص جو آئینہ بعد دخول اہل جنت کے جنت میں اوس سے کہا جائیگا جنت میں جا وہ کہیگا اسے رب کیونکر جاؤں لوگ تو اپنی اپنی منزلتوں میں جاؤ گے اور اپنے یاروں کو لے بیٹھے اوس سے کہا جائیگا ہلا تو اسپر راضی ہے کہ تجھ کو برابر ایک بادشاہ کے بادشاہان دنیا سے دیا جاوے وہ کہیگا ہاں اے رب میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا لاك ذلك ومثله ومثله پانچویں بار میں وہ کہیگا رضیت یا رب موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب اعلیٰ منزلت کون ہے فرمایا وہ لوگ ہیں جو کہ میری حسب المراد ہیں میں نے انہیں سے بہت سے لوگوں کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور انہیں مٹھ کر گادی ہے نہ انکار نہ نے اوس کو دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی کے دل پر اوس کا خطوہ گزرا مقصد اسی اس کا اللہ کی کتاب میں یہ ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قسۃ العین سر وہ مسلح ظاہر یہ ہے کہ مراد ان لوگوں کے انبیاء و رسل ہیں یا اولیاء و شہداء و صدیقین و صالحین ہوں واللہ اعلم \*

## فصل ۴

جنت کے دربان اور خزانچی کون ہیں اور ان کا مقدمہ و رئیس کون ہے + اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنة من راحتی اذا جاؤھا وفتح ابوابھا وقال  
 لھم خزن تمھارا سلام علیکم خزنہ جمع ہے خازن کی خازن وہ ہے جس کو کسی شے پر  
 این سمجھو واسطے حفاظت کے مقرر کیا جائے جیسے خزانہ کا خزانچی حدیث انس میں فرمایا ہے میں

دن قیامت کے دروازہ جنت پر اگر دروازہ کھلوانا چاہو تو گناہ خازن کی گناہوں سے بچ کر ہونا چاہئے۔ وہ کہیں گے کہ تمہارا ہی حکم ہوا ہے کہ تمہارے سے پہلے میں کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔

رواق منظر چشم من آشیانہ تست ۵ کرم نما و سرود آ کہ خانہ خاندان تست

حدیث متفق علیہ ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ جو شخص راہ خدا میں ایک جڑ راہ دیتا ہے یعنی کسی شے کا او خازن جنت ہر دروازے سے پکارے گا کہ ادھر آؤ۔

حیف است جاسے جو تو نگاری بچشم غیر ۵ در دل نشین کہ منزل خاص از برائی تست

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی زمرہ میں سے ہونگے جو کہ ہر در سے بلائے جائیگے اس لئے کہ ان کی بہت تکمیل و ترتیب ان میں بہت بلند تھی فلذلك ما اعلیٰ هذه الصمة وما اكبر هذه النفس اللہ نے سب سے بڑے خزانچی کا نام رضوان رکھا ہے یہ نام مشق ہے رضا سے اور خازن نار کا نام مالک رکھا ہے وہ مشق ہے مالک سے جو عبارت ہے قوت و شدت سے +

## فصل ۵

سب سے پہلے دروازہ جنت کا کون کھڑکڑائیگا + اس باب میں حدیث انس گزر چکی ہے کہ وہ ہمارے حضرت اعلیٰ درجہ حضور فیض گنجی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے طبرانی نے یوں کہا ہے کہ خازن کھڑے ہو کر یہ کہیں گے لا فتح لا حد قبلك ولا اقوم لا حد بعدك یہ کھڑا ہو جانا خازن کا واسطے حضرت کے خاصہ بغض اظہار مرتبہ نبویہ ہوگا خازن جنت آپ کی خدمت میں قیام کرینگے آپ اوپر مثل بادشاہ کے ہونگے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے سب سے پہلے میں ہی دروازہ جنت کا کھولوں گا لیکن ایک عورت مجھ پر تابی کرے گی میں کہوں گا جھک لو کیا ہوا ہے یا تو کون ہے وہ کہیں گی میں ایک عورت ہوں کہ اپنے بیٹھون کو لیکر بیٹھ رہی آبن عباس کہتے ہیں کچھ صحابہ حضرت کے انتظار میں بیٹھ تھے

اتنے میں آپ تشریف لائے جب قریب ہوئے اونکی بات سنی وہ آپس میں یہ چرچا کرتے تھے کہ یہ کہو  
 اللہ نے اپنے خلق میں سے ایک اپنا خلیل بھیجا یا ابراہیم علیہ السلام کو دوسرے نے کہا یہ کچھ ایسی  
 زیادہ نہیں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے بات کی تیسرے نے کہا عیسیٰ اللہ کے کلمہ و روح ہیں۔  
 چوتھے نے کہا اللہ نے آدم کو جن لیا حضرت نے اوپر سلام کیا اور فرمایا میں تمہاری گفتگو سنی اور تمہارا  
 تعجب کرنا معلوم کیا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں تو وہ ہی طرح تھے اور موسیٰ نجی اللہ ہیں سو وہ بھی اسی طرح  
 تھے اور عیسیٰ روح و کلمہ ہیں سو وہ بھی اسی طرح تھے اور آدم برگزیدہ ہیں سو وہ بھی اسی طرح تھے جن لو  
 میں اللہ کا حبیب ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں حامل الامم ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں اول  
 شافع اور اول شافع ہوں دن قیامت کے اور کچھ فخر نہیں ہے اور سب پہلے میں ہی باب جنت  
 کا حلقہ ہاؤنگا وہ میرے لئے کھولا جائیگا میں اور میں جاؤنگا اور میرے ہمراہ فقراء و مسکین ہوں گے  
 اور کچھ فخر نہیں اور میں اکرم اولین و آخرین ہوں اور کچھ فخر نہیں رواہ الترمذی اس فضیلت  
 حضرت کی انبیاء اور لو العزم پر ثابت ہوئی یہ اسباب فضل کے سوا حضرت کے دوسرے میں فراہم  
 نہو گئے انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ سب پہلے میں ہی نکلوں گا یعنی قبر سے جبکہ لوگ مبعوث ہوں گے  
 اور میں اونکا خلیفہ ہوں گا جب کہ وہ خاموش ہوں گے اور میں اونکا قائد ہوں گا یعنی لیچنے والا جبکہ  
 وہ آونگے اور میں اونکا شافع ہوں گا جب کہ وہ رد کے جاوینگے اور میں اونکا مژدہ رسان ہوں گا جبکہ  
 وہ بابوس ہوں گے حمد کا نشان میرے ہاتھ میں ہوگا جنت کی کنجیاں اسدن میرے ہاتھ میں ہوں گی  
 میں اکرم اولاد آدم ہوں گا اسدن اپنے رب پر اور کچھ فخر نہیں ہے طواف کرنے کے گرد میرے ہزار  
 خادم گویا وہ موتی ہیں مجھے دہرے رواہ الترمذی والبیہقی واللفظ لہ مسلم انس  
 سے نقل ہوا ہے کہ میں سب زیادہ ہوں گا اتباع میں دن قیامت کے اور میں ہی سب  
 پہلے دروازہ بہشت کا کھولوں گا

# فصل

سب سے پہلے کوئی امت بہشت میں جائیگی، حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے ہم سابقین اولین  
 ہیں دن قیامت کے فقط اتنی بات ہے کہ انکو جسے پہلے کتاب دی گئی ہے اور چکو بعد انکے ملی  
 رواۃ الشیخان یعنی اوکلی سبقت ہمیں فقط اسقدر ہے دوسرا لفظ انکار فغا یہ ہے ہم آخرین  
 اولین ہیں دن قیامت کے اور ہم ہی سب سے پہلے جنت میں جائینگے سوا اتنی بات کے کہ انکو کتاب  
 ہم سے پہلے دی گئی اور چکو انکے بعد ملی لکن وہ مختلف ہو گئے اور اٹھنے چکو اپنے حکم سے وہ حق  
 دکھایا جس میں انہوں نے اختلاف کیا تھا رواۃ مسلمہ اسی کے لگ بھگ صحیحین میں بھی  
 آیا ہے اس لفظ سے نحن الاخرین الاولون یوم القیامۃ نحن اول الناس دخول الجنة  
 یسیرا نصطوا تو الکتاب من قبلنا واولئنا من بعدہ حدیث عمر بن خطاب میں فرمایا  
 ہے جنت حرام ہے سب سے پہلے ان پر یہاں تک کہ میں اوس میں جاؤں اور حرام ہے سب امتوں پر یہاں  
 کہ داخل ہوا میں اس پر یہی رواۃ الدارقطنی وقال غریب بالجملۃ یہ امت سب امتوں سے  
 پہلے زمین کے اندر سے یا نہر کے گی اور سب سے پہلے اعلیٰ مکان مرتفع میں جا کر ٹہریں گی اور سب سے پہلے رابر  
 عرش میں ہوگی اور سب سے پہلے اسی امت کا فیصلہ و حکم ہوگا اور سب سے پہلے ہی بلطراطی ملی پار ہوگی اور سب سے پہلے ہی  
 جنت میں داخل ہوگی اور جنت حرام ہے انبیاء پر یہاں تک کہ ہمارے حضور پر نور صلعم اوس میں  
 قدم نہ فرمائیں اور سب امتوں پر یہاں تک کہ یہ امت اوس میں جائے رہی یہ بات کہ اس امت  
 میں سے سب سے پہلے کون داخل جنت ہوگا سو حدیث ابو ہریرہ میں زفا آیا ہے کہ جبریل آئے  
 میرا ہاتھ پکڑ کر لیگئے، مجھ کو جنت کا دروازہ دکھایا جس در سے کہ میری امت بہشت میں جائے گی  
 انکو کہنے لگا اے رسول خدا میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا کہ اوسکو دیکھتا فشرایا

سُن لے اسے ابابکر تو سب سے پہلے میری امت میں داخل جنت ہوگا رواہ ابو داؤد آئی اس  
تیسرے بندہ شرمندہ کا نام بھی صدیق ہے تو چھکو بھی برکت سے نام صدیق اکبر کے ہمراہ اپنے  
رسول کریم کے جنت میں لیجانا کہ میں بھی ایک ادنیٰ خادم جناب نبوت کا ہوں ۵

والحق ان یدخل المولیٰ مع الخدم

تذعی الی محفل الرب الکریم غدا

## فصل

اس امت کے سابقین طرف جنت کے کون لوگ ہونگے اونکی کیا صفت ہے ۶ حدیث ابو ہریرہ  
میں فرمایا ہے پہلا گروہ جو جنت میں جائیگا اونکی صورت قمریۃ البدر کی صورت پر ہوگی وہ نہ  
تھوکن گے نہ ناک رسنیں گے نہ پاخانہ پہریں گے اونکے برتن اور اونکی کنگیاں ہونے چاندی کی ہونگی  
اونکی انگلیاں عود کی ہونگی آونکا پسینا مشک ہوگا ہر ایک کی اونہیں سرد و وہ بیابان ہونگی جنکی  
پنڈلی کا گودا گوشت کے پیچھے سے بسبب خوبصورتی و حسن کے نظر آئیگا اونکے باہر نہ کپڑے نہ  
ہوگا اور نہ کپڑے بغیر آونکے دل ایک شخص کے دل کی طرح پر ہونگے صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں گی  
سرحاۃ الشیخان دوسری روایت میں اتنا اور آیا ہے کہ پہلا زمرہ جو ماہِ نیم ماہ کی صورت پر ہوگا  
اونسے قریب وہ لوگ ہونگے جو کہ بہت چمکتے تارے کی طرح آسمان پر ہونگے اونکی بیبیاں عورین  
ہیں وہ اپنے باپ آدم کی صورت پر بشر گز طول میں ہونگی سرحاۃ الشیخان ابن عباس کا  
لفظ رفعاً یہ ہے سب سے پہلے جو دن قیامت کے طرف جنت کے بلایا جائیگا یہ وہ لوگ ہونگے جو سترائے  
وضرائے یعنی خوشی اور رنج میں اللہ کی حمد کرتے ہیں سرحاۃ شعبۃ و قبیس ابو ہریرہ نے  
رفعاً کہا ہے عرض کئے گئے کہ جس طرح وہ تیرے شخص میری امت کے جو سب سے پہلے داخل جنت ہونگے اور وہ  
جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے جتنی یہ بین تمہید اور بندہ ملوک جسکو دنیا کی غلامی نے ملامت

رب سے باز نہیں کہما اور فقیر یا رسا صاحب عیال اور زمین و زرخی یہ ہیں امیر سلاطین اور صاحب ثروت  
مال سے جو کہ اللہ کا حق اوس مال میں سے اور انہیں کرتا اور فقیر غور یعنی باوجود محتاجی اترتا اور  
نخرے کرتا ہے رواہ احمد اور حدیث ابن عمر میں اولیت دخول جنت کے حق میں فقراء و مہاجرین  
کی فرمائی ہے کہ انکی وجہ سے رکاوٹ سے بچا جاتا تھا اور انکی حاجت انکے دلون ہی میں ہوتی تھی  
اور وہ مرجاتے اپنا کام کر سکتے اور ہر دروازہ سے فرشتے آکر کھینکے سلاحت علیکے ہا صاحب قہر  
فزعہ عقبی الدار رواہ احمد و الطبرانی بطولہ یہ حدیث اگرچہ خاص ہے مگر مفہوم اسکا  
عام ہے یہ اوصاف جس سو من میں ہونگے خواہ وہ مہاجر ہو یا نہ وہ صدق اس وعدہ کا نہیں کتا  
ہے حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ المہاجر من من ھجر ما ھو اللہ عنہ اور فرمایا ہے کہ زمانہ ہرج  
میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے کہ میری طرف ہجرت کرتا اللہ تعالیٰ نے تقسیم بنی آدم کی دو طرح ہر کی  
ایک سعادہ دوسرے اشتیاء پھر سعادہ کو دو قسم ٹھہرایا ہے سابقین و اصحاب الیمین چنانچہ فرمایا  
النَّاسُ بَقُولِ السَّابِقُونَ آمِنٌ تَمِنٌ قَوْلِ هِیْ اَیْکَ یہ خبر اس مبتدا کی یہ قول ہے اولئک  
المقربون دوسرے یہ کہ سابقون اول مبتدا ہے اور سابقون آخر خبر سیبویہ کا قول یہی ہے تیسرے  
یہ کہ سبق اول اور ہے اور سبق ثانی اور یعنی جو لوگ دنیا میں طرف خیرات کے سابق ہیں وہ قیامت  
میں طرف جنات کے بھی سابق ہونگے اور جو لوگ سابق الی الایمان ہیں وہی سابق الی الجنان بھی  
ہونگے یہی اظہر ہے حدیث بریدہ میں آیا ہے کہ ایک دن صبح کو حضرت نے بلال کو بلایا اور فرمایا  
اے بلال تو کس بات سے طرف جنت کے مجھ پہنچا ہوا کیونکہ میں جب کبھی جنت میں گیا تب بے چل کی آواز  
اپنے آگے سنی آج کی رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا کہ ایک محل درخشان پر میں آیا وہ سونے کا  
قصر تھا کہ یہ ایک عربی شخص کا ہے میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کہہ کر محل سے کہا ایک مرتزقی شی  
کا ہے میں نے کہا میں قریشی ہوں یہ کہہ کر قصر سے کہا ایک مدائن کا است محمد صلعم سے ہے میں نے کہا

میں محمد ہوں یہ کس کا گھر ہے کہا عمر بن خطاب کا بلال نے عرض کیا اے رسول خدا میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور جب مجھ کو حدیث پہنچتا ہے تو اس وقت وضو کر لیتا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ اللہ کے لئے مجھ پر دو رکعت نماز ہے فرمایا انہیں دو رکعت کی سب سے زیادہ نیکو عمل ہوئی درجہ احمد و الترمذی و صحیحہ اہل علم نے کہا ہے اس حدیث کی تلقین بالقبول والتصدیق کرنا چاہئے اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ کوئی شخص طرف جنت کے حضرت پرستہت کر گیا بلال سامنے حضرت کے اذان دیتے اور طرف نماز کی ہلاتے تھے اور کاسا سامنے حضرت کے چلنا ایسا ہے جیسے سامنے سید کے حاجب و خادم چلتا ہے ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ دن قیامت کے بلال حضرت کے سامنے بیٹھتا ہوئے اور نداے اذان کہیں گے اور کاسا سامنے حضرت کے چلنا اور اطہار کرنا امت جناب رسالت کے ہوگا تاکہ آپ کا فضل و شرف سب اہل محشر پر ظاہر و باہر ہو نہ یہ کہ بلال آپ پر سابق ہوئے بلکہ یہ سبق مثل سبق و ضوا و دخول مسجد کے ہوگا واللہ اعلم

## فصل

فقراء اغنیاء سے پہلے جنت میں جائیں گے + حدیث ابو ہریرہ میں رفعا آیا ہے کہ داخل ہوں گے محتاج مسلمان جنت میں تو نگاروں سے پہلے آ رہے دن جس کے پانسو برس ہوئے رحاہ احمد و صحیحہ الترمذی و رجال اسنادہ احتیج بصحیحہ مسلمہ فی صحیحہ اور حدیث جابر میں چالیس برس آئے ہیں رحاہ الترمذی ابن عمر نے رفعا ذکر چل سال کا حصین فقراء مہاجرین کے کیا ہے رواہ مسلمہ حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے کہ دروازہ جنت پر دو مومن ملاقات کریں گے ایک غنی ہوگا دوسرا فقیر دنیا میں فقیر کو جنت میں داخل کریں گے اور غنی جب تک اللہ چاہے گی کارو کا جاوے گا پھر جنت میں جائیگا فقیر اس کو دیکھ کر کہے گا اے بھائی تجھ کو کس چیز نے روکا

تو نے اتنی دیر کی کہ مجھے تجھ پر خوف ہوا وہ کہیگا میں بعد تیرے ایک جلس کر یہ قطع میں رہا اور  
 تجھ تک نہیں پہنچا یہاں تک کہ اتنا عرق مجھ سے بہا کہ اگر ہزار شتر نہ آتے تو سب پی جاتے (راہ)  
 احمد نصف یوم و پچاس سال میں کچھ تفاوت نہیں ہے صحیح میں البعین خریف آیا ہے اور سنن  
 میں نصف یوم سو یہ دونوں مقدار محفوظ ہیں اور اختلاف مدت سبق کا بحسب احوال فقراء  
 و اغنیاء ہوگا کوئی چالیس سال پہلے جا بیگا اور کوئی پانسو برس پہلے جسطرح کہ ٹھہرنا عظامہ مہر  
 کا آگ میں بحسب مراتب جزاء کے ہوگا لیکن آجکال یہ معلوم رہنا چاہیئے کہ سبق دخول سے یہ لازم  
 نہیں آتا ہے کہ مرتبہ ہی اول کا متاخر پر مرتفع ہو بلکہ کہی ایسا ہوتا ہے کہ متاخر کا مرتبہ سابق  
 سے افضلتر ہوتا ہے اگرچہ غیرتے دخول میں سبقت کی ہو دلیل اس پر یہ ہے کہ اس امت میں  
 سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو بحساب جنت میں جائیں گے یہ شتر ہزار نفر ہیں اور جب کا حساب  
 لیا جائے گا ان میں بعض ایسے بھی ہونگے جو اکثر ان سے افضل ہیں مطلب یہ ٹہیر کہ ان کا حساب  
 لیا گیا اگر وہ شاگرد تھا اور اس نے انواع خیر و تبر و صدقہ و معروف کے ساتھ تقرب کیا تھا  
 تو غنی اوس فقیر سے جو دخول جنت میں سابق ہے اعلیٰ درجہ ٹہیرے گا اور یہ فضیلت اوس فقیر  
 کو شوگی خصوصاً جبکہ وہ غنی اوس فقیر کے اعمال میں بھی شرکت رکھتا ہوگا اور پیران اوصاف  
 میں اوس پر زیادہ ہو گیا ہے واللہ لا یضیع اجر من احسن عملاً سو مزیت و درجہ کی  
 ٹہیری ایک مزیت سبق کی دوسری مزیت رفعت کی سو یہ دونوں مزا یا کہی مجتمع اور کہی  
 منفرد ہوتے ہیں ایک کو مزیت سبق و رفعت کی حامل ہوگی اور دوسرے کو کوئی بھی مزیت  
 نہ ہوگی اور کسی کو مزیت سبق کی ہوگی نہ رفعت کی اور دوسرے کو مزیت رفعت کی نہ سبق کی  
 یہ کارروائی بحسب مقتضائے ہر دو امر یا امر واحد یا عدم امر ہوگی واللہ تعالیٰ اعلم

# فصل ۹

وہ جنت والے کتنی قسم ہیں جنکو جنت ملیگی نہ اونکے غیر کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وساروا  
 الی مغفرة من ربکم وجنت عرضها السموات والارض اعدت للمتقين الذین  
 ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب  
 المحسنین والذین اذا فعلوا فاحشۃ وظلموا انفسهم ذکرہ اللہ فاستغفروا  
 لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصر علی ما فعلوا وہم  
 یعلمون اولئک جزاؤہم صفحۃ من ربہم وحنات تجری من تحتہا الانہار  
 خلدین فیہا ونعم اجر العاہلین اللہ نے ذکر کیا کہ جنت واسطے پرہیزگاروں کے طیار  
 کی گئی ہے نہ اوروں کے لئے پہراصناف اہل تقویٰ کا ذکر کیا کہ وہ حالت عسر و یسر و شدت  
 و رضائین بدل احسان کرتے ہیں پھر فرمایا کہ نصے کو پیکر لوگوں کی ایذا رسانی سے باز رہتے ہیں  
 اور عموماً انتقام کے عفو فرماتے ہیں پہر او کی حالت کا درمیان اونکے اور درمیان رکے بابت  
 ذنوب کے ذکر کیا کہ جب اونے گناہ ہو جاتے ہیں تو وہ مقابلہ اون گناہوں کا ساتھ ذکر خدا  
 و توبہ و استغفار و ترک اصرار کے کرتے ہیں وقال تعالیٰ والمصابون الاولون من  
 المهاجرین والانصار والذین اتبعوہم بالاحسان رضی اللہ عنہم و  
 رضوا عنہ واعد لہم جنات تجری من تحتہم الانہار خلدین فیہا ابدا  
 ذلک الفوز العظیم اس آیت میں خبر دی ہے کہ جنت واسطے مهاجرین و انصار اور  
 اونکے تابعین یا احسان کے لئے طیار کی گئی ہے اب جو کوئی اونکا تابع ہے قیامت تک وہ اس  
 اشارت پہ نثار اور نوید جاوید میں داخل ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور جو اونکے طریقے سے غایب ہے

او سو کوئی طمع اس جنت میں نہیں ہر اور فرمایا انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت  
 قلوبہم واذا تلیت علیہم آیاتہ زاد قہما ہما ناو علی سرہم یتوکلون الذین  
 یشہون الصلوٰۃ و ہما رزقناہم ینفقون اولئک ہما المؤمنون حقاً لہم درجۃ  
 عند اللہ و مغفرۃ و رزق کریم۔ اس آیت میں وصف کیا ہے اہل جنت کا ساتھ  
 اس بات کے کہ وہ اللہ کے حق کو ظاہر و باطناً قایم رکھتے ہیں اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرتے  
 ہیں عمر بن خطاب کہتے ہیں دن خیر کے صحابہ نے کہا کہ فلاں شہید ہے اور فلاں شہید ہے یہ تنہا  
 کہ ایک شخص پر گزر رہا ہو او سو سہی کہا کہ یہ شہید ہے حضرت نے فرمایا یوں نہیں ہے میں نے اسکو  
 روزخ میں دیکھا ہے یہ سب ایک چادر یا عبا کے جسکو اس نے خیانت کیا ہے پھر فرمایا ای اہل جنت  
 جا لوگون میں پکار دے کہ داخل ہو گا جنت میں مگر مومن مینے بھل کر پکار دیا وہ مسلح  
 و للہمنا ہی معنا ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ حضرت نے بلال کو حکم دیا کہ لوگون میں ندا کرے  
 کہ داخل ہو گا بہشت میں مگر نفس مسلمان اور بعض طرق میں لفظ مومن آیا ہے اور حدیث  
 میں ایک قصہ ہے رواہ الشیخان عیاض بن حمار مجاشعی کا لفظ رفعاً یہ ہے حضرت نے ایک  
 دن خطبہ میں فرمایا مومن لو میرے رب نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں سکھاؤں تم کو جو تم نہیں جانتے  
 آج کے دن مجھکو یہ سکھایا کہ جو مال میں نے اپنے بندے کو دیا ہے وہ حلال ہے اور میں نے اپنے بندے کو  
 حنفامہ دیا کیا یعنی موجد و کسوشیطانون نے اونکے پاس آکر اونکو اونکے دین سے بہکا دیا اور  
 جو چیز میں نے اونکو حلال کی تھی وہ اونپر حرام کر دی میں نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ شریک  
 نکرین میرے ساتھ اس چیز کو جسکی دلیل میں نے نہیں اتاری اور اللہ نے نطق کی طرف زمین و لون  
 کے پتھروں سب کو دشمن رکھا کیا عوب اور کیا عجم مگر باقی ساتی اہل کتاب اور فرمایا کہ میں نے  
 تمھوکوا سلئے مبعوث کیا ہے کہ میں تمھوکوا آزاؤں اور تیرے سببے آزاؤں میں نے تمھو کو کتاب

اوتاری جبکہ پانی نہ دھوسکے تو اسکو سوتے جاگتے پڑے اور فرمایا مطیعون کو لیکر اپنے عاصیوں کو لڑ  
 پھر فرمایا جنت والے چار میں ایک پادشاہ منصف دوسرا متصدق موفقی تیسرا مرد جیم رقیب القلب  
 واسطے رشتہ مند و نیک چوتھا مسلمان عقیق متعفف عمالہ اراکھن بیٹ بطولہ رواہ مسلم  
 حارث بن وہب کا لفظ رفعایہ ہے کیا خبر نرون میں تم کو اہل جنت کی وہ ہر ضعیف متضعف ہے  
 اگر قسم کھا بیٹھے اللہ تو سچا کر دے اسکو اللہ الحدیث رواہ الشیخان حدیث ابن عمر و فرمایا  
 ہے اہل جنت ضعیفا و مغلوبین ہیں رواہ احمد بطولہ حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے  
 کیا نہ بتاؤں میں تم کو تمہارے لوگ اہل جنت ہی جنت میں ہے صدیق جنت میں ہے شہید  
 جنت میں ہے اور وہ آدمی جو زیارت کرتا ہے اپنے بھائی کی ناحیہ شہر بن اللہ کے لئے وہ جنت  
 میں ہے اور تمہاری عورتوں میں وہ عقیقی ہے جو درود و نور ہے جب شوہر ہو سکے اس سے  
 خفا ہو جاتا ہے وہ اگر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر یعنی بکڑ کر کہتی ہے میں سرگرنہ سوؤں گی  
 یہاں تک کہ تو مجھے راضی ہو جائے رواہ خلف بن خلیفہ نسائی نے اس حدیث میں ہے  
 فقط بفضل نسائے کو ذکر کیا ہے باقی حدیث شرط نسائی پر ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے  
 اہل جنت وہ ہے جسکے کان لوگوں کی شناعت سے بھر گئے اور وہ اسکو سنتا ہے اور اہل نار وہ  
 ہے جسکے کان لوگوں کی شناعت سے بھر گئے اور وہ اسکو سنتا ہے رواہ ابن ماجہ انس  
 بن مالک کہتے ہیں ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس پر شنائی حضرت نے فرمایا واجب ہو گئی تین بار پڑھا  
 کما ایک اور جنازہ نکلا اسکو لوگوں نے برا کہا میں بار فرمایا واجب ہو گئی عمر نے کہا فلا ای دای اپنے دروزن بناؤ  
 پر وجہ کیا فرمایا جسکی شناعت اس پر بہشت واجب ہو گئی جسکو تنہا برا کہا اس پر دوزخ واجب ہو گئی تم اللہ کے  
 گواہ ہو زمین میں رواہ الشیخان بطولہ دوسری حدیث میں فرمایا ہے قریب ہے کہ جان لینے لوگ اہل جنت  
 کو آہل نار سے کہا کیونکر فرمایا ثنا حسن اور ثناء ید سے بالجملہ اہل جنت چار قسم میں اللہ نے ذکر

اولیٰ کا اس آیت میں کیا ہے ومن یطعم اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ کون انہیں میں سے کر دے اللہ آمین اسی میرا نام صدیق ہے مجھ سے کام بھی صدیقوں کا سارے اور صدیق اکبر کے ساتھ میرا شکر کہ ان اقسام کے سوا جو اور انواع ہیں وہ انہیں کی فروع ہیں جیسے تفریق میں اصحاب میں نبیوں

## فصل

سب سے زیادہ اہل جنت حضرت کی امت ہوگی + حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم چوتھائی جنت والوں کے ہو جتنے اللہ اکبر کہا فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم تہائی اہل جنت کے ہو جتنے تکبیر کہی فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم نصف اہل جنت ہو میں خبر دیتا ہوں کہ کون انہیں ہیں مسلمان کافرون میں کس جیسے سفید بال سیاہ گاؤ میں یا جیسے سیاہ بال سفید گاؤ میں ہذا لفظ مسلسل اس سے کثرت اہل ناری ثابت ہوئی تیرہ دفعہ کہتے ہیں اہل جنت ایک سو بیس صنف ہوگی ان میں سے اسی صنف یہ امت ہے رحلہ احمد والترمذی واسنادہ علی شرط الصحیح حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے تمہارا کیا حال ہے ربع جنت تمہارے لئے ہے اور تین ربع سب لوگوں کے لئے کہا اللہ و رسول جانیں فرمایا تمہارا کیا حال ہے تم ثلث اہل جنت ہو کہا یہ بت ہوا فرمایا تمہارا کیا حال ہے تم نصف اہل جنت ہو کہا ذالک اکثر فرمایا جنت والے ایک سو بیس قسم ہونگے ان میں سے تم اسی قسم ہو پوراہ الطبرانی ابوہریرہ کہتے ہیں جب یہ آیت اوتری ثلاثہ من الاولین وثلاثہ من الاخرین حضرت نے فرمایا تم ربع اہل جنت ہو تم ثلث اہل جنت ہو تم نصف اہل جنت ہو تم دو

اہل جنت ہو سواہ عبداللہ بن احمد حدیث بنزیر حکیم میں فرمایا ہے اہل الجنت عشرون  
وصائے تصنف انتم صنفھا ثمانون صنفارواہ ختمہ تین سلیمان ان حدیثوں کے  
طرق متعدد ہیں اور مخارج مختلف اور بعض کی سند صحیح انہیں اور حدیث نصف میں کچھ منافی  
نہیں ہے اسلئے کہ حضرت نے نصف اہل جنت ہونے کی امید کی اسلئے کہ ایک سدس او سپر  
بڑا دیا جاوے گا کہ تین میں امید کرتا ہوں کہ میرے پیر و میری امت میں سے دن قیامت  
کے ربع اہل جنت ہونگے چھنے تکبیر کہی فرمایا مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت ہونگے رواہ  
احمد و اسنادہ علی شرط مسلم اس لفظ سے کہ میرے توابع میری امت میں سے  
اتنے ہونگے یہ سمجھا گیا کہ جنت میں تبیین سنت جاوینگے نہ غیر کیونکہ بعد بعثت حضرت کے  
تمام جن و انس تا یوم القیام آپ ہی کی امت ہیں آپ خاتم الانبیاء و سید الرسل ہیں لیکن  
وہ سب امت بہشت میں بخائیکل جاتے والے بہشت میں وہی لوگ ہونگے جو کہ آپ کے  
تابع رہے عقیدہ وکل و حال و قال میں \*

## فصل

جنت میں عورتیں نسبت مردوں کے زیادہ ہونگی اسبطح دوزخ میں \* حدیث ابو ہریرہ میں اگر چاکر  
اکل امرء منھ زو جتان اثنتان ہیری مخ سقھا من و لاء اللحم و ما فی الجنت اخر باب  
رواہ الشیخان جب ہر بہشتی کی دوز و جہ ہوئیں تو مردوں سے دگنی تو ابھی ہو گئیں جنت میں کوئی  
مرد بے زن نہ ہوگا سوائے عورتیں اگر دنیا کی ہوئیں تو دنیا میں مرد و زن زیادہ ہیں اور اگر عورتیں ہوگی تو اس پر  
لازم نہیں آتا کہ دنیا میں زیادہ ہوں ظاہر یہی ہے کہ عورتیں ہونگی کیونکہ امام احمد نے ابو ہریرہ سے روایا  
روایت کیا کہ ہر مرد کی اہل جنت میں دو و بیسیان بچل جو عورت ہونگی ہر عورت پر ایک عورت ہوگا جس کوئی بڈلی کا

گودا جانے کے نیچے سے نظر آئیگا اور وہ جو حدیث صحیح جابر بن ربارہ نماز عید کی ہے کہ حضرت نے فرمایا  
 اے عورتو تم میں سے جنت میں تھوڑی ہوگی اور سپر ایک عورت نے ذکر کیا کہ یہ کس نے فرمایا  
 تم کثرت سے لعن کرتی ہو اور تھوہر کے احسان کی منکر ہوتی ہو اور دوسری حدیث میں آیا ہے  
 کہ اقل سکنہ جنت عورتیں ہیں جو کثرت اور انکی جنت میں باعتبار کثرت عورتیں کے ہوگی جو خود  
 جنت میں پیدا ہوئی ہیں اور دنیا کی عورتیں دامن بہت کم ہوگی اسلئے نساء دنیا اقل اہل جنت  
 ہیں رہی یہ بات کہ دوزخ میں زیادہ ہوگی اسو حدیث عمران بن حصین میں آیا ہے کہ میں نے  
 دوزخ میں جھانکا دیکھا تو اکثر اہل نار یہی عورتیں ہیں اور جنت میں جھانکا تو دیکھا کہ اکثر اہل جنت  
 یہی فقر ہیں رواہ البخاری و نحوہ فی مسلحہ عن ابن عباس اسکو امام احمد نے بھی ابو ہریرہ  
 سے باسناد صحیح روایت کیا ہے ابن عمر کا لفظ رفقاء یہ ہے کہ میں نے جنت میں جھانکا دیکھا اکثر  
 جنت والے فقیہ ہیں اور آگ میں جھانکا دیکھا اکثر اہل نار تو نگر لوگ اور یہی عورتیں ہیں رواہ  
 احمد و سرفظ انکار فقاء یہ ہے اے گروہ عورتوں کے صدقہ و ادب و استغفار کر و بیشک دیکھا  
 میں نے اکثر اہل نار ایک عورت تیز بیان نے کہا اے رسول خدا ہم کس لئے اکثر اہل نار میں فرمایا تکثر  
 اللعن و تکثر العشیہ میں کوئی ناقصات عقل و دین نہیں کہیں کہ عقل مند پر غالب تر آجائیں  
 تم سے زیادہ الحدیث رواہ فی الصیغہ بطولہ زما اقل اہل جنت ہونا انکا سو حدیث عمران بن  
 حصین میں رفقاء آچکا ہے کہ اقل ساکنین جنت نساء ہیں رواہ مسلحہ آورہ جو حدیث طویل  
 ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ ایک مرد ۷۲ زوجہ پر داخل ہوگا جنکو اللہ نے دامن پیدا کیا ہے اور دوزخ  
 بنی آدم ہوگی اور کونو فضیلت ہے انشاء الہی پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا میں رواہ ابو یعلی  
 سویہ ایک نثر اسے حدیث طویل صورت کا اسکی سند میں اسمعیل بن یافع ہے اسکو یحییٰ اور ایک جماعت نے  
 ضعیف کہا ہے اور قطنی نے متروک بتایا ہے اور یہ روایت مخالف احادیث صحیحہ ہے قابل انتقاد

نہیں ہر آدمی حدیث عمر بن عاص میں فرمایا ہے داخل ہوگی جنت میں مگر عورتیں مثل اس غراب عصم کے  
 ان غراب میں رواہ احمد عصم وہ کوئی ہے جسکے سیاہ پروں میں ایک سفید پر ہو تو قلت لساء ہے  
 دخول جنت میں کیونکہ ایسا کو کو نہیں بہت کم ہوتا ہے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ زنا جملہ مثل  
 غراب عصم کے ہے تیسری حدیث میں ہے کہ عائشہ عورتوں میں مثل غراب عصم کے ہے غراب میں ۴

## فصل ۱۲

اس امت میں کون لوگ بحیاب جنت میں جائیں گے انکے اوصاف کیا ہیں ۴ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا  
 ہے داخل ہوگا میری امت میں سے ایک گروہ جنت میں وہ ستر ہزار نفر ہوں گے انکے منہ ایسے  
 جھکتے ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند عکاشہ بن محسن نے اپنا کمال اونچا کیا اور کڑے ہو کر کہا  
 اے رسول خدا اللہ سے دعا کرو کہ مجھ کو انہیں لوگوں میں سے کر دے فرمایا اللہ اجعلہ منہم  
 پہر ایک اور مرد انصاری کٹر ہوا اس نے بھی یہی کہا فرمایا سبقك بها عکاشہ رواہ النیخان  
 سہل بن سعد کا لفظ رفقایہ ہے البتہ جائیں گے جنت میں میری امت میں سے ستر ہزار بحیاب یا سات سو  
 ہزار بعض انکا بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا یہاں تک کہ داخل ہوں اول و آخر انکے جنت میں انکے  
 منہ صورت پر ماہ نیم ماہ کے ہوں گے یہ پہلا زمرہ ہے جو بہشت میں بحیاب جائیگا اسکی دلیل صحیحین میں  
 موجود ہے سیاق مسلم کا ابن عباس سے رفقایہ ہے عرض کیگئیں مجھے پر اتھین پس دیکھا میں نے کسی نبی کو  
 اور اسکے ساتھ ایک جماعت ہے اور دیکھا کسی نبی کو اور اسکے ساتھ ایک یا دو شخص ہیں اور دیکھا کسی  
 نبی کو اور اسکے ساتھ کوئی نہیں ہے اتنے میں کہ ایک سوا و اعظم مجھ کو نظر آیا میں نے گمان کیا کہ یہ میری  
 امت ہے مجھے کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور اُنکی قوم ہے لکن تو طرف افق کے نظر کرینے جو دیکھا تو ایک سوا و  
 اعظم یا مجھے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور اسکے ساتھ ستر ہزار شخص ایسے ہیں جو جنت میں

بحساب و عذاب جائیں گے پھر حضرت ابراہیمؑ نے کہہ چکے تھے کہ یہ جو عجیبانیت میں  
 جائیگی یہ کون لوگ ہیں کسی نے کہا حضرت کے اصحاب ہیں کسی نے کہا وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے  
 ہیں اور انہوں نے کسی شے کو ساتھ اللہ کے شریک نہیں کیا ہے نہ طرح اور چیزوں کا ذکر کرنے لگے حضرت  
 باہر تشریف لائے اور فرمایا تم کس بات میں غرض کرتے ہو کہا اس بات میں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو منتر  
 نہیں کرتے ہیں اور نہ منتر کرتے ہیں اور نہ فال برہیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر ہر وسوسہ لکھتے ہیں عکاشہ  
 نے ابراہیمؑ کو آپ اللہ سے دعا کریں کہ مجھ کو انہیں لوگوں میں سے کرے فرمایا انت منہم ایک دوسرے  
 مردے کہے ہو کہ یہی کہا فرمایا سبقت لے جا چکا شہادت بخاری کی روایت میں لفظ لا یہ قول نہیں ہے  
 یعنی یہ ذکر کہ وہ منتر نہیں کرتے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے یہی ٹھیک ہے اور وقوع اس لفظ کا  
 حدیث میں غلطی ہے بعض راویان حدیث کی اور جبریل علیہ السلام نے حضرت پر رقیہ یعنی منتر کیا تھا  
 اور رقی کی اجازت دی تھی اور فرمایا جب تک کہ شک نہ ہو تو کچھ اوسکا ڈر نہیں ہے اور حضرت سیاف  
 چاہتا تھا فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے تو پہنچائے پس راقی حسن ہے اور مسترقی سائل درجی  
 نفع خیر ہے اور توکل اسکی منافعی ہے کوئی کہے کہ عائشہ نے حضرت کو رقیہ کیا اور جبریل نے کیا تو جواب  
 اسکا یہ ہے کہ یہ درست ہے مگر حضرت نے درخواست رقیہ کی نہیں کی تھی اور حضرت نے یہ نہیں فرمایا کہ کوئی  
 راقی اوکو رقیہ نہیں کرتا ہے بلکہ سبقت فرمایا ہے کہ وہ کسی سے طالب رقیہ کے نہیں ہوتے ہیں اور وہ جو حضرت  
 نے دوسرے شخص کے ایسے دعائے کی سبب اوسکا سدا ب طلب تھا تاکہ شخص اوسکا اہل نہیں ہے وہ  
 طلحہ کرے عمران بن حصین کا لفظ رقیہ یہ ہے داخل ہوئے جنت میں میری است میں ستر ہزار بغیر حساب  
 عذاب کے پوچھا وہ کون لوگ ہیں فرمایا وہ لوگ جو راقی نہیں دیتے اور رقیہ نہیں کرتے اور فال بد  
 نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں رواہ مسند ابن سعد کا لفظ رقیہ یہ ہے عرض کیگئیں  
 مجھ پر استین ساتھ علامت کے میں نے اپنی است کو دیکھا مجھ کو انکی کثرت و وسعت خوش آئی مسئل

و جل سب اولے ہر امواتہا جسے کہا اے محمد تم راضی ہوئے میں نے کہا ہاں کہا انکے ساتھ شتر ہزار  
ایسے ہیں جو جہان بہشت میں جائینگے یہ وہ لوگ ہیں جو رقیہ نہیں کراتے اور نہ دافع دیتے ہیں بلکہ اپنے  
رب پر توکل ہیں جو کاشف نے کمرے ہو کر کہا الحدیث رواہ ابن صنیع فی مسندہ واسنادہ علیہ  
شروط مسلم یہ سب چار چیزیں ہیں جن پر دخول جنت کا با حساب و عذاب مترتب فرمایا ہے ایک رقیہ  
نکارا اور رقیہ سے تنوید کا ہر طرح کا عمل ہے دوسرے آگ سے بدن کو دافع نہ دینا کسی بیماری میں تیسرے  
فال بدلنے سے بچنا چوتھے اللہ پر توکل کرنا تجملہ ان اشیاء کے رقیفہ الامرین جائز ہے معذرا کر کوئی  
شخص براہ کمال توکل رقیہ نہ کرے اور دوسرے سے طالب رقیہ کا نہ تو اعلیٰ درجہ ہے اور جب فال بد نہ لی  
اور اوپر عقیدہ نہ کرے تو یہ توکل ہوا خدا پر بعض لوگ فال بد نہیں لیتے لیکن خود اپنے منہ سے کلمہ فال  
بد کا نکالتے ہیں یہ بھی بہت بُری بات ہے بالکل جس شخص میں یہ اوصاف چار گاہے مجتمع  
ہونگے وہ شخص متحق اس بشارت عظمیٰ کا ہے لیکن تحقق ان امور کا نہایت مشکل ہے اگرچہ ظاہر  
میں سہل نظر آتا ہے +

## فصل ۱۳

اللہ تعالیٰ کوئی لب ہر کر لوگوں کو دروغ سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا + ابو امامہ باہلی روفا  
کتے ہیں وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے رب نے کہ داخل کرے گا وہ جنت میں میری امت سے  
شتر ہزار بغیر حساب کے ہر ہزار کے ساتھ شتر ہزار اور ہونگے جن پر کھچہ حساب و عذاب ہوگا اور  
تین لب میرے رکے ہونگے رواہ ابو بکر بن ابی شیبہ اسکی سند لا باس بہ ہے دوسرا  
لفظ انکا یہ ہے حضرت نے کہا اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت میں سے  
شتر ہزار بغیر حساب کے نزدیک میں افسس نے کہا واللہ یہ لوگ آپکی امت میں مثل گس سفید کے ہیں

کہ بیون میں فرمایا اللہ نے مجھے وعدہ کیا ہے ستر ہزار کا ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپ اور زیادہ کئے رواہ ابو بکر بن عاصم اسکی سند بھی اچھی ہے عقیبہ سلمیٰ رفعاً کہتے ہیں میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار بغیر حساب کے ہر ہزار ستر ہزار کی شفاعت کرے گا ہر میرا رب تین لپ اپنے دونوں کھدست سے ہر کر لیا عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور کہا اول کے ستر ہزار اپنے ابا و ابناء و عشا کی شفاعت کریں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ مجھ کو کسی ایک لپ میں ان لوگوں میں سے کر دے رواہ الطبرانی ۵

کہ دارِ جنین سٹیو پیشرو	نماذ بعصیان کسے در گرو
<p>حافظ محمد بن عبد الواحد نے کہا میں اس اسناد میں کوئی علت نہیں جانتا اس حدیث کو طبرانی نے ابوسعید خدری سے ہی روایت کیا ہے اور اس قدر اور زیادہ کیا ہے کہ قیس نے ابوسعید کہا تو نے یہ حدیث حضرت سے سنی ہے کہا ہاں اپنے کان سے اور میرے دل نے اس کو یاد کر لیا ہے ابوسعید کہتے ہیں حضرت نے فرمایا یہ مقدار انشاء اللہ تعالیٰ میری امت کے مہاجرین کو استیعاب کر لیا اور اللہ ہمارے بقیہ اعراب کو پورا کر دے گا اس مقدار کا حساب جو سامنے حضرت کے کیا گیا تو اربعۃ الف و ثمانۃ الف اور تسعمۃ الف ہوا یعنی چار کروڑ نو لاکھ عمیرہ کا لفظ رفعاً ہے اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت میں سے تین لاکھ آدمی جنت میں عمیرہ نے کہا اے رسول خدا کچھ زیادہ کرو اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کچھ زیادہ کیجئے عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا بکر اے عمیرہ کہا تمہارا اے ابن خطاب کیا نقصان ہے اگر اللہ ہم کو جنت میں لیجاوے عمر نے کہا اللہ چاہے تو سب لوگوں کو ایک لپ میں داخل کر دے حضرت نے فرمایا عمر کچھ سے رواہ الطبرانی حدیث انس بن مالک عبد الرزاق کے چار لاکھ</p>	

آگے ہیں یہ لپ والے وہی لوگ ہیں جو اللہ سبحانہ کے قبضہ اولیٰ میں بروز قیامتین واقع ہو چکے ہیں  
 کوئی کہے کہ پہلے تو یہ ایک قبضہ ٹھہرے تھے یعنی مٹھی بہر پھر تین لپ مع عدد مذکور کے ہو گئے تو  
 اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ نے دن قیامتین کے اونکے صور و اشباح کو نکالا تھا وہ اس قدر مثل ذرات  
 تھے اور وقت حثیات کے نام الحلق و کامل الحسن ہو گئے اسلئے ہی مناسب ہے کہ دونوں ہاتھوں سے  
 چند لپ بہرے جائیں واللہ اعلم بالحوالہ جسکے دلمین ایمان ایک دینار یا نصف دینار یا ایک تہہ کے  
 برابر یا برابر دانہ ایک رائی کے ہو گا وہ درجہ سے نجات پاکر بہشت میں جائیگا قرآن ایمان سے خلاص  
 توحید ہے اور مشرک اگر چہ کیسا ہی عابد راہ خدا پرست ہو وہ مخلد فی النار ہو گا اسلئے کہ جسطرح توحید  
 منجی ہے اسی طرح مشرک ہلاک ہے خواہ کبیر ہو یا اصغر جلی ہو اخفی بیان شرک توحید میں رسالہ محمد گانہ  
 باوجود اختصار بغایت کار آمد ہیں واللہ المستعان +

## فصل ۱۴

جنت کی مٹی اور گار اور کنکری و گھاس کیسی ہو گی + ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جسے جنت کا حال  
 بیان کرو اسکی بنیاد کیا ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی اور گارامشک کا  
 اور کنکریاں ہوتی و یا قوت کی اور مٹی زعفران کی جو کوئی اوس میں جائیگا وہ آرام میں رہیگا کبھی درندہ  
 نہ ہو گا اور ہمیشہ بہیگا اوسکو موت نہ آئیگی نہ اوسکے کپڑے پڑائے ہونگے اور نہ اوسکی جوانی فنا  
 ہو گی رواہ احمد بطولہ یہی مضمون حدیث ابن عمر میں بھی نزدیک ابن مرددیکہ کے آیا ہے حدیث  
 میں یہی فرمایا ہے کہ مٹی جنت کی زعفران اور خوشبو اوسکی مشک ہو گی ابوزر کا لفظ رفعا یہ ہے جنت  
 میں گیا دیکھا کہ اوس میں گندہ میں موتی کے اور مٹی اوسکی مشک ہے رواہ الشیخان بطولہ مسلم  
 میں ابوسعید سے آیا ہے کہ حضرت نے ابن صباد سے حال تربت جنت کا پوچھا اوس نے کہا

دوسرے مکتبہ بیضاء مسک خالص فرمایا سچ کہا یعنی ایک سفید سیدہ ہے اور مشک خالص بتین  
 وصف ہوئے تربت مذکور کے انہیں کچھ تعارض نہیں ایک گروہ سلف نے کہا جنت کی خاک دو نوع  
 پر منقسم ہے مسک و زعفران یہ بھی احتمال ہے کہ اصل خاک زعفران ہو پھر جب پانی میں ملائی گئی  
 مسک ہو گئی اور طین کو تراب کہتے ہیں حدیث میں صلاطیحا المسک فرمایا ہے ملاط سے مراد طین  
 ہے یعنی گارا و آئندہ حدیث علا بن زیاد میں آیا ہے کہ تراب اوسکی زعفران ہے اور طین اوسکی مسک  
 سو جب آب و خاک ہشت طیب ٹھیری تو ایک دوسرے سے ملکر مسک ہو گئی یا باعتبار رنگ کے  
 زعفران ہوگی اور باعتبار رائحہ کے مسک اور ایسی شے بخت و اشتراق میں حسن ہشیا ہوئی  
 ہے کہ رنگ تو زعفرانی ہو اور بدمشک کی سی اسطرح مشابہت اوسکی ساتھ دُرک کے ہے درک اوس روٹی  
 کو کہتے ہیں جسکی رنگت زردی مائل ہو اور نرم و نازک ہو یہی مطلب ہے قول مجاہد کہ جنت کی زمین  
 چاندی کی ہے اور خاک اوسکی مشک تو گویا سفیدی رنگ کی ہونگ سیم ہوئی اور بدمشک کی بو  
 ٹھیری حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے زمین جنت کی سفید ہے صحن اوسکا کافور کے پتھر ہیں مشک  
 اوسکو محیط ہے جیسے ٹیلے ریت کے اوسمیں نہر میں بہتی ہوئی و تان سارے جنت والے  
 اگلے پچیلے جمع ہونگے اور ایک دوسرے کو پہچانیں گے اللہ تعالیٰ ایک ہوا رحمت کی بھیجیگا وہ  
 مشک کی خوشبو اوپر اوجھارے گی مرد اپنی بی بی کے پاس پھر کر آئیگا اور حسن و جمال و طیب میں  
 بڑھ گیا ہوگا زوجہ کہے گی تو میرے پاس سے باہر گیا تھا میں تجھ پر شیفہ تھی اور اب تو اور بھی زیادہ  
 شیفہ تر ہوں مرد لا ابن ابی الدنیا ابن عمر کا لفظ رفعایہ ہے حضرت سے کہا جنت کی بنا کیا ہے  
 فرمایا ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی گارا مشک کا سنگریزے گوہر و باقوت کمرٹھی  
 زعفران کی رحلا ابن ابی شیبہ حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھ  
 سے بنایا ہے ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی ہے گارا مشک ہے خاک زعفران ہے

کنکریان موتی ہر ہر کلمات کراوس نے کہا قدا اطلع المومنون یعنی مراد کو پہنچے ایسا انداز  
لوگ ملائکہ نے کہا طوبی لک منزل الملوك تجھے فردہ ہو کہ تو محل ہے بادشاہوں کا سروا  
ابو الشیخ ابی بن کعب رفا کہتے ہیں میں نے شب معراج میں جبریل علیہ السلام سے کہا وہ لوگ  
مجھے جنت کا حال دریافت کریں گے کہا تم اوسے کہدو کہ جنت ایک سفید موتی ہے اوسکی زمین سونے  
کی ہے رواہ ابو الشیخ یہ روایت اگر محفوظ ہے تو یہ زمین اُن ہشتون کی ہے جو فضل جنان ہیں ۛ

## فصل ۱۵

جنت کے نور و بیاض کا ذکر ۛ حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے جنت سفید پیدا کی گئی ہے اور بہت  
محبوب لباس اللہ کو سفید ہی چاہئے کہ تمہارے زندے سفید کپڑے پہنیں اور تم مردوں کو سفید  
جائے میں کفن کرو الحدیث رواہ احمد اسکو ابو نعیم نے بھی ابن عباس سے روایت کیا ہے  
سماک نے کہا اے ابن عباس جنت کی زمین کیسی ہے کہا سفید مرمرا چاندی کی گویا آئینہ ہر  
کما اوسکا نور کیا ہے کہا تو نے وہ ساعت رکھی ہوگی جسدم سورج نکلتا ہے سوا سکا نور بیطرح  
کا ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ ان نہ سورج ہے نہ چاند حدیث طویل لفظیں عامر میں فرمایا ہے سورج  
چاند وہ نہ ہونگے انہیں سے کوئی وہ ان نظر نہ آئیگا کہا پر کسطح دیکھیں گے فرمایا اسیطرح جیسے کہ  
اسدم تو دیکھتا ہے کہ سورج نکلے اور زمین چمکے اور سامنے پہاڑ ہوں رواہ عبد اللہ بن احمد  
حدیث اسماء بن زید میں فرمایا ہے الاہل مشر للجنة فان الجنة لا خطر لها ہی و رب الکعبة  
نور یتلک و ریحانة تهنر و قصر مشید و نھر یطرد و فاکهة کثیرة و نصیحة  
و زوجة حسنة و حلة کثیرة فی مقام (بد فی دار سلیمة و فاکهة  
و خضرة و نعمة و حبة و نضرة فی محلة عالیة بھمة قالوا فن المشرون لها



بلند و اجنبند میں اور اون منازل کے اوپر اور منازل میں جو اون سے بھی بلند تر ہیں یعنی وہ کان  
 لکی ایک منزل ہے اور فرمایا اولئک یحجزون العرۃ بآصبرہا لفظ غرۃ اسکا معنی ہے جیسے  
 لفظ جنت اور فرمایا اولئک لیس جزاء الضعف بما عملوا وھم فی العرۃ امنون  
 اور فرمایا و مساکنی طیبۃ فی جنات عدن اور زن فرعون سے نقل کیا ہے سربابن لی  
 عندک بیتا فی الجنۃ حدیث علی بن فریاب ہے جنت میں غرنے ہیں جنکا ظاہر باطن سے اور  
 باطن ظاہر سے نظر آتا ہے ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر کہا اے رسول خدا یہ کس کو ملین گے فرمایا اوسکو  
 جو اچھی بات کہے گا نا کلمات کے رات کو نماز پڑھے اور لوگ سوتے ہوں رواہ الترمذی و استخیر  
 ابوامام اشعری کا لفظ رفعا یہ ہے جنت میں چھوڑ دے کہ میں جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے  
 نظر آتا ہے اس لئے یہ غرنے اور کئے لئے طیار کئے ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور ہمیشہ روزے  
 رکھتے ہیں اور رات کو جب لوگ سوتے ہوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں رواہ الطبرانی و رواہ ابن  
 وھب عن ابن عمر و نحوہ لفظ ابن عمر و کا یہ ہے یہ غرنے اور کئے لئے ہیں جسے اچھی بات کہی  
 کھانا کھلایا رات کھڑے ہو کر گزرائی اور لوگ سوتے تھے محمد بن عبد الواحد کہتے ہیں میرے نزدیک یہ سناد  
 حسن ہے اور یہ حدیث ابوسعید کی پہلے ہی گزر چکی ہے کہ اہل جنت اہل عرف کو فوق اپنے دیکھیں گے  
 جسطرح کہ تم کو کب دُری غابر کو کناؤہ مشرق یا مغرب میں ڈوبتے ہوئے دیکھتے ہو اور ان کے درمیان  
 تفضل ہوگا کہا اے رسول خدا پر یہ منازل انبیاء کے ہونگے غیر ان تک کا ہے کہ پہنچے گا فرمایا یلی  
 والذی نفسی بیدہ رجال امنوا باللہ وصدقوا المرسلین علمائے کہا ہے مراد اعمال ہیں  
 کیونکہ نری تصدیق سے بغیر عمل کے یہ مرتب نہیں بلکہ انتہی میں کہتا ہوں ادنیٰ درجہ تک کا یہ ہے کہ بناء  
 پہنچا کہ اسلام پر بروہ صواب ستقیم ہو و من زاد من زاد اللہ فی حسناتہ حدیث ابوموسیٰ اشعری ہیں  
 رفعا آیا ہے کہ مومن کے لئے جنت میں خیمہ ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی طول اور سکا ستر میل

لفظ غرۃ بار بار خانہ  
 غرۃ بضم غ و  
 سکون غانی و  
 یحجزون فی جنات  
 عت کر کے  
 غرۃ سے پہلے  
 جہر کہ یہ ہے

ہوگا مومن کے گروا لے او مین رہینگے مومن اور پطواف کریگا بعض بعض کو نہ کیگا سرحاۃ الشیخان  
 یہ بھی صحیح میں آیا ہے کہ جس نے بنائی اللہ کے لئے کوئی مسجد تو بناتا ہے اللہ اس کے لئے ایک گہر جنت  
 میں اللہ صرحا جعلنا منھ حدیث ابو موسیٰ میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے واسطے اس شخص  
 کے جس نے اس کی حمد کی اور وقت موت اولاد کے استرجاع کیا بناو میرے بندے کے لئے ایک گہر جنت  
 میں اور اس کا نام بیت الحمد رکھو عمران بن حصین و ابو ہریرہ نے تفسیر کریمہ و مساکن طیبہ فی  
 جنات عدن میں رفعا کہا ہے کہ ایک محل ایک موتی کا ہوگا اس محل میں ستر گہر یا قوت سرخ کے  
 ہونگے ہر گہر میں ستر گہر زبرجد بنز کے ہونگے ہر گہر میں اونیس سے ستر ہلنگ ہونگے ہر ہلنگ پر ستر  
 بستر ہر رنگ کا ہر بستر پر ستر حور عین ہونگی ہر گہر میں ستر ماہ ہونگی ہر ماہ پر ستر طرح کا طعام ہوگا  
 ہر گہر میں ستر غلام ہونگے اور ستر کنیز اللہ تعالیٰ ہر دن مومن کو اتنی قوت دیگا کہ وہ ان سب کے پاس  
 آئیگا رجاۃ الحافظ ابو بکر الاجری حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص قل ھو اللہ احد دس بار پڑھتا  
 ہے اس کے لئے ایک گہر جنت میں بنایا جائیگا اور جو میں پڑھے اس کے لئے دو محل اور جو میں پڑھے اس کے لئے تین  
 محل عمر نے کہا ابو ہریرہ کہ محل بہت ہو جائینگے فرمایا اللہ و سمع من ذلک ذکر القحطی ابن ابی اوفی  
 و ابو ہریرہ و عائشہ کہتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے حضرت سے کہا تمنا یہ خریدیجیے اسکو اللہ کی طرف کا سلام  
 کہو اور خوشخبری دو ایک گہر کی جنت میں جو ایک موتی کا ہوگا اندر سے خالی و مکان نہ خارج ہے نہ اوپر  
 کوئی دکہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے حضرت نے کہا جنت میں ایک محل ہے موتی کا اوس میں  
 نہ لگان ہے اور نہ کمزوری وہ قصر اللہ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے لئے طیار کیا ہے  
 رجاۃ ابن ابی الدنیا صحیحین میں انس سے آیا ہے میں جنت میں گیا میں نے ایک سونے کا محل دیکھا  
 میں نے کہا یہ محل کس کا ہے کہا ایک جوان قریش کا تجھے گمان ہوا کہ وہ جوان میں ہوں میں نے پوچھا وہ  
 کون جوان ہے کہا عمر بن خطاب جابر کا لفظ یہ ہے وہ محل مربع بلند سونے کا تھا رجاۃ الشیخان

انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ وہ محل سفید تھا رواہ ابن ابی الدنیا یہ لفظ اگر محض نواسہ تو مراد  
 سفیدی سے نور و اشراق و ضیاء ہے جس نے کہا سونے کے محل میں کوئی سجاوٹ نہ ہو مگر نبی یا صدیق  
 یا شہید یا حاکم منصف جو عدل کے لئے اپنی آواز بلند کرتا ہے منصف بن سہمی کہتے ہیں جنت میں جو یلیان  
 ہیں سونے کی اور چاندی کی اور موتیوں کی اور باقوت کی اور زبرد کی عبید بن عمیر کا لفظ یہ کہ دنی  
 درجے والا اہل جنت میں وہ ہے جس کا گمراہ موتی کا ہے اس کے گمراہ کے جبرو کے و دروازے  
 بھی سب اسی موتی کے ہیں ابن عباس نے فرمایا کہتے ہیں جنت میں غنہ ہیں جب رہنے والے اون  
 خوف کے اندر ان خوف کے ہونگے تو ان کو کچھ خوف نہ ہوگا اس چیز کا جو پیچھے چھوڑی ہے اور جب  
 اس چیز کو چھوڑ دیا تو اب اس چیز کا جو اندر ان خوف کے ہے کچھ ڈر نہ ہوگا کہ اسے رسول خدا یہ  
 غنہ کسے لئے ہیں فرمایا جس نے اچھی بات کہی یا پے روزے رکھے یا مکمل کیا یا سلام پہلایا یا رات کو  
 نماز پڑھی اور لوگ خواب میں تھے کہا ابھی بات کیا ہے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ  
 الا اللہ واللہ اکبر یہ کلمات دن قیامت کے آئینگے انکے لئے تقدیرات و محبتات و معنات  
 ہونگے پوچھا وصال صیام کیا ہے فرمایا رمضان کا روزہ رکھا پھر دوسرا رمضان آیا اس کا روزہ بھی  
 رکھا کہا اطعام طعام کیا ہے فرمایا جس نے قوت دیا اپنے عیال کو اور رکھا مکمل یا ان کو کہا افشاء اسلام  
 کیا ہے کہا مصافحہ و محبت کرنا اپنے بھائی سے کلمات کا نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوتے ہوں کیا ہے  
 کہا نماز عشا کی رواہ ابیہقی اسکی سند میں حفص بن عمر مہول ہے لیکن وثقہ نے اس سے روایت  
 کیا ہے اور ابن عدی نے اسکو ضعیف کہا ہے وکن ابن حبان اس حدیث کے شواہد ہیں  
 قالہ ابن القیم فاما ابن سماک میں جابر سے روایت کیا ہے کہ کیا نہ ہوں میں تھے حال غنہ  
 اہل جنت کا ہونے کہا ہاں اے رسول خدا یا بینا انت وامننا فرمایا جنت میں غنہ ہیں طرح طرح کے  
 جو ہر لون کے آونکا ظاہر اونکے باطن سے اور اونکا باطن اونکے ظاہر سے نظر آتا ہے اونہیں

وہ نعمتیں اور لذتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کان نے سُنیں تھیں کما یہ کہے لُحْمِ  
 فرمایا اوسکے لئے جو سلام پہلایا کما ناکلایا ہمیشہ روزہ رکھ رات کو نماز پڑھے اور لوگ پُری  
 سوتے ہوں تھیں کما یہ کہے ہو سکتا ہے کما میری امت یہ عمل کر سکتی ہے میں تم کو اس بات کی خبر  
 دیتا ہوں جسے ملاقات کی اپنے بھائی سے پھر سلام کیا اوسکو یا جواب دیا اوسکے سلام کا اوسنے  
 سلام پہلایا اور جسے کما ناکلایا اپنے اہل و عیال کو بیٹ بھر کے اوسنے اطعام طعام کیا  
 اور جسے روزہ رکھا رمضان کا اور ہر ماہ میں تین روزے اوسنے صوم دائم رکھا اور جسے  
 نماز پڑھی عشا کی جماعت میں تو اوسنے نماز پڑھی اور لوگ یعنی یہود و نصاریٰ و مجوس پُرسوئے  
 ہیں ابن القیم کہتے ہیں یہ اسناد اگرچہ تنہا لایق حجت کے نہیں ہیں مگر جب اسکو قاضی سے ملاؤ  
 تو قوت پاتی ہے حالانکہ یہ حدیث دو اسناد دیگر سے بھی آئی ہے اسی اس سے ثابت ہوا کہ اس  
 حدیث کی اصل ہے یہ حدیث موضع و منکر نہیں ہے ترمذی میں ردھا تفسیر غریب کی یوں آئی ہے  
 کہ ہر غرض ایک عمل سرخ یا زبرجد بنیر یا گوہر سفید کا ہوگا او سہین نصیر و نصل یعنی نہ شکستگی نہ پوند

## فصل

اہل جنت اپنے منازل و مسکن کو خود پہچان لینگے جبکہ جنت میں جائینگے اگرچہ اس سے پہلے انہوں  
 نے اوس جگہ کو نہیں دیکھا تھا قال تعالیٰ والذین قتلوا فی سبیل اللہ فلن یضل  
 اعمالھم سبھد یعھد ویصلح یا لھم ویدخلھم الجنۃ عھر فھا لھم عجاہد نے کما  
 جنت والے خود اپنے گہروں اور سکون کی طرف راہ یاب ہونگے خطا مگر نیکی کو یا جب سے  
 پیدا ہوئے تھے وہیں رہے تھے کسی راہ بتانے والے کو ہمراہ نہ لینگے ابن عباس نے کما وہ اہل  
 سے بھی زیادہ ترعارف اپنی نسلوں کے ہونگے جو کہ نماز جمعہ پڑھ کے اپنے گھر چلے آتے ہیں محمد بن

نے کہا تم ان گرو نکو ایسا پہچانو گے جیسے کہ تم اپنے گروں کو دنیا میں پہچانتے ہو جبکہ نماز جمعہ  
 پر گھر پہنچتے ہو یہی قول ہے جو مفسرین کا تخلص ان سب اقوال کی یہ قول ابو عبیدہ ہے کہ  
 یتیمنا لھم حتی عرفوھا من غیر استدکال یعنی بتا دیا اللہ نے او کو یہاں تک کہ پہچان  
 اونہوں نے اپنے گرو نکو بغیر کسی سے رستہ پوچھنے کے متقابل کہتے ہیں کہ کو یہ بات پہنچی ہے کہ جو  
 فرشتہ حفظ اعمال بنی آدم پر مقرر ہے وہ جنت کی طرف چلیگا او کے پیچھے ابن آدم ہوگا یہاں تک کہ  
 وہ اپنے اقصی منزل کو پہنچ جائیگا اور ہر چیز جو اللہ نے اس کو جنت میں دی ہے اس نئے کو  
 بخوبی پہچان لیگا سو جب وہ اپنے گرو اور راز و ج کے پاس داخل ہو جائے گا تب وہ فرشتہ  
 او کے پاس سے واپس پھر جائیگا سلمہ بن کہیل نے کہا طرہا لھم حتی یھتدوا الیہا یعنی  
 خود اللہ نے رستہ جنت کا او کو بتا دیا ہے وہ اسی رستہ سے جنت میں بے کسی راہبر کے چل جائیگا  
 حسن نے کہا اللہ نے دنیا میں وصف جنت کا او کو بتا دیا ہے وہ جب وہاں جائیگا تو خود اس کو  
 اس وصف سے پہچان لیگا اس قول پر یہ شناسائی گویا دنیا میں واقع ہونی سے مطلب ہے پھر  
 کہ اللہ او کو اس جنت میں داخل کرے گا جو او کو بتا رکھی ہے اور قول اول پر یہ تعریف آخرت  
 میں واقع ہوگی یہ معنی جب ہیں کہ عرفھا کو تعریف سے لین دوسرا قول یہ ہے کہ عرف سے ماخوذ  
 ہے بمعنی را کھ طیبہ بزجاج نے اسی کو اختیار کیا ہے یا شوق سے عرف سے بمعنی پیالے یعنی اس  
 جنت کی لذات و طبیبات پیالے لگا تار ہوگی لیکن راجح وہی قول اول ہے اس لئے کہ بخاری  
 میں ابو سعید خدری سے زعماً آیا ہے کہ جب رہائی پائیگی ایسا نذر لوگ آگ سے تورو کے جائیگی  
 ایک پل پر دو میان جنت و نار کے یہاں بدلا لیا جائیگا او ن مظالم کا جو باہم اون کے دنیا میں تھے  
 یہاں تک کہ جب پاک صاف ہو جائیگی تو اذن ہوگا او کو جنت میں جانے کا قسم ہے اس کی  
 جسکے ہاتھ میں ہے جان بہری کہ ہر ایک او کا اپنی جگہ کو جنت میں اپنے مسکن دنیاوی سے

زیادہ تر شناسا ہوگا اب ہر مردہ کا لفظ رفعاً یہ ہے قسم ہے اوسکی جسے مبعوث کیا جھکوسج نہج نہیں تم  
دنیا میں زیادہ تر شناسا اپنے ازواج و مساکن کو بہشت اہل جنت کے اپنے ازواج و مساکن کو  
جبکہ وہ جنت میں داخل ہونگے سزاہ اسحق فی مصنفہ \*

## فصل ۱۸

کیفیت داخل ہونے کی جنت میں اور استقبال کے وقت دخول کے کیا ہے \* اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے وسیت الذین اتقوا ربهم الى الجنة زمرا اور فرمایا یوم یحشر المتقین  
الى النجی و قد اعلیٰ تفضلی نے حضرت سے سوال اس آیت کا کیا تھا اور کہا تھا کہ وفد تو سواروں  
کو کہتے ہیں فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان میری وہ جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو انکے  
سامنے سفید تافے لائے جائیں گے ادھر سونے کے کانٹھیاں ہونگے شہداء انکے جو تون کا چمکتا نور  
ہوگا ہر قدم برابر تدبیر کے پڑے گا باب جنت تک نہنچیں گے وہاں ایک حلقہ سرخ یا قوت کا  
صفحہ زرین پر ہوگا اور دروازہ جنت پر ایک درخت ملیگا جسکی جڑ سے دو چشمے بہتے ہوں گے  
جب ایک چشمے کا پانی پیئیں گے تو تازگی نعمت کی اور انکے چہروں پر بخودار ہو جائے گی پھر جب  
دوسرے چشمے سے وضو کریں گے تو پھر کبھی بال انکے گرد آلودہ ہونگے وہ حلقہ درکو اور اس  
صفحہ زر سے مارینگے تو کبھی اوس حلقہ کی آواز سنی وہ آواز ہر حور کو پہنچ جائے گی وہ جان لے گی  
کہ اوسکا شوہر آیا جلد روٹھیں گے کارندہ اوسکا اوٹھکر دروازہ کھولے گا اگر اللہ عزوجل اوسکو اپنے  
نفس کا عارف نہ کرتا تو وہ اس نور کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑتا وہ کارندہ کہیں گے میں تیرا کارباری ہوں  
تیرے کام کے لئے مقرر کیا گیا ہوں یہ اوسکے ساتھ ہوئے گا اور اپنی زوجہ کے پاس آئیگا وہ  
جلدی سے خیمہ میں سے باہر آکر معانقہ کرے گی اور کہے گی انت جی دانا جب تک تو میرا بچہ

ہے اور میں تیری محبوب ہوں میں رضا مند ہوں کہی خفا نہ ہوگی میں نعمت پروردہ ہوں کہی  
 بیمار ہوگی میں ہمیشہ رہنے والی ہوں کہی سفر نہ کرونگی وہ ایک ایسے گہر میں داخل ہوگا جو بنیاد  
 سے سقف تک سوہراگز تک اونچا ہوگا او کی بنا ایک سنگ گوہر یا قوت پر ہوگی طرائق اوسکے  
 سرخ و سبز و زرد ہونگے کوئی طریقہ انہیں کا مشابہ دوسرے طریقہ کے نہوگا اتنے میں درخت  
 آئین گے اونپر تخت ہوگا تخت پر ستر فرش ہونگے اونپر ستر زوجہ ہوگی ہر زوجہ پر ستر علیہ یعنی  
 جامے ہونگے جنکی منڈلی کا گودا باطن حلقہ سے نظر آئیگا ایک شے کے مقدار میں اونکے جماع سے فراغت  
 حاصل ہوگی اون درختوں کے نیچے نہروں جاری ہوگی وہ نہروں صاف ستھرے پانی کی ہونگی  
 اونہیں کد رہوگا اور کچھ نہروں شہناب کی خوبطون نکل سے نہیں نکلی ہیں اور کچھ نہروں شراب  
 کی واسطے لذت شاربین کے جنگو لوگوں نے اپنے قدموں سے نہیں نچوڑا ہے اور کچھ نہروں دودھ  
 کی جنکا فزہ نہیں بدلا ہے اور شکم مویشی سے وہ دودھ نہیں نکلا ہے پھر ست تہا طعام کی ہوگی  
 سفید پندرے آکر اپنے پر اوپے کرینگے یہ اونکے ایک طرف کے پروں میں سے جس رنگ کا کھانا  
 چاہیں گے کھائیں گے پھر وہ اوڑھ کر چلے جائیں گے پھر ننگے ہوئے پہل پہل میر جب اونکا تناول  
 کرنا چاہیں گے تو وہ شاخ انکے پاس تک آجائیں گے جو نسا میوہ اور پھل پسند کرینگے کھائیں گے کھڑے  
 ہو کر یا تکیہ لگا کر و لک **قولہ تعالیٰ** وَجَنَّتِ الْجَنَّتِینَ دَانِ اور سامنے اونکے خدمتگار لوگ  
 ہونگے جیسے موتی رواہ ابن ابی الدنیا یہ حدیث غریب ہے اسکی سند میں ضعف ہے اور اسکی رفع  
 میں نظر ہے معروف یہ ہے کہ یہ علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے نعمان بن سعید کا لفظ اس آیت  
 میں یہ ہے واللہ یہ وفاد اپنے پاؤں پر بحثور نہونگے و لکن پاس انکے ناتھے لائے جائیں گے کہ  
 خلافت نے ویسے ناقص کہی نہ دیکھے ہونگے اونپر کچاوسے سونے کے ہونگے اور باگین زبر جبر کی یہ اونپر  
 سوار ہو کر قریب باب جنت کے آئیں گے رواہ ابن ابی الدنیا جمعیات علی بن جعد میں علی مرتضیٰ

سے روایت کیا ہے کہ اہل تقویٰ طرف جنت کے گروہ کے گروہ ہائے جائیں گے یہاں تک کہ جب ایک  
 دروازے پر ابواب جنت میں سے پہنچیں گے تو وہاں ایک درخت پائین گے جسکے نیچے سے دو چشمے  
 بہتے ہوں گے ایک چشمہ کا قصہ کہیں گے گویا اوکو اس چشمے کا حکم ملا ہے اسکا پانی پیتے ہی جو کچھ اندر  
 پیٹ کے ازی و قدسی و باس ہو گا وہ نکلیگا پھر دوسرے چشمے سے طہارت کرینگے اس سے  
 اونکے چہروں پر نازکی نعیم کی آجاسے گی پھر بعد اسکے کہی اونکا بشہ مغیر ہوگا اور نہ بال سلیہ کیلے  
 ہوں گے گویا تیل لگایا ہے پھر باس خازنان جنت کے پہنچیں گے وہ کہیں گے سلام علیکم علیکم  
 خادخلوہا خالدین پھر اوکو لڑکے آگے بڑھ کر لینگے اور گرد اونکے پہرینگے جس طرح اہل دنیا کے لڑکے  
 کسی دوستدار کو جو کہ سفر سے آتا ہے گھیر لیتے ہیں اور کہیں گے خوش ہو اس کرامت سے جو اللہ نے  
 تیرے لئے طیار کی ہے پھر ایک لڑکا اونہیں سے جا کر اسکے بعض ازواج کو حور عین میں سے خبر دیگا  
 کہ فلاں شخص آیا اسکا وہ نام لیکر پکارے گا جس نام سے وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا مثلاً یوں کہیں گے  
 کہ صدیق حسن آیا ہے وہ حور کیگی تو نے اسکو دیکھا ہے وہ کہیں گے ہاں میں نے دیکھا وہ میرے  
 بیچھے آتا ہے وہ مارے خوشی کے دروازے کی چوکت پر آئیں گے جب وہ شخص اپنی منزل میں پہنچ  
 جائیگا اور بنیاد خانہ کی طرف نظر کرے گا تو دیکھیں گے کہ ایک موتی کے پھر پر ایک محل سبز و زرخ  
 ہر رنگ کا بنا ہوا ہے پھر آنکھ اڑھا کر طرف تفت کے دیکھیں گے وہ سبلی کی طرح چمکتی ہوگی اگر یہ بات  
 نہوتی کہ اللہ نے اسکو قدرت دیکھنے کی دی ہے تو اسکی بصارت جاتی رہتی پھر وہ اپنا سر  
 نیچے کرے گا اپنی بیبیوں کو دیکھیں گے آنسو سے رنے ہوئے گریہ بھیجے ہوئے نہا چوہیلے ہوئے اس نعمت کو دیکھ کر  
 کہیں گے الحمد للہ الذی ہدانا لهذا وما کننا لنمشی لولا ان ہدانا اللہ پھر ایک  
 ستادی ہزار کے گاہک ترمزہ رہو گے کہی نہ مرو گے تقیر ہو گے کوچ نہ کرو گے تندرست رہو گے ہیسار  
 نہ پڑو گے یہ روایت موقوف ہے علی رضی اللہ عنہم اللہ اکبر کہتے ہیں ہے حمید بن ہلال نے کہا آدمی

جب جنت میں جائیگا تو اسکو صوٹا ہر ان جنت کی کردینگے اور انہیں کا سال لباس و زیور پہنائیں گے اپنے ازواج و خدام کو دیکھیکا اور خوشی کا لگن پہنیکا اگر وہ ان مزا ہوتا تو اسے خوشی کے مہر جاتا اس سے کہیں گے تو نے یہ سیوا فرج دیکھا یہ ہمیشہ تیرے لئے قائم رہیگا ابو عبد الرحمن جلی نے کہا ہے بندہ اول مرتبہ جو بہشت میں جائیگا ستر ہزار خدام اسکو آگے بڑھ کر لینگے گویا وہ موتی ہیں معافری کہتے ہیں دونوں جانب اس کے غلمان کی صف ہوگی او کی اطراف نہ دیکھیکا یہاں تک کہ چکر دیکھنے فصحا کہتے ہیں ہر مومن جنت میں جائیگا اس کے سامنے ایک فرشتہ ہوگا وہ اسکو جنت کے گلی کو پہنچے دیکھ کر دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے بہت سے محل چاندی سونے کے دیکھتا ہے اور بہت سے لوگ وہ دیکھتا ہے سب تیرے لئے ہے جب اسکو ان کے پاس لیجا ئیگا تو وہ ہر دروازے سے اسکا استقبال کریں گے اور ہر جگہ سے آگے بڑھ کر لینگے اور کہیں گے ہم سب تیرے ہیں پر کہیں گے آگے چل تو کیا دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے بہت سے لشکر اور خیمے اور بشر دیکھتا ہے جن کہیں گے یہ سب تیرے ہیں جب اس کے پاس لیجا ئیں گے وہ استقبال کریں گے اور کہیں گے نحن لکھن لکھن رواہ ابو نعیمہ سلم بن سعد نے زفعا کہا ہے داخل ہوئی میری امت میں سے ستر ہزار ایامات سدہ ارا یکا دوسرے کو تھامے ہوئے داخل ہوگا اول اوں کا یہاں تک کہ داخل ہو آخر اوں کا چہرے اوں کے پیچھے چودھویں رات کا چاند رواہ الشیخان \*

## فصل ۱۹

بیان ان جنت کے خلق و مخلوق و عراض و سن و عمر کا حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے اللہ نے آدم کو آدم کی صورت پر ساڑھ لڑکا بنایا تھا جب بنا چکا فرمایا جا سلام کر ان لوگوں پر وہ کہہ نفر لاکھ کے تھے بیٹھے ہوئے اور سن کہا تھیں کرتے ہیں تیری وہی تھیں تیری اور تجھ تیری ذریت کی آدم

نے جا کر کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم لفظ رحمۃ اللہ کا  
 زیادہ کیا سو شخص جو کہ داخل جنت ہوگا آدم کی صورت پر ساٹھ گز کا ہوگا خلق گھٹتے گھٹتے اتنی بڑی  
 جو اس دم ہے رواہ احمد اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے جنت والے جنت میں  
 جائیں گے جو درود و تسبیح بعد از گیمین چشم ۳۳ سالہ آفریش آدم پر ساٹھ گز طول میں سات گز کے عرض میں  
 رواہ احمد معاذ بن جبل کا لفظ رفعا یہ ہے داخل ہونگے اہل جنت جنت میں ۷۰ سوے بدن و ریش  
 سیمین آنکہ ۳۳ سالہ رواہ الترمذی و استغفرہ النس بن مالک رفعا کہتے ہیں اوٹھا لے جائیگا  
 اہل جنت صورت آدم پر ۳۳ سالہ میلاد میں جو درود و تسبیح پھر لجا جائیں گے او کو طواف ایک درخت بہشت  
 کے اوس درخت سے او کو لباس پہنائیں گے اور کئے کپڑے پرانے نہونگے اور نہ او کی جوانی فنا ہوگی  
 رواہ ابو یوسف بن داؤد ابو سعید خدری نے رفعا کہا ہے شخص مرا ہے اہل جنت میں سے چھوٹا یا بڑا وہ  
 جنت میں ۷۰ سالہ ہوگا اس سے زیادہ عمر اوس کی کہی نہوگی یہی حال اہل نار کا ہے رواہ الترمذی  
 یہ حدیث اگر محفوظ ہے تو کچھ برخلاف حدیث اول کے نہیں ہے اسلئے کہ عرب کی عادت ہے کہ کہی  
 اعدا دین ذکر کسر کرتے ہیں اور کہی کسر کو گرا دیتے ہیں شعرائی کہتے ہیں یہاں کہ اہل نار بھی ۳۳ سالہ  
 ہونگے سمین اہل کشف کو کلام طویل ہے اتنی حدیث النس میں فرمایا ہے جنتی جنت میں طول آدم پر  
 ہاگز ہونگے ملک کے گز سے حسن و یسٹ و میلاد و عیسیٰ پر ۳۳ سالہ اور زبان محمد صلعم پر جو درود و تسبیح رواہ  
 ابن ابی الدنیا حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے اہل جنت بہشت میں قدام پر ہاگز کے ہونگے اسی انداز پر  
 اوکے تخت و پلنگ قطع کئے گئے ہیں رواہ ابن وہب یہ بیان خلق کا تبارہ خلق سوائے تعالیٰ نے  
 فرمایا ہے و نہ عن صافی صد و سترھ من غل اھوا ناھلی سر و متقابلیں یہ خبر دی ہے اوکی  
 تلاقی قلوب و ملاقی وجوہ کی کہ سامنے آئیں مثل بہائیوں کے تختوں پر بیٹھے ہونگے صحیحین میں آج  
 کہ وہ سب ایک شخص کے اخلاق پر ہونگے صورت آدم پر ہاگز کے طول میں روایت میں لفظ جنت کے

بفتح خاء و سکون لام ہے تو اخلاق جس طرح جمیع سے خلق بالفہم کی سیطرہ جمع ہے خلق بالفتح کی قراد  
 اجماع کیساں ہونا ہے طول و عرض و سن میں اگرچہ سن و جمال میں متفادات ہوں و لہذا اخلاق کی تفسیر  
 یوں کی ہے کہ اپنے باپ آدم کی صورت پر آگزیٹے ہوئے تھے اخلاق و دل اوکے سوجھیں میں یا پور پر وہ  
 سے رفعا آیا ہے کہ پہلا زمرہ جو جنت میں جائیگا وہ قمریۃ البدر کی طرح درخشان چہرہ ہوگا اون کے  
 درمیان نہ کچھ اختلاف ہوگا اور نہ اوکے دل آپس میں بغض کریں گے وہ سب ایک دل پر ہوئے صبح و شام  
 اللہ کی تسبیح کریں گے سیطرہ اللہ نے اونکی عورتوں کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ سب اترا بیٹنی ایک عمر  
 کی ہوں گی سنی امدین اونہیں کوئی بڑھیا نہوگی اس طول و عرض و سن میں جو حکمت ہے وہ مخفی نہیں ہے  
 کیونکہ یہ حالت بالغ و اکمل ہے ابتداء لذت میں اس عمر میں قوت اپنے کمال پر ہوتی ہے اور آلات لذت  
 کے عظیم تر ہوتے ہیں اجتماع ہر دو امر سے لذت و قوت اپنے کمال کو پہنچتی و لہذا یہ ایک دن میں پاس  
 سو کنواریوں کے پہنچکا اور جو مناسب اس طول و عرض میں ہے وہ بھی مخفی نہیں ہے اگر ان دو  
 میں سے ایک زیادہ ہو تو اعتدال جاتا ہے اور تناسب خلقت باقی نہ رہے بلکہ طول دقیق یا غلط قصیر  
 ہو جاوے اور یہ دونوں نامناسب ہیں مسلمین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ امشاطہ الذہب  
 والفضۃ و شحمہ المساک و عجاہر صلا لؤلؤ و ازواجہم العوین کوئی یہ کہے کہ جنت میں  
 کنگھی کی کیا حاجت ہے کیونکہ اوکے بال میلے کچیلے نہو گے اور بخور کی کیا ضرورت ہے اونکا پسینا بوسے  
 مشک رکتا ہوگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ نعیم و سکوت اہل جنت کچھ بغرض دفع الم نہوگی سیطرہ  
 اونکا اکل و شرب کچھ بہ سبب گرسنگی و تشنگی کے نہوگا سیطرہ استعمال طیب و عطر کچھ بغرض دفع بدبو ہوگا  
 بلکہ یہ تولذات متوالیہ و نعم متابعہ میں دیکھ اللہ نے آدم علیہ السلام سے کیا فرمایا تہا ان لا تقبض  
 فیہا ولا تعری و ان لا تطعم فیہا ولا تضحک حکمت اس کا رفاہہ میں یہی ہے کہ اہل جنت دنیا  
 میں جن انواع نعیم سے قنعم ہوتے تھے وہ سب انواع اونکو مع شے زائد دئے جاوین جسکا اندازہ

اللہ ہی کو معلوم ہے یہی حکمت چھپیں اہل نار کے ہے اخلاخلال فی اعناقہم والستلاسل  
 یسحبون فی الحمیم وقولہ تعالیٰ ان لدینا انکادھیماسویر غلاب اوسی نوع کا ہوگا  
 جو کہ دنیا میں مروج تھا شیعی نے کہا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ طوق گردن میں اور زنجیر پاؤں میں اہل نار کے  
 اس خوف سے ہے کہ کہیں وہ بھاگ نہ جائیں کا واللہ بلکہ اسلئے ہیں کہ جب وہ اس قید سے جدا  
 ہونا چاہیں تو آگ اور زہادہ اور پھر جھڑک اڑے و نعوذ باللہ من الناس واللہ اعلم

## فصل

اہل جنت میں کون اعلیٰ منزلت اور ادنیٰ درجت ہوگا؟ سب اعلیٰ منزلت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم ہو گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ  
 كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَاتَّخَذْنَا عِيسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ الْبَيْنَاتِ مَجَاسِدَ وَيُغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ  
 كَلِمَةً سَمْعًا مَرَادُ مُوسَىٰ ہین اور رفیع الدرجات سے مراد ہمارے اعلیٰ حضرت ہیں ع اور تمام سپر رسالت  
 صلی اللہ علیہ وسلم حدیث معراج میں آیا ہے کہ جب حضرت نے موسیٰ علیہ السلام سے تجاؤز کیا تو  
 موسیٰ نے کہا ای رب مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی مجھ پر بلند درجہ ہوگا پھر حضرت مافوق اس کے لئے جو اللہ  
 ہی جاننے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہی سے تجاؤز کیا یہ حدیث صحیح ہے مسلم بن عمرو بن عاص سرفعا  
 آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو وہی کو جو موزن کتنا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو جو کہ کوئی مجھ پر درود بھیجتا  
 ہے اللہ اس پر دس بار درود کرتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ یا گویا ایک منزلت ہے جنت میں اللہ  
 نہیں ہے مگر ایک بندے کو اللہ کے بندوں میں سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں  
 جس نے میرے لئے سوال وسیلہ کا کیا اس کے لئے میری شفاعت ہوگی مسلم بن لفظ منہ بن شعبہ کا  
 رفعا یہ ہے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا تھا کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت میں کون شخص ہوگا

فرمایا وہ آدمی جو آئینگ بعد داخل ہونے اہل جنت کے جنت میں اس کے گاہ جنت میں وہ کہیگا کہ لوگ  
 تو اپنے منازل میں جاؤ نہ آؤ اور اپنے اہل جنت یعنی دوستدارے بیٹھے اس کے گاہ جنت میں وہ کہیگا کہ لوگ  
 تجھ کو برا ایک بادشاہ کے ملک دنیا سے دیا جائے وہ کہیگا کہ رب میں راضی ہوا اللہ فرما سے گا  
 لکھ خلائق و مشلہ و مشلہ وہ بار خیمین کہیگا رضیت رب موسیٰ نے کہا اسی رب  
 بہلا اعلیٰ منزلت کون سے فرمایا وہ لوگ جنکا میں نے ارادہ کیا اوں کی کرامت اپنے ہاتھ سے ہوئی اوں پر  
 مھر لگائی جسکو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا نہ دل پر اور کسا خطہ ہوا میں کہتا ہوں یہ لوگ  
 انبیاء و رسل معلوم ہوتے ہیں واللہ اعلم ابن عمر نے رفعاً کہا ہے ادنیٰ مرتبہ والا اہل جنت میں  
 وہ شخص ہوگا جو اپنے باغات و ازواج و نعم و خدم و مسد کو بیزار برس کی راہ تک دیکھیگا اور کریم  
 انین اللہ پر وہ ہوگا جو صبح و شام مشرف بدیار ہوگا پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناضق  
 الی رخصا ناظرۃ رجاہ الترمذی یہ حدیث کئی طریق سے غیر مرفوع بھی ابن عمر سے آئی ہے ابن الجبر  
 نے اسکو موقوفاً روایت کیا ہے اور طبرانی نے مرفوعاً اس لفظ سے کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت میں ہونے شخص  
 ہوگا جو اپنے ملک میں دودھ ہزار سال راہ تک نظر کرے گا اور اسکے انصی کو اوں طرح دیکھیگا جس طرح کہ  
 اسکے ادنیٰ یعنی قریب کو دیکھیگا الحدیث اسکو ابو نعیم نے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا  
 لفظ رفعاً یہ ہے کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت میں وہ ہوگا جسکا مکان ہفت منزل ہوگا وہ درجہ ساوس  
 میں ہوگا اور فوقی سابع میں اسکے تین ہفتہ تنگ رہے صبح و شام تین سو رکعت بیان سونے کی اسکے  
 سامنے لائی جائیگی ہر رکعتی کا رنگ جدا جدا ہوگا جو دوسری رکعتی کا رنگ نہ ہوگا اور اسکا اول  
 مثل آخر کے لذیذ ہوگا اور تین سو تین شراب کے لائے جائیں گے ہر ظرف کا رنگ دوسرے برتن سے  
 علیحدہ ہوگا اور اول کا مرقہ مثل آخر کے مرقے کے ہوگا وہ کہیگا ای رب اگر تو اذن دے تو میں  
 سارے اہل جنت کو کھلاؤں بلاؤں میرے پاس سے کچھ کم نہوگا اور جو عین میں سے ۷۲ زویہ

اوسکی ہوگی ہوا ازواج دنیا کے اونہیں ہے ایک زودہ ایک میل زمین کے انداز پر بیٹھے گی رولا کا احمد یہ حدیث  
منکر ہے اور برفلان احادیث صحیحہ کے کیونکہ ہاگز کے طول کا آدمی ایک میل زمین میں نہیں بیٹھ سکتا ہے  
صحیحین میں اسقدر آیا ہے کہ اول زمرہ کے شخص کو دوزخ قبۃ بجلہ حور عین کے ملینگی تو اب ادنیٰ از جنت  
کو کس طرح ۱۲ حور عین مل سکتی ہیں حالانکہ زمان دنیا سے کم بہشت میں جائیگی پھر ایک جماعت اوسکی  
کہاں سے آئیگی اور وہ جنتیں سونے کی جو کہ اعلیٰ ہیں دوزخ سے چاندی کے اون میں رانی جنت کیونکہ جنتا ہے

## فصل

جنت ایک خالی میدان ہے اوسکا نقشہ تسبیح تکبیر غیر ہوا ہے بد ترمذی میں ابن مسعود سے روکا  
آیا ہے کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہا اے محمد صلم تم اپنی امت کو میرا  
سلام کو اور انکو خبر دو کہ جنت خاک پاک شیرین آب ہے اور پشہ میدان ہے اوسکا غراس سبحان اللہ  
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے میں کہتا ہوں اسی جگہ سے بعض سلف ہر روز س ہزار  
بار تسبیح کرتے اور بعض کم و زیادہ کیونکہ افزائش باری کی اکثر تسبیح پر موقوف ہے حدیث میں آیا کہ  
کہ ابو ہریرہ دوزخ لگا رہے تھے حضرت کاگز رہا فرمایا میں تمکو اس غراس سے بہتر نہ بناؤں سبحان اللہ  
الخ ہر کلمہ پر واسطہ تیرے ایک درخت جنت میں لگایا جاوے گا دو مرفظ ترمذی کا یہ ہے کہ جسے  
کہا سبحان اللہ العظیم و محمد اوسکے لئے ایک نخل جنت میں لگایا گیا حکیم بن محمد رحمہ اللہ کہتے  
ہیں کہ جو خبر لی ہے کہ جنت کی بنا ذکر سے ہوتی ہے جب لوگ ذکر سے رک جاتے ہیں بناؤ اوسکی بند  
ہو جاتی ہے جب اون سے کہتے ہیں کہ کیوں نہیں بناتے تو وہ کہتے ہیں ہم فقہ کی راہ دیکھتے ہیں ہم نے  
اس باب میں رسالہ غراس الجنۃ اور تعلیم الذکر والدعا نہایت مختصر و سنجیدہ لکھا ہے بعض روایات میں  
آیا ہے جسے اطاعت کی خدا کی اوسنے ذکر کیا اللہ کا اگر چہ اوسکا نماز روزہ کم ہوا اور جسے نافرمانی کی

اللہ کی وہ اللہ کو بھول گیا اگر چہ بہت سا نماز و روزہ کرے اور ہر طرح کی خیر سمجھالے واللہ اعلم

## باب سوم

اس میں کئی فصلیں ہیں

## فصل اول

جنت والے جب جنت میں داخل ہونگے تو اونکو کیا تحفہ ملیگا ؟ حدیث طویل ثوبان میں آیا ہے کہ یہودی نے کہا اونکا کیا تحفہ ہے جبکہ وہ جنت میں جائینگے فرمایا کھجی مچھلی کی کہا پھر اسکے بعد انکی کیا غذا ہوگی فرمایا جنت کی گاوٹو خرکیجاسے گی جو کہ اطراف جنت میں چرتی تھی کہا اونکا پینا کیا ہے فرمایا وہ چشمہ سلسبیل ہے پیئیں گے کہاتنہیں سچ کہا الحدیث رواہ مسند بخاری میں انس سے بکر بن سوید عبد اللہ بن سلام آیا ہے کہ فرمایا پہلا کھانا جو جنت والے کھائیں گے زیادت جگر رہی ہوگا چھین میں ابو سعید خدری سے مرفوعا آیا ہے کہ زمین دن قیامت کے ایک روٹی ہوگی جسکو جبار اپنے ہاتھ سے پکائیگا جس طرح کہ کوئی ترمین بفر میں اپنی روٹی پکاتا ہے یہ معانی ہوگی اہل جنت کی اور فرمایا کہ سالن اونکا گاوٹو مچھلی ہے زیادت جگر سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے کعب نے کہا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہیگا داخل ہو بہشت میں ہر مہمان کے لئے ایک ٹرل ہو اور آج کے دن میں تم کو جمع کرونگا پھر ایک گاوٹو مچھلی لا کر واسطے اہل جنت کے ٹھکرے شعلانی کہتے ہیں زیادت کبد النون ہی قطعہ منہ کا لاصدم پھر کہا علمائے میں نزل معانی ہے اول نزول صلیف میں اور تحفہ فواکہ و طوف و محاسن ہر

## فصل

جنت کی ہوا کتنی دور سے سونگھنے میں آتی ہے؟ حدیث ابن عمرو میں فرمایا ہے جس نے کسی اہل فہمہ کو قتل کیا وہ جنت کی ہوا پائینگا حالانکہ اوسکی ہوا صد سالہ راہ سے پائی جاتی ہے درحالہ الطبرانی مالک نے ابو ہریرہ سے وقفہ روایت کیا ہے کہ زنان کا سیات عاریات مائکلات مہمیلات جنکے مشرک کو ان کے ہر جنت میں بچائینگے اور نہ وہ انکی ہوا پائینگے حالانکہ اوسکی ہوا پانسو برس کی راہ سے آتی ہے و در راہ مالک ایضاً بسندہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجارتی میں چل سالہ راہ کہا ہے نزدیکی میں ابو ہریرہ سے ستر برس کی راہ آئی ہے اور اوسکو صحیح کہا ہے محمد بن عبد الواحد نے کہا میرے نزدیک اسناد اس حدیث کی شرط صحیح ہے طبرانی کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے کہ ہوا جنت کی سو برس کی راہ سے آتی ہے اس طرح حدیث ابو یوسف میں نزدیک طبرانی کے سو برس کا ذکر کیا ہے ان الفاظ میں کچھ تعارض نہیں ہے اہل علم نے کہا شاید یہ اختلاف بحسب اختلاف قوت شمع و ضعف شمع مردم ہوگا صحیحین میں نیز بنی قصہ نم آئے ہیں کہ دن اُحد کے سعد بن معاذ سامنے آئے اور کہا کہ ہر جانتے ہو کہ ماہا لمرحی الجنت اجدہ دون احد پھر یہاں تک لڑے کہ مارے گئے ابن القیم نے کہا ہر جنت کی ہوا دو طرح پر ہے ایک وہ جو دنیا میں پائی جاتی ہے اوسکو احیا نا ارواح سونگھتی ہیں وہ عبارت میں نہیں آسکتی دوسری ہوا وہ ہے جو ہمارے شمع سے ابدان کو محسوس ہوتی ہے جس طرح پکھولوں کی خوشبو شمع ہوتی ہے اس ہوا کے ادراک میں اہل جنت آخرت میں قریباً و بعداً مشترک ہونگے انبیاء و رسل میں جسکو اللہ چاہتا ہے وہ اوس خوشبو کو پالتا ہے انس بن مالک نے جنت کی ہوا پائی جائز ہے کہ قسم اول سے ہو یا ثانی سے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے رانکھ جنت کا پانسو برس کی راہ سے پایا جاتا ہے درحالہ ابو نعیمہ جابر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ یہ ہوا جنت کی ہزار برس کی

راہ سے آتی ہے اوسکو عاق و قاطع رحم نہ پائیگا رواہ الطبرانی ابن عمرو نے رفعا کہا ہے جس نے  
نسبت کیا آپ کو طوط غیور یا اپنے کے وہ راۃ جنت کا پناہیگا حالانکہ اوسکی بویچاس برس کی راہ  
سے آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو اس دار فانی میں شہو و بعض آثار جنت کا نصیب  
کیا ہے اور نمونہ وہ ان کے راۃ طیبہ و لذات شتہاۃ اور مناظر ہمیدہ و فاکرہ حسنہ و نعیم و سرور  
و خنک چشم کا دکھایا ہے حدیث جابرین فرمایا ہے اللہ عزوجل جنت سے کہیگا تو خوشبو دار ہو جا  
واسطے اپنے لوگوں کے اوسکی خوشبو بڑھ جائے گی یہ وہی بر ہے جسکو وقت سحر کے پاتے ہیں رواہ  
ابو نعیم اسطیح اللہ نے دنیا کی آگ اور یہاں کے آلام و غوم و احزان کو فدا کرنا آخرت میں لایا کر  
اللہ نے اس آگ کے خمیں کہا ہے نحن جعلناھا تذکرۃ و متاعا للمؤمنین اور حضرت نے خبر  
دی ہے کہ شدت گرمی و سردی کے انفس جہنم سے ہے ہندون کو ضرور ہے کہ وہ انفس  
جنت کا شہود کریں اور جبکہ اللہ نے تذکرہ میں لایا ہے اوس تذکرہ میں و اللہ المستعان علیہ

## فصل

جنت میں کیا اذان دی جائیگی؟ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے منادی ندا کریگا تم تندرست  
رہو کہی بیمار نہو گے زندہ رہو کہی نہ مرو گے جو ان بنے رہو کہی بوڑھے نہو گے چین کرو کہی رنجیدہ  
نہو گے اللہ نے فرمایا ہے و نوذوا ان تکلّم الجنۃ اور تم وہاں تک نہ تعجلون رواہ مسلم  
یہی مضمون حدیث ابو سعید خدری میں بھی نزدیک مسلم کے آیا ہے اسکو عثمان بن ابی شیبہ نے  
مختصر روایت کیا ہے جیب کا لفظ رفعا یہ ہے کہ جب اہل جنت جنت میں اور اہل نار نار میں  
جا چکیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا کہ تمہارے لئے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ایک موقع ہے وہ  
کہیں گے کیا ہماری ترازو بھاری نہیں کر دی گئی ہمارے منہ مفید نہیں گئے یا ہمکو جنت میں اہل

نہیں کیا گیا کہ کو آگ سے نجات نہیں دی اتنے میں پردہ اٹھا دیا جائے گا اللہ کو نہیں  
 واللہ اللہ نے نہیں دی اونکو کوئی چیز جو زیادہ دوست تر ہو اونکو اس نظر سے دلا لا مسلم  
 معلوم ہو کہ اللہ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی نور عظیم نہیں ہے ختم اللہ لنا بالحسنی و زیادہ  
 ابن مبارک کہتے ہیں ابو موسیٰ اشعری نے منیر بصرہ پر خطبہ پڑھا کہ اللہ عزوجل ایک فرشتہ کو  
 طرف اہل جنت کے بھیجا کہ وہ کیگا اسے جنت والو کیا پورا کیا اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ نظر  
 کرینگے اور حلے و حل و انہار و ازواج مطہرہ کو دیکھ کر کہیں گے ہاں جو وعدہ تم سے کیا تھا وہ وفا کیا  
 تین بار یہی جواب دینگے پھر نظر کوں گے کوئی چیز منجملہ وعدہ کے منقود نہ پائینگے کہیں گے ہاں سب وعدے  
 پورے ہوئے وہ فرشتہ کیگا ایک چیز رکھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے للذین احسنوا الحسنی  
 و زیادہ حسن جنت ہے زیادہ نظر کرنا ہے طرف وجہ اللہ تعالیٰ کے ابوسعید خدری رفع اکبرین  
 اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کیگا اسے اہل جنت وہ کہیں گے لبیک ربنا وسعدیک فرمائیک تم رضی  
 ہوئے وہ کہیں گے ہکو کیا ہوا ہے کہ ہم راضی نہوں تو نے ہکو وہ دیا جو کسی کو اپنے خلق میں سے  
 نہیں دیا فرمائیک میں اس سے بھی بہتر تم کو دنگا وہ کہیں گے اسے رب اس سے افضل کر کیا  
 چیز ہے فرمائیک میں اوتاڑتا ہوں تم پر رضا مندی اپنی اب کہی تم سے خفا نہوں نگارواہ الشیخان  
 بخاری نے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے باب کلام الرب مع اهل الجنة ابن عمر کا لفظ رنعا  
 یہ ہے جنت والے جنت میں آگ والے آگ میں جائینگے پھر ایک موزن درمیان اونکے کٹے  
 ہو کر کیگا یا اهل الجنة لا موت و یا اهل النار لا موت کل خالد فیما ہو فیہ یعنی اب مڑنا  
 نہیں ہے جو جگہ میں ہے وہ ہمیشہ وہیں رہیگا سرحاہ الشیخان یہ اذان اگر درمیان جنت  
 و نار کے ہوگی تو سارے اہل جنت و نار کو پہنچ جائیگی اور ایک دوسری ندا اوسدن ہوگی جس  
 وہ اپنے رب کی زیارت کرینگے فرشتہ اونہیں ندا کرے گا وہ جلد طرف زیارت کے آئینگے جس طرح کہ

موزن نماز جمعہ کے لئے بلاتا ہے اور وہ دن زیارت کا برابر مقدار یوم جمعہ کے ہوگا +

## فصل

جنت کے درختوں اور باغوں اور سیالوں کا بیان + قال تعالیٰ واصحاب الیمین  
ما اصحاب الیمین فی سدر منضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب و  
خالکة کثیرة لا مقطوعة ولا ممنوعة اور فرمایا ذواتا اذان فنن بمعنی غصن ہر اور فرمایا  
فیہما خالکة وغل ورحان منضود اور سکوکتے ہیں جسکے کانٹے نکال دالے گئے ہوں کوئی خارستہ  
باقی نہو یہ قول ابن عباس کا ہے تبارہ و مقاتل و قتادہ والو الاحوص بھی اسی کے قائل ہیں۔  
دوسرے گروہ نے کہا منضود وہ ہے جو کہ پھل سے بوجھل ہو طلح نزدیک اکثر مفسرین کے درخت کیلئے  
کا ہے یہی قول ہے علی و ابن عباس والو ہریرہ والو سعید خدری کا بعض نے کہا ایک درخت عظیم  
طویل صحرائی بسیار خاردار ہے اس میں پھول آتا ہے اچھی خوشبو رکھتا ہے اور بڑا سایہ دار ہوتا  
ہے ابن قتیبہ نے کہا یعنی لدا ہوا ہے پھل یا پتوں سے اسکی ساق ظاہر نہیں ہوتی مسروق نے  
کہا جنت کے ورق اسفل سے اعلیٰ تک ہونگے اور وہ ان کی سریرین نے خندق کے جاری ہونے  
لیٹنے کا طلح بول کے درخت کو کہتے ہیں سب سے زیادہ کانٹے اسی درخت میں ہوتے ہیں اسکی  
لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اور گوند بہت عمدہ اس میں پھول لگتا ہے خوشبودار جنت میں کوئی  
چیز دنیا کی نہیں ہے مگر نام ظاہر یہ ہے کہ تفسیر طلح کے ساتھ موز یعنی کیلئے کے واسطے حسن قصد کی  
ہے ورنہ لغت میں یہ ایک جنگلی بڑا درخت ہے واللہ اعلم علیہ وسلم کہتے ہیں میں پاس حضرت کے  
بیٹھتا تھا ایک گنوار نے آکر کہا میں سنتا ہوں کہ تم ایک درخت کا جنت میں ذکر کرتے ہو میں اس سے  
زیادہ کوئی درخت خاردار نہیں جانتا یعنی طلح حضرت نے فرمایا اللہ نے عوض ہر خار کے ایک ثمر

اوسمین کہا ہے جیسے بکرا بالون میں لدا ہوا اوسمین ستر طرح کا طعام ہوگا ایک رنگ دوسرے رنگ  
 سے نہ ملے گا رواہ ابن ابی داؤد حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جنت میں ایک درخت ہے جسکے سارے  
 میں ہوا سو برس تک چلے اور قطع نہ کرے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وظل ممدوح رواہ الشیخان  
 صحیحین میں مثل اسکے سہل بن سعد سے بھی رفعاً آیا ہے اور بخاری میں انس سے مثل اسکے  
 مروی ہے اور لفظ ماء مسکوب زیادہ کیا ہے ابو زہرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جنت میں ایک  
 درخت ہے جسکے سایہ میں ہوا سو برس چلیگا وہ شجرۃ الخلد ہے رواہ احمد سیوطی و کعب  
 نے ابو ہریرہ سے بھی روایت کیا ہے اوسمین سو برس کہہ میں جب کعب کو یہ بات پہنچی کہا  
 ابو ہریرہ نے سچ کہا تم ہے اوسکی جسے اوتار تو ریت کو زبان موسیٰ پر اور فرقان کو زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 جنت میں ایک درخت ہے کہ اگر ایک سوار نوجوان اوٹنی کے اوپر گرے اور اوسکی جڑ کے چکر مارے  
 نہ پہنچے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر پڑے اللہ نے اوس درخت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور اوس  
 اپنی روح پہنکی ہو اوسکی شاخیں فصیل جنت کے باہر ہیں جنت میں کوئی نہ نہیں ہے لکن اوسی  
 درخت کی جڑ سے نکلی ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ سوار سایہ میں شجرۃ النہدی کے دو ہزار برس  
 چلے اوسکے پتے سونے کے ہیں گویا اوسکے پھل مشکے ہیں ابن عباس کہتے ہیں ظل ممدوح ایک درخت  
 ہے جنت میں کہ اگر اوساقتدر پڑا کہ اگر سوار تیر سو برس اوسکے سایہ میں ہر طرف اوسکے چلے اٹھ  
 وغیرہم وہاں اگر اوسکے سایہ میں بات چیت کرے بعض کا جی چاہیگا وہ دنیا کے لوگوں کو یاد کرے گا  
 اللہ تعالیٰ ایک ہوا طے جنت کے بھیجے گا وہ اوس درخت کو ہر لوگ کے ساتھ حرکت دیگی جو دنیا  
 میں تھا رواہ ابن ابی الدنیا حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے نہیں ہے جنت میں کوئی درخت  
 لکن ساق اوسکی سونے کی ہے رواہ الترمذی و حسنہ و سلف لفظ انکار رفعاً یہ ہے اللہ  
 تعالیٰ کہتا ہے طیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز جو نہ آکر نہ دیکھی کا بنے

سُنی نہ دلیر اور کا خطرہ ہوا تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ  
 اعین جملہ اعمال کا نوا بھلون ایک تازیانہ کی جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا و دنیا سے تم چاہو  
 تو یہ آیت پڑھو فمن زحرجہ عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیاة الدنیا الا متاع العوٰل  
 رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ صدر اس حدیث کا صحیحین میں ہر دوسری روایت  
 میں کہا ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے سوار اور سکے سایہ میں ستر یا سو برس چلے وہ شجرۃ الخلد ہے  
 حدیث ابوسعید خدری میں آیا ہے ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا طوبی کیا چیز ہے فرمایا ایک  
 درخت ہے جنت میں سو برس کی راہ تک جنت والوں کے کپڑے اسی درخت کے شگوفوں میں  
 سے نکلیں گے رواہ ابن دہب اسکو حرامہ نے بھی ساتھ زیادت کے روایت کیا ہے اول میں  
 کہا ہے ایک شخص نے کہا خوشی ہو او سکوحسنے بکو دیکھا اور ایمان لایا فرمایا خوشی ہو او سکو  
 جسے مجھے دیکھا اور ایمان لایا اور تین بار خوشی ہو او سکو جو مجھ پر ایمان لایا اور اسے بھجوا  
 نہیں دیکھا اس حدیث کا اول سند امام احمد میں ہے بلفظ طوبی لمن سرّنی وامن بی و  
 طوبی لمن امن بی ولہم فی سبع مرّات ابن عباس کہتے ہیں نخل جنت کی شاخیں زمر و  
 سنبر کی ہیں اور گرہ او کی زرسرخ اور شگوفہ او سکاکسوت اہل جنت ہے اسی میں قطع برید  
 اونکے لباس دھلے کی ہوگی اور پھل اسکے جیسے گڑے یا ڈول دودھ سے زیادہ سفید شہد سے  
 زیادہ شیریں جھاگ سے زیادہ نرم اونہیں گٹھلی نہ ہوگی رواہ ابن المبارک عقبہ سلمی کہتے ہیں ایک  
 اعرابی آیا اسنے حضرت سے حال عرض کا پوچھا اور جنت کا ذکر کیا پھر کہا ہلا او میں میوے  
 بھی ہونگے فرمایا ہاں او میں ایک درخت ہے جسکو طوبی کہتے ہیں پر ایک شے کا ذکر کیا  
 میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے اعرابی نے کہا وہ ہمارے زمین کے کس درخت سے مشابہ  
 ہے فرمایا تیری زمین کے کسی درخت کی طرح پر نہیں ہے تو کبھی ملک شام میں گیا ہے کہا نہیں فرمایا شام

کے ایک درخت کی طرح ہے جسکو جوزہ کہتے ہیں وہ ایک ساق پر اوگتا ہے اور اسکا اعلیٰ  
 بویا جاتا ہے کہا اوسکی ٹہنی بڑی ہے کہا اگر توجوان اوٹنی اپنی گہراونکی کسکر چھوڑے  
 تو بھی وہ اوسکی جڑ کو نہ گمیر سکے یہاں تک کہ اوسکی گردن بڑا پے سے ٹوٹ جائے کہا بہلا جنت  
 میں انگور بھی ہونگے فرمایا مان کہا خوشہ اوسکا کتنا بڑا ہے فرمایا ایک ماہ کی راہ تک جسکو  
 ابن کواطے کرے اور نہ تھکے کہا جنت اوسکا کتنا بڑا ہے فرمایا تیرے باپ نے کبھی کوئی بہت بڑا  
 بکر افزع کر کے اوسکی کھال نکال کر تیرے مان کو ڈول بناتے کو دیا ہے کہا مان اے رسول خدا جنت  
 میرا اور میرے گہراونکا پیٹ بھر دے گی فرمایا مان بلکہ تیرے سارے گہرے کا بھی رواہ احمد  
 سلمیٰ بنت ابی بکر نے ذیل ذکر سدرۃ المنتہیٰ رفعا کہا ہے کہ اوسکی ایک شاخ کے سایہ میں سوار  
 سو برس تک چلیگا یا ایک شاخ کے نیچے سو سوار سایہ میں گے اوسمیں تینگے میں سونے کے  
 پھل ہیں برابر گرے کے رواہ ابو یعلیٰ والترمذی وحسنہ ابو عبیدہ کہتے تھے درخت جنت  
 کا لہا ہوا ہے جڑ سے شاخ تک پھل اوسکا جیسے شکے جب ایک پھل توڑا دوسرا اوسکی جگہ  
 آمو جو ہوا اوسکا پانی زمین نشیب میں نہیں بہتا خوشہ اوسکا بارہ گز ہوگا ابوامامہ باہلی کا لفظ  
 یہ ہے طویٰ ایک درخت ہے جنت میں کوئی گہر نہیں جس میں ایک شاخ اوسکی نہواور کوئی عمدہ پرندہ  
 نہیں جو اس درخت پر نہواور کوئی میوہ پہل نہیں جو اوسمیں لگانہواامام مالک بن انس نے  
 کہا ہے دنیا میں کوئی شے مشابہ شمار جنت کے نہیں ہے مگر موز یعنی درخت کیلے کا اسلئے کہ  
 اللہ نے کہا ہے اکلھا احداکھ اور کیلا ہر موسم میں گرمی سردی میں ملتا ہے بعض روایات  
 میں آیا ہے کہ دبا و لطیف منجملہ شمار جنت کے ہیں انجیر گویا جنت سے اوتر ہے کیونکہ اسمیں گٹھلی  
 نہیں ہوتی ہے اور جنت کے سب پھل سہل کے ہونگے تجا ہرنے کا زمین جنت کی چاندی ہے  
 خاک اوسکی مشک ہے جڑ میں درختوں کی زر و سیم ہیں شاخیں اونکی موتی وزیر عبدو یاقوت

وسیم ہر ایک نیچے بھل ہیں جسے کڑے ہو کر کھایا اوسکو بھی کچھ یاد نہیں اور جس نے بیٹھ کر کھایا اوسکو بھی کچھ یاد نہیں اور جس نے لیٹ کر کھایا اوسکو بھی کچھ یاد نہیں اوسکے خوشے خوب ہی نیچے لگتے ہیں تجربہ نے سلمان سے روایت کیا ہے کہ اونہوں نے ایک تنکا اونگیوئین لیا جو غزنہ آتا تھا پہر کما اسے جریر تو اگر جنت میں اسکے برابر خوش فاشاک چاہے تو نلیگا میں نے کما نخل و شجر کماں گئے کما اونکی جریر موتی و سونا ہے اور اعلیٰ اونکا بھل ہے +

## فصل

جنت کے پھلون اور انواع کی گنتی اور اونکی صفتیں اور وہاں کے رہنجان کا ذکر قال تعالیٰ  
وہشرو الذین امنوا و عملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار  
کلمار نرقوا متھا من ثمرہ رزقا قالوا هذا الذی رزقنا من قبل و اتوا بہ متشابھا  
مجاہد نے کہا وہ پہل بیان کے پہل کی مانند ہوگا ابن زید نے کہا اوسکو پہچانیں گے ایک جماعت  
نے کہا یہ شناخت بہ سبب شدت متشابہت کے رنگ و مزہ میں ہوگی ورنہ وہ بیان کے  
میبودن سے کہیں ٹبر بکر ہوگا وہ لوگ اسی شہدہ ظاہر کی وجہ سے یہ بات کہیں گے کہ ہذا هو  
ابو عبیدہ نے کہا جب کوئی پھل توڑ لینگے اوسکی جگہ دوسرے موجود ہو جائیگا حسن بن قتادہ و ابن  
جریج نے کہا وہ سارے پھل خیار و جید ہوں گے اونہیں کوئی ازل و ردی نہ ہوگا اس بنیاد پر مرد  
مشابہت سے توافق و تماثل ہے ابن مسعود و ابن عباس اور چند صحابہ نے کہا ہے کہ رنگ و  
صورت میں متشابہ یکدیگر ہونگے لکن مزاج ہوا ہوگا متجاہد نے کہا لون میں متشابہ و طعم میں مختلف  
ہونگے یہی قول ربیع بن انس کا ہے یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں گھاس جنت کی زعفران ہوگی اور ٹیلے  
وہاں کے مشک کے توڑے کے فاکہ لے پھرتے ہونگے جب اونکو کھا لینگے تو واسطی طرح کے اور

نو کہ لاینگ اہل جنت کہیں گے ابھی تو تم بھی میوہ لائے تھے خدام کہیں گے آپ نوش جان تو کرین کہ  
 رنگ ایک ہے اور مزاد و سر عبد الرحمن بن زید نے کہا ہے نام پہچانیں گے جس طرح کہ دنیا میں  
 پہچانتے تھے سب کو سبب انار کو انار کہتے تھے میں مثل دنیا کے ہوگا اسی کو ابن جریر نے  
 اختیار کیا ہے وقال تعالیٰ جنات عدن مفتحة لهم الابواب من کلین فیہا یزکون  
 فیہا یفکھون کثیرۃ و شراب اور فرمایا یدعون فیہا یکل فاکھۃ اصین یہ دلیل ہر اس  
 بات پر کہ وہ اس فاکہ کے انقطاع و ضرر سے امن میں ہونگے اور فرمایا و تلاتک الجنة التي  
 او شتموها بما کنتم تعملون لکم فیہا فاکھۃ کثیرۃ منها تا کون و فاکھۃ کثیرۃ  
 لا مقطوعة ولا ممنوعة یعنی یہ بات ہوگی کہ وہ میوہ ایک وقت میں ہر اور دوسرے  
 وقت نہ ہو یا شخص اور سکا ارادہ کرے اس کو مانع ہو اور فرمایا فھو فی عیشۃ سراضیۃ فی  
 جنتہ عالیۃ قھو فیہا دانیۃ تطوف جمع ہے قطف کی قطف کہتے ہیں میوہ چنے کو  
 درخت سے دانیہ سے یہ مراد ہے کہ شخص اور سکا لینا چاہیگا وہ اس سے قریب ہوگا جس طرح  
 وہ چاہے پھل توڑے برادر بن عازب نے کہا لیٹے لیٹے پھل توڑ لیگا اور فرمایا دانیۃ علیہم  
 ظلالھا و ذلت قھو فیہا تذلیل ابن عباس نے کہا جب ارادہ لینے کا کریگا تو وہ  
 جھک جائیگا یہاں تک کہ جو چاہے لیٹے بعض نے کہا قریب ہوگا جس طرح چاہے کڑے بیٹے  
 لیٹے افذکر سے گویا یہ آیت بمعنی قھو فیہا دانیۃ ہے تذلیل کے معنی نزدیک اہل مدینہ  
 کے سہل التناول ہیں اور فرمایا فیہما من کل فاکھۃ زوجان یہ حال دو جنت اولین کا  
 ہے اور حق میں دو جنت دیگر کے ارشاد کیا ہے فیہما فاکھۃ و نخل و نخل دران نخل دران کا  
 ذکر خاصۃً بسبب ادنیٰ فضل و شرف کر کیا ہے جس طرح کہ حدائق نخل و اعناب پر سورہ نبا  
 میں تصریح کی ہے اس لئے کہ یہ دو نون خیرین افضل و اطیب انواع فاکہ ہیں اور نہایت شیرین

و لطیف ہوتے ہیں اور فرمایا و لھم فیہا من کل الثمرات و مغفرۃ من رحمہ حدیث  
 ثوبان میں رفعا آیا ہے کہ آدمی جب ایک پہل توڑے گا تو دوسرا پہل اوسکی جگہ عود کرے گا  
 رواہ الطبرانی حدیث ابو موسیٰ میں فرمایا ہے اللہ نے آدم کو جنت سے نیچے اتارا اور ہر شے  
 کی صنعت سکھائی اور جنت کے پہل ساتھ کر دئے سو یہ پہل تمہارے جنت کے پہلون میں سے  
 ہیں فقط اتنی بات ہے کہ یہ بگڑ جاتے ہیں اور وہ نہیں بگڑیں گے رواہ عبد اللہ بن احمد  
 سدرۃ الثقی کا بیر برابر ایک سہو کے ہوگا مسلم میں حدیث ابو الزبیر سے رفعا آیا ہے کہ عرض  
 کیگئی مچھر جنت میں نے چاا کہ اوسکے پہلون میں سے کچھ لون میل ساتھ و اما تک نہ پھنچا جا کہ  
 کہتے ہیں ہم نماز ظہر میں تھے کہ اتنے میں حضرت آگے بڑھے ہم بھی آگے بڑھے پھر حضرت نے کسی  
 شے کا لینا چاہا پھر پیچھے بیٹھے جب نماز پڑھ چکے الی بن کعب نے کہا آج اپنے نماز میں ایسی بات  
 کی جو پہلے آپ نہ کرتے تھے فرمایا مچھر جنت عرض کیگئی میں نے اوسکی بہار و نازکی دیکھ کر انگوٹھا  
 چاا تاکہ تمہارے پاس لاؤں لیکن درمیان میرے اور اوسکے اوٹ ہو گئی اگر میں اوسکو پاس  
 تمہارے لے آتا تو جو لوگ درمیان آسمان و زمین کے ہیں وہ سب اوسکو کھاتے اور کم  
 نہوتا رواہ ابو خیمہ برابر بن عازب کہتے ہیں جنت والے جنت کا میوہ کٹے بیٹھے لیٹے  
 جس حال پر چاہیں گے کھائیں گے رواہ سعید بن منصور لقیط بن سبرہ کہا اسی رسول  
 خدا جنت کی کیا چیز دکھائی دے گی فرمایا نہر میں ہیں شہ ناز کی اور نہر میں ہیں جنکے پینے سے  
 نہ درد نہ ہوا و نہ ندامت اور نہر میں ہیں دودھ کی جنکا مزہ نہیں بدلا اور پانی ہر جو بو نہیں کر گیا  
 اور فواکہ میں سب سے تیرے رب کی جنکو تم جانتے ہو اور بہتر تر میں اوس جیسے سے سرحا  
 عبد اللہ بن احمد ہاریر حبان سوہر جنت کی روئیدگی خوشبودار ہوگی حسن و ابوالعالیہ نے  
 کہا وہ یہی ہمارا حبان ہوگا ایک شاخ اوسکی جنت سے لائینگے اور سونگھیں گے ابن عمر نے

کہا خداوند سبحان جنت ہے بعض روایت میں آیا ہے کہ اللہ نے جب جنت کو پیدا کیا تو ریحان سے چھپایا اور ریحان کو خدا سے لکھن رفع اسکا صحیح نہیں ہر حرف نبرو کو سفند کو دواب جنت فرمایا ہے رحلہ البئر ارباب احمد کا لفظ ابن عمر سے رفع کا یہ ہے انشاء من دواب الجنة

## فصل

جنت کی کہیتی کا ذکر **قال تعالیٰ** وفيها ما تشتهي الانفس وتلذذا عين - ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت بائین کرتے تھے ایک مرد صحرائی آپ کے پاس بیٹھا تھا آپ نے فرمایا ایک شخص اہل جنت میں سے اپنے رب عزوجل سے اجازت کشتکاری کی لیگا اللہ تعالیٰ کہیگا کیا تو اپنی خواہشات میں نہیں ہو وہ کہیگا ہاں لکن میں کہیتی کرنا چاہتا ہوں پر جلدی کر کے بیچ ڈالے گا وہ جلد لوگ کر برابر ہو جائیگا اوسی دم پہر اوسکو درو کرے گا وہ کہیتی برابر ہاڑون کے ڈھیر ہو جائیگی اللہ تعالیٰ فرمائیگا دونک ہاں ادم فائدہ لایں بعد شئی اسی ابن آدم کوئی چیز تیرا پیٹ نہیں ہر قی اعرابی نے کہا اسی رسول خدا میں نہیں پایا ایسا شخص مگر قرشی یا انصاری کیونکہ یہ لوگ کہیتی دے ہیں اور ہم لوگ کہیتی نہیں کرتے حضرت ہنس پڑے دواہ البخاری وغیرہ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جنت میں کشتکاری ہوگی اور یہ بیج بھی وہیں کا ہوگا زمین کا آباد ہونا درخت و زرع سے بہتر معلوم ہوتا ہے سوا اس حدیث کے ذکر زرع کا کسی اور حدیث میں معلوم نہیں ہوتا عکرمہ نے کہا ایک آدمی جنت میں ہوگا اوسکے جی میں یہ بات آئیگی کہ اگر مجھ کو اذن ہو تو میں زراعت کروں کہ اتنے میں فرشتے اوسکے دروازے پر آمو جو ہونگے اور کہیں گے سلام علیک تیرا رب تجھے فرماتا ہے جو آرزو تو نے اپنے جی میں کی وہ مجھے معلوم ہوئی اور ہمارے ساتھ تجھ ہی جاسے وہ کہیگا اچھا تم بوڈیس ہاڑ کی برابر وہ تخم نکلیگا

اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر سے فرمایا کیا یا ابن آدم فان ابن آدم لا یشبع کما اے بیٹے آدم  
کے ابن آدم کا پیٹ نہیں بہتا +

## فصل

جنت کی نہریں اور اوسکے چشمے طرح طرح کے اور جس جگہ وہ نہریں جاری ہونگی + قرآن کریم  
میں کئی جگہ یہ فرمایا ہے جنات عدن تجري من تحتها الانهار اور ایک جگہ کہا ہر تجری  
تحتها الانهار دوسری جگہ فرمایا ہے تجري من تحتها الانهار یہ دلیل ہے کئی امر پر ایک  
یہ کہ جنت میں حقیقتہً نہریں ہونگی دوسرے یہ کہ وہ جاری ہونگی نہ ٹھہری ہوئی تیسرے یہ کہ  
وہ نہریں انکے غروفوں اور محلات اور باغات کے نیچے ہونگی جس طرح کہ دنیا میں محمود پھرتی  
مفسرین نے یہ گمان کیا ہے کہ وہ نہریں انکے اموال و صرف سے ہینگی جس طرح وہ چاہیں گے  
سو یہ انکا ضعف فہم ہے اسلئے کہ وہ انہار ہر چند غیر اخذ و دین جاری ہونگی لکن انکے  
محلات و منازل و غروف و زبیرا شجار جاری ہونگی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ زمین کے  
نیچے سے ہینگی بلکہ یہ خبر دی ہے کہ دنیا میں بھی نہریں لوگوں کے نیچے سے بہتی ہیں فرمایا الم  
یردا کما ھلکنا من قبلھم من قرن مکناھم فی الارض صالحہ غلن لکم و ارسلنا  
السما علیھم مددرا و جعلنا الانھار تجري من تحتھم سو یہ معمود متعارف  
کی بنیاد پر فرمایا ہے اور فرعون کا قول نقل کیا ہے وھذا الانھار تجري من تحتی اور  
فرمایا فیھا عینان فصا ختان سعید نے کہا یعنی ان چشموں سے پانی اور فواکہ کا فوارہ  
اڑیگا اور اس نے کہا بلکہ مسک و عنبر کا اہل جنت کے گہرون پر جس طرح کہ ترشح ہینگے اہل  
دنیا کے گہرون پر ہوتا ہے بڑے کے کما وہ درخشے جو حسین گے وہ افضل ہیں ان دو

فوارون سے رواھا ہیں انی شیبہ اور فرمایا مثل الجنة التي وعد المتقون فیما  
انصار من ماء غیر اسن وانہا من لبن لم یغیر طعمہ وانہا من خمر لذۃ  
للشاربین وانہا من عسل مصفی ولحم فیہا من کل الثمرات ومغفرة من  
رہمہ اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں بیان کیں اور چہرے سے اوس آفت کی نفی کی جو دنیا میں اوسکو  
عارض ہوتی ہے پانی کی آفت یہ ہے کہ بہ سبب طول مکث کے سڑ جائے وودہ کی آفت یہ  
ہے کہ بگڑ کر مزہ اوسکا کٹا ہو جائے اور جم جائے شراب کی آفت یہ ہے کہ فرا اوسکا مکروہ ہو  
منافی لذت شرب کے تشدد کی آفت یہ ہے کہ صاف نہو سو یہ اللہ کی نشانیاں ہیں کہ ایسی  
اجناس کی نہرین جاری کرتا ہے جسکے جاری ہونے کی دنیا میں عادت نہیں ہے اور تجیز شیب  
کے چشمے بہاتا ہے اور جو آفات نفع کمال لذت کی ہیں اونکو دور کر دیتا ہے جس طرح کہ خمریت  
سے ساری آفات خمر دنیا کی دور کر دیکما مثل درد سر و خمار و لغو و کبواس و بیزگی دنیا کی شراب  
میں یہ پانچون چیزیں ہوتی ہیں غرض کہ دنیا کی خمر جماع اثم و منقاع شر و سائب نعم جالب فقر ہے اگر  
کوئی برائی اوس میں ہوتی مگر اسقدر کہ یہ خمر اور جنت کی خمر جمع نہیں ہوتی ہے تو اتنا ہی پس تھا  
جس طرح حدیث میں آیا ہے کہ جس نے شراب پی دنیا میں وہ آخرت میں شراب نہ پیگا حالانکہ آفات  
یہاں کی خمر کی لئے گنتی ہیں ایک جملہ صالحہ مذمت خمر کا اس مقام پر ابن القیم رحمہ نے ذکر کیا ہے  
سو یہ ساری آفات خمر جنت سے منفی ہونگی ان انہا چہا رگانہ کے اجتماع میں مل کرنا چاہئے  
کہ یہ افضل شراب ہیں ایک نہر واسطے سیرابی و طہارت کے ہے اور دوسری واسطے قوت  
و غذا کے اور تیسری واسطے لذت و سرور کے اور چوتھی واسطے شفا و منفعت کے جنت  
کی نہرین اوپر سے نیچے کو بہکراتی ہیں اور قصی درجات تک پہنچتی ہیں ف انسان کی میزان  
رفعا آیا ہے جسے رشیم پہنا دنیا میں وہ نہ پئے گا اوسکو آخرت میں اور جسے شراب پی دنیا

میں وہ نہ پیئے گا آخرت میں اور جس نے کمایا برتن میں سونے کے وہ نہ کھا یگا اور میں  
 آخرت میں پھر فرمایا کہ لباس شراب و آوند اہل جنت یہی چیزیں ہیں شہرانی کہتے ہیں علمائے  
 کما یہ حرمت اوسکے لئے ہے جسے اسے تو یہ نہیں کی ہے قبل موت کے **لقولہ صلوات**  
 من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منها حرصھا فی الآخرۃ رواہ مالک بنی قول  
 حنفیہن لابس حریر کے ہے اور یہی حکم اوسکا ہے جس نے آوند زر و سیم میں کھایا اور اسناد  
 صحیح آیا ہے کہ من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ وان دخل الجنة و قرطبی کہتے  
 ہیں ہذا نص صریح فی غایت البیان ان لم یکن ذلك من قول الراوی بل ولو کان  
 من قول الراوی لانه علمہ بجملة الشارع و مثله لا یقال من قبل الراوی پھر  
 قرطبی نے ذکر انہا حنت میں کہا ہے انھا تجری فی غیر احد و من ضبطت بید القدرۃ  
 انتھى حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں جنکو اللہ نے واسطے  
 سجا ہدین کے اپنی راہ میں طیار کر رکھا ہے درمیان دونوں درجوں کے اتنا فاصلہ ہے جتنا  
 کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے سو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ وسط جنت  
 اور اعلیٰ جنت ہے اوسکی چھت جس کا عرش ہے اوسی سے نہرین جنت کی پھوٹی ہیں رواہ  
 البخاری و مروی الترمذی نحوہ من حدیث معاذ بن جبل و عبادۃ بن الصامت  
 علمائے کہا ہے معنی اوسط جنت کے یہ ہیں کہ فردوس وسط جنان ہے عرض میں اور معنی اعلیٰ  
 جنت کے یہ ہیں کہ ارفع میں اعلیٰ ہے قنادہ نے کہا الفردوس ربوع الجنة و اوسطھا  
 و اعلیٰھا و ارفعھا و افضلھا بعض نے کہا الفردوس اسم الجمع الجنان کہما ان  
 جمعہ اسم الجمع درکات النار عبادہ کا لفظ یہ ہے کہ درمیان دونوں درجوں کے  
 فاصلہ سو برس کا ہے اور فردوس اعلیٰ درجات ہے ہر چار نہر اوسی سے نکلی ہیں اور

عرش او کی چھت ہے ہسمہ کا لفظ رفعا یہ ہے فردوس ٹیلہ ہے جنت کا اور اعلیٰ و اوسط جنت  
 ہے اوسی سے نہرین جنت کی کھوٹی ہیں رواہ الطبرانی حدیث انس بن مالک میں فرمایا کہ  
 دکھایا گیا جھکو سدرة المنتہی آسمان ہفتم پر اوسکے سبز جیسے سبوتے ہجرتی جیسے کان تنفسی کے  
 اوسکی ساق سے دو نہرین ظاہر اور دو نہرین باطن نکلتی ہیں میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے  
 کہا دو نہرین باطن کی جنت میں ہیں اور دو نہرین ظاہر کی نیل فرات میں رواہ البخاری  
 دوسرا لفظ انس کا صحیح میں رفعا یہ ہے جنت میں چلتا تھا کہ اتنے میں ایک نہر ملی اوسکے دونوں  
 طرف تھے تھے لولو و موج کے میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے کہا کوثر ہے جو تیرے رب نے تجھ کو  
 عطا کی ہے ایک فرشتے نے اپنا ہاتھ اوس میں مارا اوسکی مٹی مسک خالص تھی مسک کا لفظ  
 انس سے یہ ہے کوثر ایک نہر ہے جنت میں جس کا وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے رب نے محمد بن عبد اللہ  
 انصاری نے انس سے رفعا یوں روایت کیا ہے کہ میں داخل ہوا جنت میں ایک نہر دیکھی  
 بہتی ہوئی اوسکے دونوں کناروں پر موتی کے خیمہ جات تھے میں نے اپنا ہاتھ اوس میں مارا  
 مسک از فرما میں نے کہا کیا یہ کسی نہر ہے اسی جبریل نے کہا یہ کوثر ہے جو تجھ کو تیرے رب نے عطا کی  
 ہے ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے کوثر ایک نہر ہے جنت میں دونوں کنارے اوسکے سونے کے  
 ہیں وہ درو یا قوت پر بہتی ہے خاک اوسکی مشک پر اور پانی اوسکا شہر سے زیادہ شیرین  
 اور برف سے زیادہ سفید رواہ الترمذی صحیح صحابہ نے کہا کوثر خیر کثیر ہے انس نے  
 کہا نہر ہے جنت میں عائشہ نے کہا جو شخص دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں  
 کرتا ہے وہ اوس نہر کی آواز سنتا ہے یعنی اوسکی آواز مشابہ اس گڑ گڑاہٹ کے ہوتی  
 ہے جو کانوں کو بند کرنے سے سنائی دیتی ہے حکیم بن معاویہ کا لفظ رفعا یہ ہے جنت میں  
 ایک دریا پانی کا اور ایک دریا شہد کا اور ایک دریا دودھ کا اور ایک دریا شرب کا ہے

پھر اولین سے یہ چار نہرین پھوٹی ہیں رواہ الترمذی و صحیح ابوہریرہ کا لفظ رفعاً  
 یوں ہے جسکو یہ بات خوش کرے کہ اللہ اسکو خمر آخرت پلائے تو وہ خمر دنیا کو ترک کر دے  
 اور جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ اسکو خمر جنت پینائے تو وہ خمر دنیا کا پینا چھوڑ دے  
 جنت کی نہرین ہسک کے ٹیلوں یا پہاڑوں کے نیچے سے پھوٹی ہیں اگر ادنیٰ زیور این جنت  
 کا برابر زیور اہل دنیا کے کیا جائے تو جو زیور اللہ تعالیٰ آخرت میں پینائے گا وہ ساری دنیا  
 کے زیور سے بڑھ کر اور بہتر ہوگا عبد اللہ نے کہا انبیاء را نہر جنت کا کوہ مسک سے ہے عبد اللہ  
 بن قیس رفعاً کہتے ہیں یہ نہرین جنت میں سے اوپر ایک حوض میں گرتی ہیں پھر وہاں سے  
 نہر نکرتی ہیں رواہ ابن مردویہ یعنی ان نہروں کی چار حلیتی ہے جسکو انبیا کہتے ہیں  
 انس بن مالک نے کہا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ مسکو یہ گمان ہے کہ جنت کی نہرین میں نشیب میں  
 ہیں کا و اللہ وہ تورے زمین پر سیر کرتے ہیں اسکے کنارے موتی ہیں دوسرا کنارہ یا قوس  
 ہے مٹی مشک خالص ہے رواہ ابن ابی الدنیا و قوسا و رواہ ابن مردویہ عن انس  
 مرفوعاً ہذا انس نے یہ آیت پڑھی انا اعطیناک الکوشر پھر کہا حضرت نے فرمایا ہے  
 مجھے کوشر دی گئی ہے وہ ایک نہر ہے جہتی ہوئی اور شوق نہیں ہوئی ہے اسکے کناروں پر موتی  
 کے قیسے ہیں میں نے اپنا ہاتھ اسکی تربت میں مارا مسک اذ فرمنا اسکے سنگریزے موتی تھے رواہ  
 ابوخیثمہ معاویہ بن قرہ نے کہا اذ فروہ ہے جبین خلطہ یعنی خالص ہو مسروق نے کہا  
 و صاعہ مسکوب یعنی نہرین ہیں جاری زمین غیر نشیب میں اور نخل ہیں جڑ سے اوپر تک  
 لے دے ہوئے حدیث میں آیا ہے انما الجنة تخرج من تحت تلال او جبال المسک ذکرہ  
 القحطی ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ جنت میں دریا ہے پانی کا اور شہد کا اور شراب کا اور دودھ کا  
 پھر اسے نہرین نکلتی ہیں یعنی ندیاں جہتی ہیں کعب احبار کہتے تھے نہر دجلہ نہر آب جنت ہے اور

نہر فرات نہر شبر نہر مصر نہر خرمز نہر سیحان نہر غسل اور یہ چاروں نہروں نہر کوثر سے نکلے ہیں حدیث ابو ہریرہ  
 میں فرمایا ہے سیحان و جحان و فرات و نیل یہ سب نہروں ہیں جنت کی رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعاً  
 یہ ہے اللہ نے جنت کی پانچ نہروں نازل کیں شیخون یہ نہر ہند ہے جیحون یہ نہر بلخ ہے و جلع و فرات  
 یہ دونوں نہر عراق ہیں نیل یہ نہر مصر ہے اللہ نے انکو ایک چشمے سے جنت کے اوتار ہے  
 اسفل درجے سے درجات جنت کے دو پروں پر جبریل علیہ السلام کے پہرہ انکو پہاڑوں میں کھدایا  
 اور زمین پر جاری کیا اور انہیں لوگوں کے لئے اصناف معاش کے منافع رکھے فذلک قولہ  
 تعالیٰ وانزلنا من السماء ماء بقدر فاسکناہ فی الارض وانا علی ذہاب یہ  
 لقادسہن جب یاجوج ماجوج برآمد ہونگے اللہ تعالیٰ جبریل کو بھیجے گا وہ زمین سے قرآن اور سارا  
 علم اور حجر سود و مقام برہمہم و تابوت موسیٰ کو مع اوس چنیر کے جو اندر اوسکے ہے اور ان  
 پانچوں نہروں کو طواف آسمان کے اوٹھا لیجائیں گے فذلک قولہ وانا علی ذہاب یہ  
 لقادسہن سو جب یہ چیزیں زمین سے اوٹھ جائیں گی تو زمین والے ساری خیر دنیا و آخرت  
 سے محروم رہ جائیں گے رواہ عثمان بن سعید الدارمی اسکو احمد بن عدی نے بھی ترجمہ  
 مسلمہ بن علی میں مع دیگر احادیث کے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عامۃ احادیث مسلمہ  
 محفوظ نہیں ہیں بالکل یہ راوی ضعیف ہے مسعودی نے کہا ہے کہ ایک بار فرات کا پانی  
 بڑھ گیا زمانہ بن مسعودین لوگوں کو برا معلوم ہوا ابن مسعود نے کہا تم اسکو برا نہ مانو قریب ہے  
 کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ ایک طشت پانی کا اس سے نہ پیر سکیں گے یہاں سو قوت ہوگا کہ  
 ہر بانی طرف اپنے غصہ کے رجوع کریگا اور فقط شام میں پانی اور چشمے باقی رہ جائیں گے ابن ہب  
 نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ جنت میں ایک نہر ہے اسکو بینخ کہتے ہیں اس پر قبے ہیں  
 یا قوت کے اس کے نیچے نوجوان لڑکیاں ہیں ال جنت کہیں گے ہمارے ساتھ بینخ پر چلو و ان

چھپکاروں جواری کو تلاش کرینگے جب کسی شخص کو کوئی جاریہ پند آئیگی وہ اس کے ہاتھ کو چھونے لگا  
وہ جاریہ اس کے ساتھ ہو جائیگی جسے چشمے سوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان الملتقین فی  
جنت و عیون اور فرمایا ان الابرار یشرہون من کاس کان ضرابھا کافور لاجینا  
یشرب بہا عباد اللہ یفجر نہما لفقیر بعض سلف نے کہا ہے کہ اس کے ساتھ بیونے  
کی شاخیں ہونگی جہر و چھکینے اور ہر وہ بھی ناکل ہونگی حرف باہر اس جگہ سمجھنی من ہر یعنی  
یشرب نہما اور بعض نے کہا میری ہی بہا یہ صبح و لطف و ابغ ہے یا باہر واسطے ظرفیت کے  
ہے اور عین نام ہے جگہ کا اور فرمایا ویسقون فیھا کاسا کان ضرابھا زنجبیل لاجینا  
فیھا التسمی سلسبیل اللہ نے خبر دی اس چشمے کی جس سے خالص مقربین پیئیں گے  
اور ابراہیم کی شراب مزوج ہوگی اسلئے کہ انہوں نے سارے اعمال میں اخلاص کیا تھا لہذا ان کی  
شراب بھی خالص ٹھہری اور انہوں نے آمیزش کی تھی اسلئے انکی شراب مزوج ٹھہری اسکی  
نظیر یہ آیت ہے یسقون من ریحق ختامہ مسک و مزاجہ من تسنید عینہ ایشرب  
بہا المقربون اللہ نے خبر دی کہ یہ شراب دو چیزوں سے مزوج ہوگی کا فور و زنجبیل  
کا فورین ٹھنڈک اور بوسے خوش ہوتی ہے اور زنجبیل میں گرمی اور طبیب راحہ ہوتا ہے ان  
دونوں کے اجتماع سے کہ ایک کے بعد دوسری نوش جان کی جائیگی ایک حالت اکمل اور طبیب  
والذہ حادث ہوگی جو تمنا ایک کے پینے میں حاصل نہوتی ایک شراب کی کیفیت دوسری شراب  
کی کیفیت سے ملکر اعتدال پیدا کرے گی اوّل سورت میں ذکر کا فور کا اور آخر سورت میں  
ذکر زنجبیل کا فرمایا یہ نہایت لطیف موقع ہے کہ پہلے انکی شراب میں کا فور ملائے پھر بعد اس کے  
زنجبیل اسنے اس کے مزاج کو معتدل کر دیا ظاہر یہ ہے کہ دوسرے کاس غیر کاس اوّل ہوگا اور  
وہ دو نوع کی شراب لذیذ ہوگی ایک آمینۃ کا فور دوسری آمینۃ زنجبیل اللہ نے خبری

مخرج شراب کے ساتھ کافر کی جو کہ بار دہوتی ہے یہ برد مقابلہ میں اس حرارت جوف واثار  
 صبر و فاء جملہ واجبات کے ہے جو دنیا میں او کو لاحق حال تھی و لہذا فرمایا ہے و جہاں اہم  
 بما صبر و اجنتہ و حرہا صبر میں ایک طرح کی خشونت در روکنا نفس کا شہوات سے ہوتا ہے  
 اس کا مقصد ایسی ہے کہ جزاء صبر میں سعت جنت و لغوت حریر ہو جو کہ مقابلہ میں اس صبر  
 و خشونت کے ہو سکے اچھا کہ ان کے لئے نصرت و سرور کو جمع کر دیا یہ اجمال ہے ان کے بواطن کا  
 جس طرح کہ دنیا میں انہوں نے اپنے ظواہر کو شرائع اسلام سے اور بواطن کو حقائق ایمان سے  
 جمیل کیا تھا اس کی نظیر آخر سورت میں یہ آیت ہے اے اللہ صبر ثواب سندس خضر و مستبق  
 و حلو الاسا و من فضتہ زینت ظاہر ہے پر فرمایا و سقاہم دیمہ شرب باطن ہوسا  
 یہ زینت باطن ہے ہر ازی و نقص سے پاک و صاف اس کی نظیر وہ بات ہے جو اللہ نے ان کے  
 باپ آدم سے کہی تھی ان لک ان لا تجوع فیہا و لا تعری و انک لا تطام فیہا و لا  
 تضعی یہ ضمانت ہے اس بات کی کہ او کو نازل باطن گر سنگی کا او نزل ظاہر برہنگی کا نہ  
 پہنچے گا اور نہ حر باطن تشنگی کا اور نہ حر ظاہر دہوپ کا ستائے گا اس کی نظیر وہ نعمتیں ہیں  
 جن کو اپنے بندوں پر شمار کیا ہے کہ او پر لباس اوتار جس سے وہ اپنے عیب کو ڈھکیں اور  
 ظاہر کو آراستہ کریں اور ایک دوسرے لباس بخشا جس سے اپنے بواطن کو زیالشی دین  
 وہ لباس تقویٰ کا ہے اور اس لباس کو خیر اللہ الباسین ٹھہرا یا اسی کے قریب یہ خبر ہے کہ آسمان  
 کو تاروں سے زینت دی اور بہر شیطان مکرش سے او کو محفوظ رکھا سو ظاہر آسمان نجوم سے  
 مزین ہے اور باطن جہ راست سے اسی کے نزدیک یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ حج کا کرے وہ راہ ظاہر لے  
 پہر فرمایا کہ بہتر راہ تو شہ باطن ہے یعنی تقویٰ اسی کے قریب قول زن عزیز کا ہے نسبت  
 یوسف علیہ السلام کے فذلک الذی ملتی فیہ زلیخانے ادن عورت کو یوسف کا حسن

وجمال دکھایا پھر کہا ولفقدرا ورتہ عن نفسه فاستعصم سو خبر دی او کو جمال  
باطن یوسف اور زینت ظاہر عفت کی و هذا کثیر فی القرآن لمتأصلہ \*

## قصہ

جنت والوں کے کھانے پینے اور مصرت کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان المتقین فی  
ظلال و حیون و قوا کہ جمایشتون کلا و اشربوا ہنیئاً بما کنتم تعملون اور  
فرمایا فامن ادق کتابہ یمینہ فیقول ہاؤم اقرئ کتابیہ انی ظننت انی صلاق  
حسابیہ فہو فی عیشۃ راضیۃ فی جنتہ عالیۃ قطوفہا دانیۃ کلا و اشربوا  
ہنیئاً بما اسفدتم فی الايام الخالیۃ اور فرمایا و تلک الجنة التی اوشرتموها بما کنتم  
تعملون لکم فیہا قاکہۃ کثیرۃ منہما تا کون اور فرمایا مثل الجنة التی وعد المتقون  
تجری من تحتہا الانہار اکھادائکم و ظلہا اور فرمایا و امردنا ہم یفاکھۃ  
و لحبہم جمایشتون یتنارعون فیہا کاسا لا یخوفہما ولا تاتیم اور فرمایا یسقون  
من ریحق مختم ختامہ مسلک و فی ذلک فلیتنافس المتناقسون حدیث جابر  
مین فرمایا جنت والے کھائیں گے پھین گے آب بینی و بول و براز نکرینگے یہ طعام او کا  
ڈکار ہوگا جیسے مشک کی خوشبو او کو تسبیح و تکبیر کا الہام ہوگا جس طرح کہ سانس کا الہام ہوگا۔  
رحاۃ مسلک دوسرے لفظ یہ ہے کما طعام کا کیا حال ہوگا فرمایا جناۃ و شجۃ ہے مثل شجۃ مشک  
کے او کو تسبیح و حمد کا الہام ہوگا زید بن رقیم کہتے ہیں ایک مرد اہل کتاب میں سے آیا کہا اسے  
ابو القاسم شکو یہ اعتقاد ہے کہ اہل جنت کھائیں گے پھین گے کما ہاں قسم ہے اسکی جسکے  
ہاتھ میں ہے بجان میری او نہیں ایک شخص کو سومر کی قوت و سجاوگی اکل و شرب و جماع و شہوت

میں کہا جو شخص کھاتا پیتا ہے اسکو حاجت ہوتی ہے جنت میں کوئی ایذا نہ ہوگی فرمایا اونی جنت  
 پسینا ہوگی جو اونی کھال سے مثل رشح مسک کے بہ جائیگا پر پیٹ لگ جائیگا رواہ (احمد  
 والنسائی بسند صحیح علی شرط الصیحح والحاکم بخوہ ابن سعد ورفعا کہتے ہیں تو نظر کریگا  
 طرف پرندہ کے جنت میں پھر تیراجی اسکو چاہیگا وہ تیرے سامنے بریاں ہو کر گر پڑیگا رواہ الحسن  
 بن عفریہ یہ حدیث ابو سعید خدری کی گزر چکی ہے کہ زمین دن قیامت کے ایک روٹی ہوگی  
 جسکو خبار اپنے ہاتھ سے طیار کرے گا یہ سہانی ہے اہل جنت کی حذیفہ مرفوعا کہتے ہیں جنت  
 میں سپر ہوئے جیسے شہر بخیتی ابو بکر نے کہا اے رسول خدا وہ بہت عمو ہو گئے فرمایا اونسے زیادہ  
 عمو وہ لوگ ہو گئے جو انکو کھائیں گے رواہ الحاکم قتارہ نے مثل اسکے تفسیر یہ ولحم طیر مستا  
 یشتھون میں کہا ہے گرد و سرے لفظ سے ابن عمرو نے کریمہ یطاف علیہم صحاف من  
 ذہب میں کہا ہے شہر کا بیان ہوگی ہر کابی میں ایک نئی طرح کا طعام ہوگا جو دوسری کابی  
 میں نہ ہوگا انس بن مالک نے ذکر کوثر میں رفعا کہا ہے وہاں پرندہ ہیں جنکی گردن میں اونٹ کی طرح  
 ہیں عمر نے کہا وہ ناعم ہیں حضرت نے فرمایا کھانیو اسے اونکے اور بھی زیادہ ناعم ہو گئے رواہ  
 الدرر آردی دوسری روایت میں سچا عمر ابو بکر کا نام لیا ہے ابن عباس نے وکاس من  
 صعبین میں کہا ہے کہ اوس خمر میں نہ خمار ہوگا اور نہ زوال عقل کا سدا دھاق سے مراد ساغر  
 بہر نہ ہے حقیق فخر وہ ہے جسپر شک کی ٹھہر لگی ہوئی ہے ابن سعد نے کہا ختامہ صلب یعنی  
 وہ ساغر مخلوط بمسک ہوگا نہ یہ کہ اوسپر ٹھہر لگی ہو یعنی لفظ ختامہ اسمجدہ یا خوذ خاتمہ سے ہے کہ آخر  
 میں خلط مسک کا ہوگا نہ خاتمہ سے یہی قول ہے علقمہ و مسرق کا یعنی انجام شرب میں ذائقہ  
 مسک کا آئیگا تیار ہونے کا اوسکی بوسمک کی ہوگی مراد ورنہ یہی ہے جو برتن کی تہ میں  
 رہ جاتی ہے ابوالدرر دانی نے کہا ختامہ صلب شرب سفید ہے جیسے چاندی اسکو سب

شرابوں سے پیچھے ہیں گے اگر کوئی مرد اہل دنیا میں اپنا ہاتھ اور سینہ ڈال کر کھائے تو کوئی  
 جاندار باقی نہیں رہے لیکن اس کی خوشبو پائے درواہ الحاکم مزاجہ من تسنیم میں عجب اللہ نے  
 کہا ہے اس کو صحابہ میں کے لئے مغز و کرنگی اور مقررین خالص بلا مزج میں گے اس طرح ابن  
 عباس نے کہا ہے کہ جو مقررین گھٹ کر ہیں ان کے لئے مغز و کرنگی عطا ہے کہ تسنیم نام  
 ایک چشمے کا جس کو خمر میں لاتے ہیں ایک گروہ نے کہا سبیل ایک جملہ مرکب ہے فعل و مفعول سے  
 یعنی سبیل الیہ سو یہ قول کہہ چہ نہیں ہے بلکہ سبیل ایک کلمہ مفرد ہے اور نام ہے ایک  
 چشمے کا باعتبار صفت کے اور گوشت ایک حرف کن سے بریان ہو جا کر گا اور بعض نے کہا خارج  
 جنت بھونا جائیگا وہاں سے طیار کر کے یہاں لائینگے اور صواب یہ کہ جنت ہی اندرون اسباب سے  
 جو عزیز علیہ نے واسطہ نفع و صلاح کے مقرر کئے ہیں بریان ہو جائیگا جس طرح کہ اسباب پختل میوہ کے  
 اور کھانے کے میٹا فرمائے ہیں اور گروہان کوئی آتش صالح خیر فاسد ہو تو کوئی اس سے بھی مانع  
 نہیں ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ مجامد ان کے اتوہ ہونگے مجمراوس بخور کو کہتے ہیں جس کو آگ  
 سے سلگاتے ہیں تاکہ خوشبو اس کی اڑے +

## فصل

جنت کے برتن جنہیں کھائیں ہیں گے کس جنس و صفت کے ہونگے + اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 یطاف علیہم یصحاف من ذهب و اکواب کلہی نے کہا مراد صحاف سے تصاع ہیں یعنی  
 رکابیان فرارے کہ کوزے ہیں گول سر کے جن کے کان نہیں ابو عبیدہ نے کہا مراد اکواب سے  
 ابرق ہیں جنکی خرطوم ہو یعنی لوٹے بے ٹونٹی کے جنت کے ابرق چاندی کے ہونگے اور  
 صفائیں مثل شیشے کے ان کے ظاہر سے جو ان کے باطن میں ہے نظر آئیگا اور فرمایا یطاف علیہم

بانیۃ من فضتہ واکواب کانت قواریر قواریر من فضتہ قدر وھا تقدیر قواریر  
 سے مراد زجاج ہے یعنی آبگینہ اللہ تعالیٰ نے ان برتنوں کا مادہ بتایا کہ وہ اصل میں چاندی کے  
 ہونگے اور صفائی و شفافی میں مثل شیشے کے اور یہ حسن و اعجب اشیاء ہے کہ سفیدی تو سیم  
 کی سی ہو اور جلالت شیشے کی سی یہی قول ہے مجاہد و قتادہ و مقاتل و کلبی و شعبی کا ابن قتیبہ نے کہا  
 جنت میں جنتی آلات و سریر و فرش و اکواب ہیں وہ مخالف دنیا اور صنعت عباد کے ہیں جس طرح  
 کہ ابن عباس نے کہا لیس فی الدنیا شیء مما فی الجنۃ الا الاسعاد اور سیرانی کے اندازہ  
 پر بنا لے گئے ہیں نہ زیادہ نہ کم یہ لذت شرب میں ابلغ تر ہیں اس لئے کہ اگر کم ہوں مقدار سیرانی  
 سے تو اتنا ذرا میں نقصان ہوا اور اگر زیادہ تو باقی سے ملالت و سامت حاصل ہو سی قول  
 ہے ایک جماعت مفسرین کا اسکے سوا اور بھی اقوال ہیں لیکن جمہور کا قول احسن و ابلغ ہے کاس اوس  
 پایا کہ کویتے میں جہین بانی وغیرہ ہو قال ابو حبیہ مفسرین نے کہا ہے کہ کاس ساغر شرب کو  
 کہتے ہیں یہی قول ہے عطاء کلبی و مقاتل کا ضحاک نے کہا قرآن میں جگہ کاس آیا ہے مراد  
 اوس سے خمر ہے ان لوگوں نے لفظ طون معنی کے فرمائی کیونکہ مقصود وہ چیز ہے جو اندر ساغ کے  
 ہے نہ خود ساغر بعض اسماء نام حال و محل دونوں کے ہوتے ہیں جیسے نہر و کاس و قریہ صراح میں  
 کہا ہے کاس جام با شرب صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری سے رفعا آیا ہے کہ دو جنتیں سونے کی  
 ہیں اونکے برتن اور جو کچہ ان میں ہے وہ سب سونے کا ہے اور دو جنتیں چاندی کی ہیں اونکے  
 برتن اور جو کچہ ان میں ہے سب چاندی کا ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے کہ اونکی گنمایاں سونے  
 کی اور سینا مسک ہے اور انکی گنمایاں الوہ کی رواہ الشیخان ابو حذیفہ نے رفعا لکھا ہے تم  
 نہ پیو سونے چاندی کے برتن میں اور نہ کھاؤ اونکی رکابوں میں کہ یہ واسطے اونکے دنیا میں ہیں  
 اور تمہارے لئے آخرت میں رواہ الشیخان الشک لفظ یہ ہے حضرت کو خواب خوش آتا تھا

ایک عورت نے اگر کہا میں نے دیکھا کہ گویا جھکو مدینہ سے باہر پہچا کر جنت میں داخل کیا میں نے ایک آواز سنی جس سے جنت گونج اٹھی دیکھا تو فلان و فلان و فلان میں بارہ شخصوں کا نام لیا جھکو حضرت نے بطور ایک لشکرِ محرو کے قبل اسکے ہیجاننا اوپر کپڑے پہن پرانے اونکی رگین بہتی ہیں کہا انکو نہرِ بنیخ میں لیجاؤ اوس نہر میں اونکو غوطہ دیا پہر جو وہ نکلے تو اونکے چہرے مثل چودھویں رات کے چاند کے تھے اونکے پاس طباق سونے کے جنہیں خوشے خرمائے تھیں لگے کٹر اونہوں نے جتنا چاہا کھا یا جس نرخ سے پھر کر کھانا چاہا فاکہ تھامین نے بھی اونکے ساتھ کھایا اتنے میں اوس لشکر سے ایک بشیر آیا اور کہا فلان و فلان و فلان مارے گئے یہاں تک کہ بارہ شخصوں کا نام لیا حضرت نے اوس عورت کو بلا کر فرمایا تو اپنی خواب کو بیان کر اوس نے بیان کی اور کہنے لگی کہ فلان فلان کو لائے کما قال رواہ ابو یعلیٰ و رواہ احمد بخوہ و اسنادہ علی شرط مسلم معلوم ہوا کہ شہداء فی سبیل اللہ کو بجز شہداء کے جنت میں نرق ملتا ہے

## فصل

جنت والوں کا لباس دزیور و منیل و فرش و بساط و وسادہ و نہالچہ و گدلیہ کیسا ہوگا + اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان المتقین فمقام امین فی جنات و عیون یلبسون من سندس و استبرق متقابلین اور فرمایا ان الذین امنوا و عملوا الصالحات انا لا نضیع جہا من احسن علما اولئک لھن جنات عدن تجری من تحتھم الانھار یحلون فیھا من اساور من ذهب و یلبسون ثیابا خضر من سندس و استبرق متکئین فیھا علی الارائك ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ سندس دیکھا باریک کوکتے ہیں اور استبرق مولے کو آدروں نے کہا مراد اس سے ابریشم ہے نہ راجح نے کہا یہ دونوع ہیں حریر کی

اور احسن الوان رنگ سبز ہے اور احسن لباس حریر سیاہونکے لئے دونوں اچھے کئے گئے حسن نظر  
لباس اور اللہ اذعین اس لباس سے اور نرمی جائے کی اور لذت جسم کی **قال تعالیٰ**  
ولباسهم فیہا حریر ایک جماعت سلف و خلف نے کہا یہ عام خصوص ہے جس طرح صحیحین  
آیا ہے کہ جسے دنیا میں حریر پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا جمہور نے کہا فیعل مقتضی اسی حکم کا ہے  
اور کوئی کسی مانع سے متخلف ہو جاتا ہے نص و اجماع دلیل ہے اس بات پر کہ توبہ مانع ہے حقوق سے  
اس وعید کے اس طرح اگر حنات ماحیہ و مصائب کفرہ و دعامسلمین اور شفاعت شافعیہ بآذن  
رب العالمین و شفاعت ارحم الراحمین لگتی ہے تو بھی حقوق سے وعید مذکور کے مانع ہوتی ہے  
اور محتفل ہے کہ اس اور یعنی لنگن بعض ہونے کے ہوں اور بعض موتیوں کے یا مرکب دونوں سے  
واللہ اعلم تعب نے کہا اللہ کا ایک فرشتہ ہے جس دن سے وہ پیدا ہوا ہے وہ اہل جنت کا  
زیور بنا یا کرتا ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اگر ایک قلب یعنی دست برنجن مراد لنگن جزو پر  
اہل جنت میں سے نکالا جائے تو سورج کی چمک جاتی رہے اب تم بعد اسکے حال زیور اہل جنت کا  
نہ پوچھو رواہ ابن ابی الدینا حسن نے کہا جنت میں مردوں پر زیور عورتوں سے بھی یا کھلیگا  
حدیث سعد بن ابی وقاص میں فرمایا ہے اگر ایک آدمی اہل جنت میں سے جھانکے اور اسکا لنگن  
ظاہر ہو تو چمک سورج کی طرح جائے سورج تاروں کی چمک کو کہو دیتا ہے رواہ احمد  
بن حنبل ابو امامہ کہتے ہیں حضرت نے اہل جنت کے زیور کا ذکر کیا فرمایا مستورین زر و سیمین  
مکمل ہیں جو ہر سے اونکے سروں پر تاج ہونگے درو یا قوت کے جڑا و حبیب پادشا ہوں گے  
تاج وہ جوان عمر پریش سرگین چشم ہونگے رواہ ابن وہب حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہر  
پہنچے گا زیور میں کا وہاں تک کہ آب وضو پہنچتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ ابو ہریرہ  
رفعایوں ہے جو داخل ہوا جنت میں چین کرے گا کبھی زنجیر نہ ہوگا اس کے کپڑے پیرائے نہ پڑینگے

اوسکی جوانی فائدہ ہوگی جنت میں وہ جہنم سے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی نہ دل پر خطہ  
 ہوا نظر رہے کہ لباس معین کو کونسی نہ لگے گی یا درجنس جامہ ہے بلکہ ہمیشہ جاکھا تازہ بتازہ  
 نو ہونے پرین کے جسطرح کہ اوسکا اکل منقطع ہوگا بلکہ ہر کول کے بعد دوسرا کول اوسکا خلیفہ ہوگا  
 واللہ اعلم حدیث مرفوع ابن عمر میں آیا ہے کہ ایک عرابی نے کھڑے ہو کر کہا مجھے اہل جنت کے  
 کپڑوں کی خبر دو کہ وہ پہنے ہوئے یا اپنے جاکھے بعض لوگ ہنسے حضرت نے فرمایا تم ایک  
 جاہل کی بات پر ہنستے ہو جو کہ عالم سے سوال کرتا ہے پھر حضرت نے ایک دم سکوت کیا پھر کہا  
 سائل کہاں ہے اوسنے کہا یہ ہوں اسے رسول خدا فرمایا جنت کے پہل پہٹ کر انہیں سے  
 وہ کپڑے نکلیں گے تین بار سطرچ کہا رواہ احمد عبداللہ رفقہ کہتے ہیں پہلا زمرہ جو جنت میں جا بیگا  
 اوسکے منہ پہ نیم ماہ کی طرح پر ہونگے دوسرے زمرہ کا رنگ روپ خوب چمکتے تارے کی طرح  
 آسمان پر ہوگا ہر ایک کی دوز وجہ ہوگی حور عین میں ہر زوجہ پر شرف ملے ہوئے اوسکی بیڈلی کا  
 مغز گوشت کے پیچھے سے نظر آئیگا وہ گوشت و حلتے اسطرح پر ہونگے جیسے سرخ شراب سفید  
 کانچ میں نظر آتی ہے رواہ الطبرانی دھذا ام الا سناده علی شرط الصحیح امام احمد کا لفظ  
 ابو ہریرہ سے رفقہ یہ ہے برابر ایک تازیانہ کے جگہ ایک تمھاری کی جنت میں بہت ہے  
 ساری دنیا سے اور مثل دنیا کے ہمراہ اوسکے ہے اور البتہ برابر ایک کمان تمھاری کے بہت ہے  
 دنیا سے و مثلھا معها اور اوڑھنی ایک عورت کی جنت میں بہتر جو دنیا سے و مثلھا معها  
 ابن وہب ابو سعید خدری سے رفقہ راوی ہیں کہ آدمی جنت میں ستر برس تک تکبیر لگائے بیگا  
 قبل اسکے کہ پہلو بدلے پھر اوسکے پاس ایک عورت آکر اوسکے دوش پر ہاتھ مارے گی یہ اوسکے چہرے  
 کو اوسکے رخسار میں صاف تراش دینے سے دیکھیا آدنی موتی جو اوسکے بدن پر ہوگا وہ مشرق  
 و مغرب کے درمیان کو چمکا دیگا وہ اسکو سلام کرے گی یہ اوسکو جواب دیگا اور کہیگا تو کون ہے

وہ کیسگی میں مزید ہوں اور عورت پر شکر کہے ہونگے ادنیٰ اور کمال گل لالہ کے ہوگا  
یہ کپڑا درخت طوبی کا ہوگا یہ غور سے اوسمیں نظر کرے گا یہاں تک کہ گودا اوسکی پٹلی کا ان  
کپڑوں کے نیچے سے دیکھیں گے اوسکے سر پر تاج ہونگے ادنیٰ موتی اون تاج کا مابین مشرق و مغرب  
کو روشن کر دیگا ترمذی نے منجملہ اس حدیث کے ذکر تاج و لولہ کا کیا ہے حدیث ابو امامہ میں  
فرمایا ہے تم میں سے جو کوئی جنت میں داخل ہوگا اوسکو پاس طوبی کے لیجائیں گے تاکہ اوسکے  
شگونے کھلیجائیں وہ اونہیں سے چاہے سفید لباس لے چاہے سبز چاہے سرخ چاہے زرد  
چاہے سیاہ جیسے شقائق النعمان یعنی گل لالہ اور اس سے بھی زیادہ باریک و بہتر رواہ ابن  
ابی الدنیا ابن عباس سے کہا تھا جنت کے محلے کیسے ہونگے کہا جنت میں ایک درخت ہے  
اوسکا پھل ایسا ہے جیسے کہ انار جب کوئی اللہ کا دوست ارادہ کسوت کا کرے گا اوسکی شاخ  
طرف اوسکی جھک کر پھٹ جائیگی شہرے رنگا رنگ نکل پڑینگے پھر وہ شاخ بدستور منطبق ہو کر  
اپنی جگہ پر چلی جائے گی جیسے کہ پتے تھی ابو سعید کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت سے کہا طوبی  
کیا ہے فرمایا ایک شجر ہے جنت میں سو برس کی راہ تک جنت والوں کے کپڑے اوسکی شگونوں  
سے برآمد ہونگے ابو ہریرہ نے کہا میں کاہر جنت میں ایک موتی کا ہوگا اوسمیں درخت ہے  
جو کہ محلے اگاتا ہے آدمی اپنی انگلی اوٹھا لے گا اور سبابہ و ابہام سے اشارہ کیا شہر محلے  
لولہ و در جان کے کمر بند لگے ہونے پائے گا کعب نے کہا اگر ایک کپڑا اہل جنت کے کپڑوں  
میں سے آج دنیا میں پہنا جائے تو جو اوسکو دیکھے بیہوش ہو جائے نظر اوسکو نہ اوٹھاسکے  
یہ آثار ابن ابی الدنیا نے روایت کئے ہیں صحیحین میں انس بن مالک سے آیا ہے کہ ایک در  
رومہ نے حضرت کو ایک مجتہبہ سندس کا بھیجا تھا لوگ اوسکی غوغی سے متعجب ہوئے فرمایا منہ  
سعد کی جنت میں اس سے بھی کہیں زیادہ تر بہتر ہیں صحیحین کا لفظ براء سے یہ ہے حضرت

کے پاس ایک کپڑا رشیم کا ہدیہ میں آیا لوگ اسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے فرمایا تم اس سے  
 تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی مندی میں جنت میں اس سے بھی بہتر ہونگی ذکر سعد کا بالخصوص  
 اسلئے ہے کہ وہ انصارین مثل صدیق کے مہاجرین میں تھے اذکی موت سے عرض ہلایا اللہ  
 کی راہ میں لوم لائم اذکونہ پکڑتے خاتمہ اذکا شہادت پر ہوا اذہون نے اللہ و رسول کی رضا کو اپنی  
 قوم و عشیرہ کی رضا مندری پر اختیار کیا اذکا حکم موافق اللہ کے حکم کے سات آسمانوں کے اوپر  
 ہوا اذکی موت دن جبریل علیہ السلام نے نفی کی تو وہ اسی لایق ہیں کہ اذکی منادیل بیسی  
 رومال جس سے وہ ہاتھ پوچھیں حلال ہوک سے بہتر تر ہوں اہل جنت کے لباس میں ایک تیج  
 ہیں بیتلج اذکے سروں پر ہونگے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جسے پڑا قرآن پر قیام کیا  
 ساتھ اذکے ساعات روز و شب میں اور حلال کیا اذکے حلال کو اور حرام کیا اذکے حرام کو ملائکہ  
 اللہ قرآن کو اذکے گوشت و خون سے اور کر دیگا اذکے رفیق سفر کو کرام برہ کا اور جب دن  
 قیامت کا ہوگا تو قرآن اذکی طرف سے حجت کی گواہی دے گا اور کہیگا اسی رب ہر عامل جو دنیا میں عمل کرتا تھا  
 وہ اپنے عمل کو دنیا میں اخذ کرتا تھا لکن فلاں کہ وہ ساعات لیل و نهار میں میرے ساتھ  
 قیام کرتا تھا اور میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرتا تھا تو اذکے عطا کر اللہ تعالیٰ  
 اذکے تاج یا دشاہی دیگا اور حاکم امت پہنائیگا پھر فرمائے گا تو راضی ہوا وہ کہیگا اسی رب  
 میں راغب ہوں اس فضلت میں تب اللہ اذکے مالک دہنی طرف اور خلد بائیں طرف عطا کرے  
 فرمائے گا اب تو راضی ہوا وہ کہیگا ہاں اسے رب رحا الیہی حدیث مرفوعہ میں آیا کہ  
 تم سیکھو سورہ بقرہ کہ اذکے اخذ کرنا برکت ہے اذکے ترک کرنا حست بطلہ یعنی جادوگر اور سکونہ  
 لے سکتے ہیں ایک ساعت سکوت کر کے فرمایا سیکھو سورہ بقرہ آل عمران کہ وہ دونوں ہر دین  
 میں سایہ کشی اپنے صاحب پر دن قیامت کے گویا دو برہن یا دو چھتری یا دو چھنٹ

پزند دن کے صف باندھے ہوئے قرآن اپنے صاحب سے جبکہ قبر اوسکی بچٹ جائیگی مثل ایک د  
 لائے کے لیگا وہ کہیگا تو مجھے پہچانتا ہے صاحب قرآن کہیگا میں تجھے نہیں پہچانتا وہ کہیگا میں وہ  
 ہوں جسے تجھ کو خیر و زمین پیسا رکھارات کو جگا یا نہ تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور  
 تو آج کے دن ہر تجارت کے پیچھے ہے پہر اوسکو سینا ملک و شمالاً خلدینگے اور اوسکے سر پر  
 ایک تاج و قار رکھینگے اور اوسکے مان باپ کو حلقہ پہنائیں گے جسکے مقابلہ میں دنیا کی کچھ ہستی ہوگی  
 وہ کہیں گے ہلو کس سب سے یہ حلقہ پہنائے گئے کہینگے تیرے ولد نے قرآن کو اخذ کیا تھا ہر قرآن  
 خوان سے کہینگے پڑھ اور چڑھت کے زیون اور اوسکے غرون پر وہ پڑھتا جائیگا جب تک کہ قرآن پڑھتا ہے  
 خواہ جلد پڑھے یا دیر سے رواہ احمد ابن ماجہ کا لفظ زلفا یہ ہے قرآن خوان جب جنت میں جائیگا تو  
 اس سے کہینگے اقر و اصعد بیکل ایتہ درجہ حتی یقر آخر شئی معہ ابوداؤد کا لفظ یہ ہے  
 قاری قرآن سے کہینگے پڑھ اور چڑھ اور ترتیل کر جس طرح کہ تو دنیا میں ترتیل کرتا تھا تیرا درجہ نزدیک  
 آخر ایت کے ہے جسکو تو پڑھیا ایک روایت میں آیا ہے کہ درجے جنت کے بقدر عدد آیات  
 قرآن میں ہر ایت کے لئے ایک درجہ ہے سو گنتی آیتوں کی چھ ہزار دو سو سولہ آیتیں ہیں  
 ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجے تک اتنا ہے کہ جتنا درمیان آسمان و زمین کے ہے وہ  
 اعلیٰ علیین تک پہنچے گا اوسکے ستر ہزار رکن ہیں یا قوت درخشان کے جو کئی رات دن کی راہ  
 تک چمکتے ہیں عائشہ کہتی ہیں گنتی آیات قرآن کی جنت کے درجے کے برابر ہے جنت میں کوئی  
 شخص افضلتر قرآن قرآن سے داخل نہوگا قرطبی کہتے ہیں ہمارے علمائے کہا ہے کہ مرد قراء  
 قرآن اور حاملان قرآن سے وہ لوگ ہیں جو کہ قرآن کے احکام و حلال و حرام کے عالم و  
 عامل ہیں نہ مطلق قاری و حامل امام مالک نے کہا ہے کہ یہی ایسا شخص قرآن خوان ہوتا ہے جس میں  
 کوئی خیر نہیں ہے بخاری میں آیا ہے کہ مؤمن قرآن خوان جو قرآن پر عمل کرتا ہے اوسکی مثال

ایسی ہے جیسے ترجمہ کہ مزاجی اوسکا اچھا ہے اور بوجھی اچھی اور مثال اوس قرآن خوان کی جو قرآن پر عمل نہیں کرتا ایسی ہے جیسے ایک پہل کہ کھاتے ہیں اچھا مگر زمین اور مثال متنافی قرآن خوان کی جو عامل بالفقران نہیں ہے ایسی ہے جیسے حنظلہ یعنی اندر این کا پہل کہ مزاکر و اور بوزار دیہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے قرآن خوان جب قرآن پر عمل کرتا کہ تو وہ سارے درجات جنت کو طے کر جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ابوسعید خدری کہتے ہیں حضرت نے یہ آیت یحلون فیھا من اساور من ذهب پڑھ کر فرمایا اونکے سر وں پر تاج ہو گئے ادنیٰ موتی اون تاجوں کا ماہی شرق و مغرب کو درخشان کر دیگا باقی رہے فرش سوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا متکین علی فرش بطائنھا من استبرأ اور فرمایا و فرش مرفوعہ فرش کا یہ وصف کیا کہ اونکا استبرأ استبرأ کا ہوگا اس سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ ابرہ اونکا اثر سے اعلیٰ و احسن ہوگا اسلئے کہ استبرأ زمین پر رہتا ہے اور ابرا واسطے جمال و زینت و مباشرت کے ہوتا ہے بعد اللہ نے کہا تمکو استبرأ کی خبر دی ہے ابرا کیسا کچھ ہوگا دوسرے یہ کہ وہ فرش عالی و مرتفع ہوگا درمیان ابرے و استبرأ کے خوش ہوگا اس فرش کی بلندی و اونچائی کا بیان آنا میں آیا ہے وہ آنا اگر محفوظ ہیں تو مراد ارتفاع محل ہے جس طرح کہ حدیث مرفوع ابوسعید خدری میں آیا ہے کہ وہ فرش مرفوعہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ارتفاع اونکا آتا ہوگا جتنا فاصلہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور ماہین اوسکے راہ پانصد سالہ ہے رواہ الترمذی و استغفر یہ اسکے یہ معنی ہیں کہ یہ ارتفاع درجات کا ہوگا اور اون درجات میں فرش ہو گئے ابن وہب رفا کہتے ہیں ماہین دو فرش کے فاصلہ زمین و آسمان کا ہوگا اسکا محفوظ ہونا اسبہ معلوم ہوتا ہے کعب نے کہا چار سالہ راہ ہوگا ابوامامہ کہتے ہیں حضرت سے فرش مرفوعہ کا حال پوچھا فرمایا اگر ایک فرش اوپر سے نیچے پہنکا جائے تو سو برس میں اپنے مقرب پہنچے لیکن اس

حدیث کے رفع میں نظر ہے ابن ابی الدینا کا لفظ یہ ہے کہ اگر اعلیٰ اوس کا ساقط ہو تو چالیس  
 برس میں بھی اسفل تک نہ پہنچے بسط و زراعی کے حقیقین فرمایا ہے متکلمین علی رفق خضر  
 و عبقری حسان یعنی لگے بیٹے سبز چاندنیوں پر اور چھاپے کی خوش طرح اور فرمایا چھاسر  
 صر فوحتہ و اکواب موضوعتہ و نعارض مصفوحتہ و نذرانی مبدوثہ یعنی اوس میں تخت  
 ہیں اونچے پیچھے اور آنخورے دہرے اور قالچے قطار پڑے اور فحل کے نمائے کنڈر ہے  
 سعید بن جبیر کہتے ہیں رفق ریاض جنت ہیں عبقری عناق زراعی ہیں حسن نے کہا بسط ہیں یہی  
 قول اہل مینہ کا ہوا احدی نے کہا نارق و سائد میں یہ و سائد ناس پر مصفوت ہونگے زراعی  
 بسط و ناس ہیں مبدوث کے معنی ہیں مبسوط و منشور لیت نے کہا رفق ایک پارچہ سبز  
 ابو عبیدہ نے کہا رفاق بسط ہیں ابو اسحق نے کہا سبزہ زراعت میں بعض نے کہا رفق  
 و سائد میں بعض نے کہا مجالس ہیں کیسے کہا فضول مجالس ہیں واسطے فرش کے مبرد نے  
 کہا فضول ثياب ہیں جنکو بادشاہ واسطے فرش وغیرہ کے رکھتے ہیں اہل اس کلمے کی بمعنی  
 طرف و جانب ہے جو چیز کہ زائد ہو اور اوسکو لپیٹ کر کہیں وہ رفق ہے ابن مسعود نے اس  
 آیت میں نقد سرائی من الیات ربہ الکبریٰ کہا ہے کہ رفق سبز کو دیکھا جسے سارا کنارہ  
 آسمان کا گمراہ کیا یہ صحیحین میں ہے ابو عبیدہ نے کہا ہر بسط عبقری ہے لوگ کہتے ہیں کہ عبقری  
 زمین ہوتے ہیں اہل اسکی یہ ہے کہ عبقری منسوب ہے طرف عبقری کے مبرورہ زمین ہے جہاں جن  
 رہتے ہیں شے رفیع کو اوسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے واحدی نے کہا یہی قول صحیح ہے  
 اب یہ عبقری ہر وہ چیز کہلاتی ہے جسکے وصف پر فنیگی ہو پھر منہ ایسی چیزیں بھی دیکھی  
 ہیں جو منسوب ہیں طرف عبقری کے حالانکہ وہ نہ بسط ہیں اور نہ ثياب جس طرح حضرت نے  
 حقیقین عمر بن خطاب کے فرمایا ہے فلاح عبقری یا عبقری خربہ فراء نے کہا عبقری شخص سارا کو

اور حیوان فاخر و جو کچھ کہتے ہیں آبن عباس نے کہا مرد و عبقری سے بسط و طنائس ہیں کبھی نے  
کہا طنائس حملہ ہیں قنادہ نے کہا عنان زراہی ہیں تجاہد نے کہا دیبا سطر ہر عنان را و گونہ ہرین \*

## فصل

جنت کے خیمے و تخت و اراک و شیخانات کیسے ہیں ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ہر مقصود میں  
فی الخیام یعنی گوریان رو کی رہنیاں خیموں میں صحیحین میں ابو موسیٰ سے رفعا آیا ہے مومن کا  
جنت میں ایک خیمہ ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی طول او سکا ستر میل او سکے اندر او سکے  
اہل ہونگے مومن او نہر طواف کریگا بعض بعض کو نزدیک کیا ایک لفظ میں یون ہے کہ او سکے ہر زاویہ  
میں اہل ہونگے ایک دوسرے کو نزدیک مومن او نہر طائف ہوگا تنہا تجارتی میں یہ لفظ آیا  
ہے کہ طول او سکا تیس میل ہوگا یہ خیمہ جات علاوہ خوف و تصور کے ہونگے بلکہ یہ خیمے دیکر  
یا غن میں کنارہ ہا انہار پر نصب ہونگے ابوسلیمان نے کہا آفریش حور عین کی نشو و نما پانی حرم  
جب او کی خلقت پوری ہو جاتی ہے تو فرشتے او پر خیمے کھڑے کر دیتے ہیں بعض نے کہا وہ  
سب کنواریاں ہیں عادت کنواری کی یون ہوتی ہے کہ وہ پردہ میں رہتی ہے یہاں تک  
کہ شوہر و سکو لے سوا اللہ نے حور عین کو پیدا کیا اور او کو پردے میں خیموں کے رکھا یہاں تک  
کہ او کو اور اپنے اولیاء کو یکجا فراہم کرے جنت میں عبد اللہ کہتے ہیں ہر مسلمان کے لئے  
ایک خیمہ ہے یعنی اچھی زوجہ ہر خیمہ کا ایک خیمہ ہے ہر خیمہ کے چار دروازے ہر دن  
ہر در سے ہر طرح کا ایک تحفہ و ہدیہ و کرامت آیا کرے گا جو پہلے اوس سے نہ تھا یہ بیبیان  
نہ رعایت ہیں نہ ذرات نہ نبات نہ طحاحات بلکہ حور عین ہیں گویا اللہ سے چہرے دہرے یعنی کمرشی اور  
برہم اور نظر بازی سے ہلکے ہیں ابن مسعودؓ کا خیام سے مراد گو ہر خوف ہر لبو اللہ ردائے نے کہا خیمہ ایک

موتی کا ہوگا جسکے سر دروازے میں جواہر کے ابن عباس نے کہا خیمہ ایک درجہ بڑا فرسخ در فرسخ  
 اوسکے چار ہزار کوڑا ہیں سونے کے دوسرے لفظ یہ ہے کہ گرد اوسکے سر پر دے ہیں پچاس فرسخ  
 تک ہر دروازے سے ایک فرشتہ ایک ہر طرف سے اللہ کے لائیکہ فداک قولہ تعالیٰ  
 والصلوات علیہم من کل باب سر کا ذکر اس آیت میں فرمایا ہے متکئین  
 علی سر مصفوفہ و زوجنا ہر محی عین اور فرمایا ثلثہ من الاولین و قلیل من  
 الاخرین علی سر مصفوفہ متکئین علیہا متقابلین یعنی انبواہ ہے پہلوئیں اور  
 تھوڑے ہیں پچلوئیں بیٹے میں پلنگوں پر سونے سے جتنے تکیہ دے اونیہ ایک دوسری کے  
 سامنے اور فرمایا کھاسرہ مرفوعۃ اللہ نے خبر دی کہ اوسکے سر پر مصفوفہ میں بعض جانب  
 بعض کے کوئی کچھ کسی کے نہیں ہے اور نہ ایک دوسری سے دور بلکہ صف بندی کے طور  
 پر یکساں ملے ہوئے ہے ہر دوسری جگہ سر مصفوفہ فرمایا ہے و ضنین لغت میں  
 بمعنی نصف و نصف ہے جس کو تہ بہ تہ بنا ہو لیٹ لے کہا و ضن سریر کے  
 بنے کو کہتے ہیں یعنی وہ پلنگ سونے کے نواڑے سے بنے ہوئے ہونگے اونہیں در دیا قوت و  
 زبرد جڑے ہونگے ابن عباس نے کہا پلنگ میں سونے کے مکمل زبرد و دیا قوت و جواہر اور  
 پلنگ اتنا بڑا ہوگا کہ جتنا فاصلہ درمیان مکہ و ایلیہ کے ہے گلی نے کہا طول سر کا قطر آسمان  
 کے سو گز ہوگا آدمی جب چاہیگا کہ اوس پر بیٹھے تو وہ جھک جائیگا جب اوس پر بیٹھ گیا تو وہ  
 اونچا ہو جائیگا آراکٹ جمع ہے اریکہ کی ابن عباس نے کہا اریکہ وہ ہے جسکے اندر پلنگ ہو  
 اگر سر پر بلا جملہ کے ہے تو وہ اریکہ نہیں ہے اور اگر جملہ بلا سر پر کے ہے تو وہی وہ اریکہ نہیں ہے  
 جب سر پر بلا جملہ دونوں ہونگے تب کہیں اریکہ کہلائیگا تجا ہر نے کہا سر پر جملہ میں اریکہ ہوتا ہے  
 لیٹ لے کہا اریکہ سر پر بلا جملہ ہے یعنی پلنگ کو سر پر کہتے ہیں اور چھپر کہٹ کو اریکہ ابواسخ نے

کہا اگر ایک فرش میں اندر چھانوں کے باجملہ اس جگہ میں چیزیں ہوں ایک سر پر دوسری جگہ پہی  
وہ بشخانہ ہے جو اوپر اوسکے لٹکایا جاتا ہے یعنی پردہ مسری کا تیسرے وہ بستر و فرش جو  
پلنگ پر بچھایا جاتا ہے سواریکہ جہی کہلائیکا کہ یہ تینوں چیزیں اوسمیں جمع ہوں صحاح میں  
کہا ہے اگر ایک سر پر متحد مزین فی قینۃ او تبت فاذا الحین فیہ سریر فھو حجلۃ تھی  
صلح میں کہا ہے اگر یکہ تخت آراستہ اگر ایک جمع اسمی حدیث میں آیا ہے کہ مہر نبوت کی ایسی  
تھی جیسے گھنٹھی مسری کے تروی میں رفعا تفسیر فرش مرفوعہ کی یوں آئی ہے کہ ارتفاع  
اونکا اتنا ہوگا جتنا فاصلہ بائیں سامہ وارض ہے پانسو برس کا رستہ علما کہتے ہیں فرش کنایہ  
ہے درجات سے درجات میں اتنا فاصلہ ہوگا یا کنایہ ہے زوجات جنت سے یعنی عورتیں  
ہیں رفیع القدر حسن جمال و کمال میں اور عرب عورت کو ازاد و فراش و لباس کہتے ہیں بطور  
اشارہ کے اسلئے کہ فرش محل نسائے ہوتا ہے اللہ نے فرمایا ہے ہن لباس لکھ و انتھ لیل  
طنن اور حدیث میں آیا ہے الولد للفراش وللعاہر الحجۃ

## فصل ۱۲

جنت کے خادم و غلام کیسے ہیں قال تعالیٰ یطوف علیہم ولدان مخلصون اذا  
رایتھم حسبہم لو لو عن مشہر ابو عبیدہ و فرام نے کہا مرد مخلصون سے یہ کہ نہ بوڑھے  
ہونگے اور نہ متغیر بعض نے کہا اونکے کانوں میں قمر یعنی گوشوارے ہونگے اور ہاتھوں میں سیوار  
یعنی ننگن ابن الاعلیٰ و سعید بن جبیر نے اسی کو اختیار کیا ہے خلدہ قرطہ کو کہتے ہیں جمع اُسکی  
خلدہ ہے بعض نے کہا خلدہ معنی بقا ہے ابن عباس نے کہا یعنی کہی نہ مرینگے ہی قول ہے  
مجاہد و مقاتل و کبھی کا ایک گروہ نے ان دونوں قول کو جمع کیا ہے اور کہا ہے کہ انکو کبر

دہرم یعنی پیری عارض ہوگی اونکے کانون میں گوشوارے ہونگے غلمان کو مشاہدہ ہو لوہے کے  
 بتایا بسبب بیاض جلد و حسن آفرینش کے تشوہ کے کہنے میں دو فائدے نکلے ایک یہ کہ وہ  
 معطل نہیں ہیں بلکہ خدمت کے لئے چلتے پھرتے ہیں حواج کے بجالانے میں متفرق ہیں  
 دوسرے یہ کہ موتی جب بکھرے ہوتے ہیں خصوصاً بساط زرد و حریر پر تو نسبت کیجاؤ انکار  
 ہونے کے زیادہ خوشنما و رونق دار ہوتے ہیں علی بن ابی طالب و حسن بصری نے کہا ہے  
 غلمان اولادِ مسلمان ہیں کہ مر گئے اور اونکی نہ کوئی بیٹی تھی اور نہ بدی وہ اہل جنت کے خادم  
 و ولدان ہونگے آسمان کے جنت میں اولاد پیدا ہوگی بعض نے کہا مشرکین کے اطفال ہونگے  
 اللہ تعالیٰ اونکو اہل جنت کا خادم کر دے گیل حدیث مرفوعہ انس رضی اللہ عنہ اپنے رب سے سوال فرمایا  
 ذریت بشر کیا کہ اونکو عذاب نہ کیا جائے اللہ نے وہ بھکاو عطا کئے سو وہ اہل جنت کے خادم  
 ہونگے رواہ یعقوب القاری والد المرقطی و طرہ ضعیفہ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ نے  
 ان غلمان کو جنت میں پیدا کیا ہے جس طرح کہ حور عین کو پیدا کیا ہے رتبہ و لدان اہل دنیا سوادہ  
 دن قیامت کے ۳۳ سالہ ہونگے باری حدیث ابی سعید رضی اللہ عنہما جو شخص مراہل جنت میں سے کھنڈیر  
 یا کبیرہ مٹی سالہ ہو جائیگا کبھی اس سے زیادہ نہ ہوگا اس طرح اہل نار رواہ الترمذی اسبہ  
 یہی ہے کہ یہ ولدان جنت میں مخلوق ہوئے ہیں مثل حور عین کے یہ جنت والوں کے خادم  
 و غلام ہیں کما قال تعالیٰ و یطوف علیہم غلمان لهم کما تھم لولوع ممکنون یہ  
 علاوہ اولاد اہل جنت کے ہونگے یہ اللہ کی پوری نوازش ہے کہ وہ اونکی اولاد کو ہمراہ اونکے مخدوم  
 کرے گا نہ اونکا غلام حدیث انس میں گزر چکا ہے کہ حضرت نے کہا سب سے پہلے میں مبعوث ہوگا  
 قبر سے میرے گرد ہزار خادم پھریں گے گویا موتی ہیں چپے دہرے مکنون کہتے ہیں متوڑ مصلوں کو  
 جنکو ہاتھوں نے مبتذل نہیں کیا ہے لفظ ولدان و لفظ یطوف علیہم غلمان لهم جن ب

ہمراہِ حریش ابوسعید کے تامل کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ولدان وہ علمان ہیں جنکو اللہ نے جنت میں واسطے خدمتِ اہل جنت کے پیدا کیا ہے واللہ اعلم **ف** ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اطفالِ مسلمین نزدیکِ جہنم کے جنت میں ہونگے اور ایک گروہ کے حقین اطفالِ مسلمین اور اولادِ مشرکین کے توقف کیا نہ حکمِ جنت کا دیتے ہیں اور نہ نار کا حضرت سے پوچھا تھا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاصِلین جہنمی نے کہا ولدانِ مسلمین جنت میں ہونگے بلیل آید اتبناہم خیر نفھم بایعان قرطبی نے اسجدیہ بحث کو طول دیا ہے میں درق تک پھر کما صحیح مافی الباب ان اولادِ المسلمین والکفار الذین لم یبلغوا الحلیۃ فی الجنۃ واللہ اعلم انتھی +

## فصل ۱۳

جنت النور کی بیسیوں اور کثیروں اور ان کے اصناف و اقسام و حسن و اوصاف و جمال ظاہر و باطن ذکر جو اللہ نے بیان فرمایا ہے **قال تعالیٰ** و بشر الذین اصنوا و عملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار کما رزقوا منها من ثمرة رزقا قالوا هذا الذی رزقنا من قبل و اتوا بہ متشابھا و لھم فیہا ازواج مطہرات و ھم فیہا خالدون یعنی خوشی سنا او نکو جو یقین لائے اور کئے کام نیک کہ او نکو میں باغ بہتی نیچے او نکے ندیان جس بارے او نکو دہا نکا میوہ کھانے کو کہیں یہ وہی ہے جو ملا تھا ہموار گے اور او نکے پاس وہ آئینہ کا ایک طرح کا اور او نکو میں دہان عورتیں تھری اور او نکو ہے دہان ہمیشہ رہنا یعنی جنت کے ہر میوے کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت نئی نہ صورت دیکھ کر جانیں گے کہ وہی قسم ہے جو کما چکے ہیں اور جب چاہیں گے تو مزاج بدل پاویں گے بشر کی جلالت و منزلت و صدق کو اور اس شخص کی عظمت کو جسکو یہ بشارت دیکر بہجاست اور اس بشارت کی قدر و قیمت کو جسکی ضمانت

ایک سہل و آسان شے کے لئے فرمائی ہے تامل کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ نے اس بشارت میں  
 نعیم بدن کو بسبب جنات و انہار و شمار کے اور نعیم نفس کو بسبب ازواج مطہرہ کے اور نعیم  
 کو اور خشکی چشم کو بوجہ شناخت و دام عیش کے جو ابراہیم آباد تک بغیر انقطاع رہیگا جمع فرمایا الفرج  
 جمع ہے نزع کی زن زوج مرد ہے اور مرد و زوج زن انصہح یہی لغت قریش ہے قرآن  
 اسے لغت پر اور ترا ہے و قلنا یا ادم اسکن انت و نر و جک الجنة کہا جسے اسی آدم بس تو  
 اور تیری عورت جنت میں مطہرہ وہ ہے حیض و بلول و نفاس و غائط و فحطا و بصاق اور  
 ہر قدر اور ہر اذی سے جو دنیا کی عورتوں میں ہوتا ہے پاک صاف ستھری ہو و معنیا ملن  
 اوسکا اخلاق بد و صفات مذمومہ سے پاک ہو اور زبان فحش و اذی سے طاہر اور آنکھ غیر  
 طواف دیکھنے سے پاک اور کپڑا آلودگی میل کچیل سے صاف حدیث ابوسعیدین فرمایا ہے مطہرۃ  
 من الحيض والغائط والنخامة والبصاق رواہ ابن المبارک مجاہد نے کہا نہ پیشاب  
 کرینگے نہ جالے ضرور نہ ندی نکلے نہ منی نہ حیض آئے نہ تھوئیں نہ ناک سنگین نہ بچا  
 جنین قتادہ نے کہا اللہ نے اونکو ہر گھن اور گناہ کی چیز سے پاک بنایا ہے **وقال تعام**  
 و نر و جنا ہم و نحو رعایا حوز جمع ہے حوراء کی حوراء کہتے ہیں ہر زن جوان حسین جمیل  
 سفید رنگ سخت سیاہ چشم کو جسکو دیکھ کر آنکھ بسبب رقت پوست و صفائوں کے چیلن  
 رہ جائے قالہ مجاہد صحیح یہ ہے کہ حوراء خود ہے حور سے حور کہتے ہیں آنکھ کی سخت  
 سفیدی گہری سیاہی کو یہ لفظ دونوں امر پر تفصیل ہے عین جمع ہے عینا کی عینا وہ ہے  
 جسکی آنکھ بڑی ہو صحیح یہ ہے کہ عین وہ عورتیں ہیں جنکی آنکھیں جامع صفات حسن و ملاحات ہیں  
 مقاتل نے کہا محاسن زن میں ایک یہ چیز ہے کہ آنکھ دہنی و وسیع ہو تنگی آنکھ کی عیب ہے  
 خوبی تنگی کی چار جگہ میں ہے دہن سورن گوش بینی اور وہ چیز اور چار جگہ کشادگی محبوب

ہے چہرہ سیدہ کاہل یعنی باہن ہر دوش و پیشانی اور چار جگہ سفیدی پسند ہوتی ہے  
 رنگ میں دانت میں مانگ میں آنکھ میں اور چار جگہ سیاہی محبوب ہے آنکھ میں ابرو میں پلک  
 میں بال میں اور چار جگہ طول اچھا ہوتا ہے قد میں گردن میں بال میں پورون میں اور  
 چار جگہ قصر مستحب ہوتا ہے یہ مواضع معنوی ہیں زبان ہاتھ پاؤں آنکھ اور چار جگہ بڑکی  
 محبوب ہوتی ہے کمر مانگ ابرو مانگ ابوعلیہ نے کہا معنی آیت کے یہ ہیں کہ ہنہ او نکو  
 ازواج بنایا یعنی جوڑا جوڑا یونس نے کہا ہنہ قرین کیا او نکو عورین سے یہ کچھ عقد ترویج  
 نہیں ہے لکن ابن القیم نے فرمایا ہے اگر دونوں امر اولین تو کوئی مانع نہیں ہے کیونکہ  
 لفظ ترویج دلیل ہے نکاح پر جس طرح مجاہد نے کہا ہنہ نکاح کر دیا او نکا عورین سے اور حرن  
 باء دلیل ہے اقتران و جمع پر یہ مانع ہے اور اسکے حذف کرنے سے واللہ اعلم وقال تعالیٰ  
 فیہن قاصرات الطرف لہ یطمئنن ان لہن قبائحہن ولا جان فیہن الا یرکبنا تکذبان  
 کا فیہن الیا قوت والطرحان یعنی اونہیں عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں نہیں بیابا او نکو  
 کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے  
 وہ کسی جیسے لعل اور مونگا اللہ نے اونکا وصف کیا ہے ساتھ قصر طرف کے یعنی نیچی نگاہ رکھتی  
 ہیں یہ وصف تین جگہ کیا ہے اونہیں سے ایک جگہ یہی آیت ہے دوسری جگہ صافات میں  
 فرمایا ہے عندہم قاصرات الطرف عین یشہری جگہ صافات میں فرمایا ہے وعندہم  
 قاصرات الطرف اتراب سارے مفسرین اس پر ہیں کہ او کی نظر اونکے شوہر و ن پر کوتاہ  
 ہے وہ کسی غیر کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں

دلدار سے کہ داری دل درو بند

درگ چشم از ہمہ عالم فرو بند

بعض نے کہا اونکے شوہر و ن کی آنکھ و ن پر کوتاہ ہے اونکا حسن و جمال اونکے ازواج کو پسین

چھوڑا کہ وہ اونکے غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھیں

باغ دراجہ حاجت سر و دھنوبرست | شمشاد حسن نہ پرو را از کہ کمتر است

یہ تفسیر معنی کی راہ سے صحیح ہے نہ لفظ کی راہ سے قجاء ہونے کا واسطہ نہ بن کر باہر نہیں نکلتا۔  
اور نہ تاک جھانک کرتی ہیں اترا جمع ہے ترب کی ترب کہتے ہیں انسان کے ہزاروں ہم عمر کو  
ابو عبیدہ ابواسحق نے کہا وہ سب اقران یعنی ہمسال ہیں اونکی عمر ایک ہے ابن عباس  
وسائر مفسرین نے کہا ہے برابر میں ایک سن و میلاد پر ۳۳ سالہ قجاء ہونے کا امثال ہیں یعنی  
مثل یکدیگر نہایت شباب و حسن میں اونہیں کوئی بڑھیا پیراں عجز نہ نہیں ہے کہ اسکا حسن قجاء  
نہ ایسی بچیاں ہیں کہ طاقت و طی کی نہ رکھتی ہوں بخلات و کور کے کہ اونہیں ولدان و علماں ہوگی  
جو کہ خادم اہل جنت ہیں طمٹ کے معنی ہیں مس یعنی اونکو کسی نے چھوا تک نہیں ہے قالہ  
ابو عبیدہ فراء نے کہا طمٹ بمعنی ازالہ بکارت ہے یعنی کسی نے وطی کر کے اونکو خون آلودہ  
نہیں کیا ہے طمٹ خون کو کہتے ہیں طامٹ حائض کو مفسرین نے کہا ہے یعنی کسی نے اونے  
وطی نہیں کی ہے اور غشیاں نہیں کیا اور جماع نہیں کیا یہ الفاظ میں اہل تفسیر کے بعض نے کہا  
یہ وہ ہیں جنکو اللہ نے جنت میں پیدا کیا ہے یہ حورین ہیں بہشت کی قالہ مقاتل بعض نے کہا  
یہ دنیا کی عورتیں ہوں گی جو دوبارہ پیدا کی گئیں قالہ الشعبي وہ جب سے پیدا ہوئی ہیں کہیں  
اونکو تہ نہیر لگا یا ابن عباس نے کہا یہ وہ آدمیات ہیں جو کنواری مرگئیں ابن القیم فرماتے ہیں  
ظاہر قرآن یہ ہے کہ یہ عورتیں دنیا کی عورتیں نہ ہوں گی بلکہ حور عین ہوں گی کیونکہ دنیا کی عورتوں کو  
النس نے اور زنان جن کو جن نے طمٹ کیا ہے اور کثرت اس پر دلیل ہے کہا قال ابواسحق اور  
آیت مابعد بھی اسی پر دلالت کرتی ہے جو مقصود مرات فی الحیام امام احمد نے فرمایا حور  
وقت نفیہ بصور کے نہ مر نیکی اسلئے کہ وہ بقاء کے لئے مخلوق ہوئی ہیں آیت میں دلیل ہر مفسر

جمہور پر کہ مومنین جن جنت میں جائیں گے جس طرح کہ کفار جن دوزخ میں داخل ہونگے تجارتی نے  
 صحیح میں اسکے لئے ایک باب منعقد کیا ہے باب ثواب الجن وحقاہم بہت سے سلف نے  
 ہی اسی پر تھن کی ہے مقصودات بمعنی محبوسات ہے یعنی خیموں کے اندر بند ہر قلعہ محافل  
 ابو عبیدہ نے کہا خیموں میں پردہ نشین ہیں فرار نے کہا محبوس ہیں اپنے ازواج پر اونکے سوا  
 اور کی طرف آنکھ نہ بین اوٹھا تین ہیں میں کہتا ہوں یہ معنی ہر قلعہ صراط الطرف کے اور تعویذ  
 کے اندر مقصور ہیں یعنی پردہ نشین، وقال تعالیٰ فیہن خیرات حسان یعنی اون بانہوں  
 میں نیک عورتیں ہیں خوبصورت خیرات جمع ہے خیرہ کی بمعنی حسنہ ستودہ نیک صفات  
 نیک عادات نیک خصال خوبصورت ہونگی وقال تعالیٰ انا انشاءنا ہن انشاء فجعلنا  
 ہن ابکارا عرا لاشرا بالاصحاب الیہین یعنی اوٹھا میں ہننے وہ عورتیں ایک اوٹھا  
 پر پہر کیا اونکو کنواریاں پیار دلاتیاں ایک عمر کی واسطے داہنے والوں کے سعید بن جبیر نے  
 کہا یعنی پیدا کیا ہننے اونکو نئی پیدائش ابن عباس کہتے ہیں یہ نساء آدمیات ہیں کلبی و  
 مقاتل نے کہا یہ بڑھپیں ہیں اور ادھر بڑھپیں ہیں اونکو بعد کبر و ہرم کے اول خلق کے بعد دنیا میں  
 پھر دوبارہ دوشیزہ و جوان بنایا ہے حدیث مرفوعہ انس بھی اسی کی موید ہے ہن عجائز کم  
 العیش الرخص رواہ الثوری یعنی وہ یہی تمہاری بڑھپیں چند سی میل کچلی آنکھوں  
 کی ہیں عاکنشہ کمتی ہیں حضرت آئے اونکے پاس ایک بڑھپیا بیٹی تھی فرمایا یہ کون ہے میں نے  
 کہا یہ میری ایک خالہ ہے فرمایا جنت میں کوئی بڑھپیا نہ جائیگی اوس بڑھپیا کو بڑا ہی رنج  
 ہوا فرمایا انا انشاءنا ہن انشاء خلقا اخر رواہ یحییٰ الجانی سلمہ بن زید رفا کہتے ہیں  
 مراد ثبات و بکار ہیں جو دنیا میں نہیں حسن نے رفا کہا ہے جنت میں کوئی بڑھپیا نہ جائیگی  
 بڑھپیا رونے لگی فرمایا اوس سے کہدو کہ وہ اوس دن بڑھپیا ہوگی وہ جوان ہو جاے گی

اللہ نے فرمایا ہے انا انشاءناھن انشاء حدیث عائشہ میں فرمایا ہے اللہ جب اے نوح کو  
 بہشت میں داخل کرے گا تو او کو دوشینہ و بکر کر دیگا رواہ ابن ابی شیبہ مقال نے کہا یہ  
 حور عین ہو گئی جن کا ذکر اللہ نے قبل انکی نشوونما کے جنت میں کیا ہے اسی کو زجاج نے احتیاء  
 کیا ہے اسپر کئی دلیلین ہیں ایک یہ کہ اللہ نے سابقین کے حقین فرمایا ہے یطوف علیھم  
 ولدان مخلدون ہا کو اب و اباریق و کاس من معین لایصدعون عنھما ولا ینفون  
 و ذاکھتہما یتخیرون و لحم طیر ما یشھون و حور عین کا مثال اللہ و اللہ المکنون یعنی  
 لئے پھرتے ہیں انکے پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے اور صراحیان اور پیالے تھری شراب  
 کے جنسے نہ سرسکے اور نہ بکنا لگے اور میوے جو نسا چن لیوین اور گوشت اڑتے جانور و کما  
 جس قسم کو جی چاہے اور گوریان بڑی آنکھوں و الیان برابر پیٹے موتی کے یہ بدلا ہے اسکا  
 جو کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ذکر اہل جنت کے سر بردون اور برتون اور شراب و میوون اور  
 کھانوں اور ازواج حور عین کا کیا پھر ذکر اصحاب میمنہ کا اور انکے طعام و شراب و فرش و  
 نساکا فرمایا ظاہر ہے کہ یہ اونکی عورتیں ہیں اونسے پہلے جنت میں مخلوق ہو چکی ہیں دوسرے  
 فرمایا ہے انا انشاءناھن انشاء یہ ظاہر ہے کہ یہ انشاء اول ہے نہ انشاء ثانی کیونکہ جگہ  
 ارادہ انشاء ثانی کا کیا جاتا ہے وہاں تبدیلی ہوتی ہے کقولہ تعالیٰ وان علیہ النشاء  
 الاخری و قولہ لقد علمتم النشاء الاولی تیسرے یہ خطاب و کنتم ازواجاً ثلثہ  
 ذکر وراثت کو ہے اور انشاء ثانیہ عام ہے دونوں نوع کو اور ظاہر ہے انا انشاءناھن انشاء  
 اختصاص ہے اوکا ساتھ اس انشاء کے پھر اوکو مصدر سے سو کہ فرمایا ہے اور حدیث  
 مذکور اختصاص عجز پر دلیل نہیں ہے بلکہ دال ہے اسپر کہ وہ حور عین کی صفات مذکورہ  
 میں مشارک ہیں اس سے افراد حور عین کی سات صفات مذکورہ کے متوہم نہیں ہوتا بلکہ یہ

حق ترین نسبت عور عین کے ساتھ ان صفات کے یہ انشاء و وزن صنف پر واقع ہے  
عرب جمع ہے عروب کی عروب وہ ہے جو اپنے زوج کو پیار دلائے ابن عربی نے کہا تعجب  
و مطیع زوج ہوا بے عیدہ نے کہا حشۃ التبعل ہو یعنی وقت جماع کے حسن موافقت و ملاطفت کر  
میرے نے کہا عاشق شوہر ہو مفسرین نے تفسیر عرب میں کہا ہے کہ شیفۃ و فریفتہ باز و ادا و  
کرشمہ و غنچ و دلال و تیر شہوت ہو تیب اُنکے الفاظ ہین بخاری نے صحیح میں کہا ہے عربا  
متصلۃ اہل مکہ عرب کہتے ہین اور اہل مدینہ غنچہ اور اہل عراق شکمہ کے معنی یہ ہین کہ نزدیک کرشمہ کے

کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا بہجاست

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ سے نگر م

اللہ تعالیٰ نے اسکا حسن صورت و حسن عشرت کو جمع کیا ہے سو یہی غایت مطلوب ہے عورتوں  
اور اسی سے لذت مرد کی عورت سے پوری ہوتی ہے کیونکہ جو لذت مرد کو اس عورت ملتی ہے  
جسکو سوا اسکے کسی دوسرے نے وطن نہ کیا ہو وہ اس عورت سے نہیں ملتی ہے جو غیر کی  
صراط ہو اسکو فضل ہے اس دوسری پر و قال تعالیٰ ان للمتقین صفوا لحدائق  
واعذابا و اکو اعاب اشرا یا یعنی بیشک در والوں کو مراد ملنی ہے باغ ہین اور انگور اور  
نوجوان عورتیں ایک عمر کی سب اور پیالہ چھلکنا کو اعاب جمع ہے کا عب کی کا عب کہتے ہین  
اوس عورت کو جسکی چھاتیان اوٹھتی آتی ہین تجاہرے کہا یعنی ناہر تہی قول ہے مفسرین  
کا صراح میں کہا ہے نہد برمدن پستان تھد ثدی الجاریۃ اسی اشرف و کعب فہی ناہدۃ  
وناہد انتھی مکی نے کہا مراد وہ عورتیں ہین جنکی چھاتی گول ہے یعنی فلکات و مشکعبات  
صراح میں کہا ہے تغلیک گردن پستان دخر تغاک کذلک کعب بالفتح نار پستان کا عب  
کذلک کعب مصدر نہ ینقال کعبت الجاریۃ و کعبت بمعنی انتھی ابن القیم نے کہا اصل لفظ  
میں معنی اسدارت کے ہین مراد یہ ہے کہ اونکی چھاتیان اوٹھتی آتی ہین مثل انار کے جانب

افضل کو نہیں لگتی ہیں ایسی عورتوں کو نواہد کو اعبتے ہیں محاسن پستان میں تین امرو تھو گئیں گول  
 ہو چکی ہو کتری ہو بخاری میں ابن لک سے رفعا آیا ہے اگر ایک عورت زمان اہل جنت سے  
 طرف زمین کے جہانکے تو ساری زمین خوشبو سے بھر جائے اور ابا میں زمین و جنت چکاوٹ  
 الہیہ اور سہنی او سکی جو اسکے سر پر ہے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے ام سلمہ کہتی ہیں میں نے حضرت  
 سے کہا حور عین کون ہیں فرمایا بڑی آنکھ والیاں خوب سفید و سیاہ چشم میں کہا لو لو مکھون  
 سے کیا مراد ہے فرمایا ایسی صاف جیسے کہ موتی اندر صدف کے ہوتا ہے جسکو کسی کا ہاتھ  
 نہیں لگا تین نے کہا مراد خیرات حسان سے کیا ہے فرمایا نیک عادت خوبصورت میں نے کہا  
 بیض مکھون سے کیا مراد ہے فرمایا ایسی رقیق ہیں جیسے وہ جھلی جو اندر اٹھنے کے ہوتی ہے جھلکے  
 سے ملی ہوئی میں نے کہا عواثر اب سے کیا مراد ہے فرمایا یہ وہ عورتیں مراد ہیں جو دنیا میں بوڑھی ہو کر  
 مری ہیں اور رمضان شمس طاعت میں یعنی آنکھوں سے پانی جاتا تھا بال سفید کپے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ  
 نے انکو بعد بڑیا پے کے پھر دوبارہ دوشنیر دیا وہ پیار والی ہیں شفیقہ و فریقہ و عاشق  
 و دوستدار ازواج ہیں ایک سن و سال کی میں نے کہا دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حور عین فرمایا  
 دنیا کی عورتیں افضل ہیں حور عین سے جیسے کہ ابرہ بہتر ہوتا ہے اسنہ سے میں نے کہا کس سبب سے  
 فرمایا یہ سبب نماز و روزہ و عبادت خدا کے اللہ نے انکے چہروں کو نور پہنایا اور انکے بدنوں کو  
 ابریشم آنکے رنگ سفید ہیں اور کپڑے سبز زریور زررہ انکے عیان موتیوں کی اور گنگھیاں سونے  
 کی وہ کمینگی عن الخالدات فلا موت ابد و نحن الناعحات فلا نباس ابد و نحن المقيتات  
 فلا نظمن ابد و نحن المراضیات فلا نسخط ابد طوبی لمن کنا لہ و کان لنا یعنی  
 کہا ہم میں کوئی عورت دو تین چار شوہر کرتی ہے پھر جاتی ہے ہر جنت میں جا نیگی تو اس کے  
 ساتھ اسکا شوہر بھی ہوگا فرمایا اسے ام سلمہ اسکو اختیار دیا جائیگا سو وہ اسی شوہر کو اختیار

کرے گی جو خلق میں بہتر ہو گا وہ کیسی اسے رب شخص دنیا میں احسن الاخلاق تھا تو مجھ کو  
 اسی کے ساتھ بیاہ دے آئے ام سلمہ حسن خلق خیر دنیا و آخرت کو لیکیا رواہ الطبرانی  
 سلیمان بن ابی کریمہ متفرد ہے ساتھ اس حدیث کے ابو حاتم نے اسکو ضعیف کہا ہے ابن مسعود  
 کہا عامرہ احادیث اسکی متاخر ہیں متقدمین کا کلام اس کے حق میں نہیں دیکھا یہ حدیث اسی ایک سند  
 آئی ہے حدیث صورت میں آیا ہے کہ ہر ایک شخص کی بہتر زوجہ ہوگی ہر بار ہر زوجہ کو بکر یا بیکہ ذکر  
 سست نہوگا اندام نہانی عورت کو کوئی مرض نہ پہنچے گا رواہ ابو یعلیٰ حدیث ابو سعید میں بھی  
 رفعا ذکر ہستہ زوجہ کا آیا ہے رواہ الترمذی حدیث ابوامامہ میں کہا ہے کہ ۱۷ زوجہ ہونگی  
 دو جو عین باقی اہل میراث و اہل دنیا سے ہر عورت قبل شہی رکھتی ہوگی اور ہر مرد ذکر غیر شہنی  
 رواہ الفریابی حدیث انس میں تہمتہ زوجہ کا ذکر آیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک مرد کو سو مرد  
 کی قوت ہوگی رواہ ابو نعیمہ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ مرد ایک دن میں پاس سو بکر کے  
 جائے گا رواہ الطبرانی ان احادیث میں بطول کلام ہے حدیث صحیح میں اسقدر آیا ہے کہ ہر  
 شخص کی دو زوجہ ہونگی اس سے زیادہ نہیں آیا پس اگر احادیث مذکورہ محفوظ ہیں تو مرد و ساری  
 یعنی کنیزین ہیں کہ ہر شخص کو بحسب منزلت قلیل و کثیر ملیں گی جیسے کہ بہت سے خدم و دلدان  
 ملیں گے یا مرد قوت مجامعت کی ہے اس عدد پر حدیث انس میں فرمایا ہے مومن کو جنت میں  
 قوت جماع کی اتنی اور اتنی دی جائے گی کہ اسے رسول خدا کیا اسکو اتنی طاقت ہوگی  
 فرمایا سو مرد کی قوت ہوگی رواہ الترمذی یہ حدیث صحیح ہے جس نے یہ کہا کہ وہ اسقدر زنان  
 بکر کے پاس پہنچے گا شاید اس نے روایت بالمعنی کی ہے یا تفاوت عدد و نساء کا بحسب تفاوت  
 درجات کے ہوگا واللہ اعلم آئین شک نہیں کہ مومن کے لئے جنت میں دو زن سے زیادہ  
 ہونگی کیونکہ صحیحین میں عبداللہ بن قیس سے رفعا آیا ہے کہ ہذا مومن کا خیمہ جنت میں ایک مومن کا ہوگا

ستر میل طول میں اس کے اندر اس کے اہالی ہونگے وہ اونپر طواف کرے گا کوئی کسی کو نہ کیے گا  
 قالہ ابن القیم رحمہ اللہ لال لفظ الہین سے کیا ہے جو جمع ہے اہل کی لکن اثنین کو بھی جمع  
 کہتے ہیں واللہ اعلم دو ہی زوہہ مراد ہیں یا زیادہ \*

## فصل ۱۴

پیدائش جو عین کی کس چیز سے ہے اور وہ آج کے دن اپنے ازواج کو بچا پتی ہیں و حدیث  
 انس بن مالک میں فرمایا ہے جو عین زعفران سے پیدا کی گئی ہیں رواہ البیہقی یہ حدیث اس سند  
 منکوتہ لکن دوسری روایت میں شعبہ سے یونسی مروی ہے یہی مضمون حدیث ابی امامہ میں بھی  
 رفعاً آیا ہے رواہ الطبرانی اسکو ابن راہویہ نے بھی مجاہد سے موقوفاً روایت کیا ہے آئندہ  
 بالصواب یہی ہے اور ابن عباس سے وقفاً مروی ہے ابو سلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں اللہ کے  
 دوست کے لئے جنت میں عروس ہوگی جسکو آدم و حوا نے نہیں جنا و لکن وہ زعفران سے پیدا ہوئی  
 ہے بالجملہ آفرینش جو عین کی زعفران سے ہونا و صحابی ابن عباس و انس سے آورد و ابی بکر  
 و مجاہد سے مروی ہے اُنکی پیدائش جنت میں ہوئی ہے وہ آباء و ادمات سے مولود نہیں  
 ہیں بعض روایات میں آیا ہے کہ اسفل جو عین کا مسک ہے اور اوسط عنبر اور اعلیٰ کا فور اور  
 بال و ابرو ایک سیاہ خط ہے نور میں دوسرا لفظ یہ ہے کہ پیدا ہوئی ہیں شاخ عنبر و زعفران سے  
 تیسرا لفظ یہ ہے کہ پہلے سینہ اونکا پیدا ہوتا ہے مسک اذفر ابیض سے اوسے پر پر سارے بدن  
 کا التیام ہوتا ہے ابن عباس کہتے ہیں اللہ نے جو عین کو اصابع قدم سے زانو تک زعفران سے  
 بنایا ہے اور زانو سے پستان تک مسک اذفر سے اور پستان سے گردن تک عنبر شہب سے  
 اور گردن سے مترک کا فور ابیض سے اونپر ستر چلے مثل شقائق النعمان کے ہونگے جب

سامنے بیٹگی چہرہ مثل نور ساطع کے چمکتا ہوگا جس طرح سورج اہل دنیا کے لئے درخشاں ہے شعلاتی  
 کتنے بہن خاتموں ایٹھا الاخوان صالحا ولا تشاؤون الا عمل فمن سئم بعد سماع  
 هذا الجزاء العظيم فالجہا ثم احسن حالاً ومنه والحمد لله رب العالمین  
 انس کا لفظ رفعا نرؤیک ابو نعیم کے یہ ہے کہ اگر ایک عورت سات دریاؤں میں تھوڑے تو وہ سب  
 دریاؤں کے دھن کی شیرینی سے میٹھے ہو جائیں خلقت عورین کی زعفران سے ہے تیرا آدمیہ  
 جسکی خلقت خاک سے ہے جب اس درجہ حسین و جمیل ہوتی ہے تو پھر اس صورت کا جو کہ عفران  
 جنت سے جہی ہے کیا پوچھنا ہے خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی واللہ المستعان حدیث  
 ابن مسعود میں فرمایا ہے جنت میں ایک نور چمکے گا لوگ سر اٹھا کر دیکھیں گے وہ نور حور کے دانے کا ہوگا  
 جو سامنے اپنے زوج کے ہنسنے کی رواہ ابو نعیم کشیر بن مرونے ولدینا منہ بدین کہا ہے کہ ابر  
 آئینا اوس سے جواری بریں گی آراستہ و پیراستہ سیطخ نہر بنیخ کے نیچے سے جاریات  
 اوگین کے قالہ ابن عباس ولید بن عبدہ رفعا کہتے ہیں حضرت نے جبریل سے کہا اے جبریل تم کو  
 عورین کے پاس کٹر کر دو چنانچہ اونپر کٹر کر دیا فرمایا تم کون ہو کا نحن جو امری قوم کرام  
 حلوا خلم یطعنوا و مشبووا خلم یمھروا و نفوا خلم یدرہواروا الیث بن سعد  
 کہنے کے کہا اگر ایک عورین اپنا ہاتھ آسمان سے نیچے لٹکا دے تو ساری زمین چمک اٹھے  
 جس طرح کہ سورج واسطے اہل دنیا کے چمکتا ہے پھر کہا کہ یہ تو میں ہاتھ کا ذکر کیا پھر چہرہ کی  
 سفیدی و خوبی و جمال کا کیا ذکر ہے حدیث معاذ بن جبل میں فرمایا ہے کہ ایذا نہیں دیتی کوئی  
 عورت اپنے شوہر کو دنیا میں لکن کہتی ہے زوجہ اوسکی عورین میں سے تو اسکو ایذا مری  
 اللہ تجھ کو قتل کرے یہ تو پاس تیرے ذلیل یعنی وہاں ہے اب قریب ہے کہ یہ تجھ کو چھوڑ کر  
 ہمارے پاس آجائے گا رواہ احمد مرسل عکرمہ میں رفعا آیا ہے کہ عورین تعداد میں سے

کہیں زیادہ تر میں اپنے شوہرون کو دعا دیتی ہیں کہتی ہیں اللھم اعدہ علیٰ حبیبک و  
اقبل بقلبہ علی طاعتک وبلغہ الینا بعزک یا ارحم الراحمین ابن مسعود نے کہا جنت  
میں ایک حور ہے اوسکو بوجہ کہتے ہیں حورین سب جنتوں کی اوسکی فریفتہ ہیں اُسکے بازو پر ہاتھ  
مارتی ہیں اور کہتی ہیں خوشی ہو تجھ کو اسے بعثت میری طالب اگر تجھ کو جان لین تو خوب ہی خوش  
کر میں اوس حور کی دونوں آنکھوں کے پیچ میں لکھا ہے من کان ینبغی ان یتکون لہ مشلی  
خلیل ہر ضاء ربی یعنی جو کوئی مجھ سے حور یا چاہے تو وہ میرے رب کی خوشی پر چلے  
**حکایت** عطاء سلمیٰ نے مالک بن دینار سے کہا تھا اے ابا یحییٰ ہمیں شوق دلاؤ کسا  
جنت میں ایک حور ہے جنت والے اوسکے حسن پر فخر و ناز کرینگے اگر اللہ نے اہل جنت پر یہ بات  
نہ لکھی ہوتی کہ وہ نہ مرینگے تو وہ اوسکے حسن سے مر جاتے جب سے عطا ہمیشہ اندوگین رہتے تھے  
یعنی اوسکے شوق میں

ہوش یاروں کے بجا ہیں پہراغیا کے ہوش	منتظر ہیں ترے ایک جلوہ دیدار کے ہوش
-------------------------------------	-------------------------------------

**حکایت** احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں ایک حکیم کی ملاقات ایک حکیم سے ہوئی اوسنے کہا تو  
حور کا مشتاق ہے کہا نہیں کہا مشتاق ہونا چاہئے کہ اوسکے چہرے کا نور ابد کا نور ہوگا وہ ہوش  
ہو گیا گہرا وٹھا لیگے ایک ماہ تک ہم اُسکی عبادت کرتے رہے **حکایت** ربیع بن کانہو کہتی  
ہیں حسن نے ہماری طرف دیکھا ہم جو ان تھے کہا اے گروہ جو انون کے تم حور عین کے مشتاق  
نہیں ہوتے حضرمی کہتے ہیں میں اور حمزہ ایک رات چھت پر سو یا بیٹھ دیکھا کہ وہ بستر پر رات بھر  
تڑپتے اور کر وٹھیں بدلتے رہے میں نے صبح کو کہا تم رات کو بالکل نہ سو گئے کہا جب میں بستر پر لیٹا  
تو میرے سامنے ایک حور کی صورت آئی گویا مجھ کو آہٹ ملی کہ اوسکی جلد میری جلد سے چھوٹی  
ابو سلیمان نے کہا یہ ایک مرد مشتاق تھا

<p>راہیں دیدہ شب زندہ دار خویش تنم</p>	<p>کہ تلخ کرد براس تو خواب شیرین را</p>
<p>رات ساری مجھے دونوں کی تسلی میں کٹی</p>	<p>۵ ہات دل پر سے اوٹھایا تو جگر پر رکھا</p>
<p>ابن عباس نے کہا ہے اگر ایک حور اپنا کف دست آسمان وزمین کے بیچ میں نکالے تو ساری          خلایق اوسکے حسن پر مفتون ہو جائے اور اگر اپنی اوڑھنی نکالے تو سورج سامنے اوسکے          مثل قتیلہ کے سامنے سورج کے بے روشنی ہو جائے اور اگر اپنا چہرہ دکھائے تو اوسکا کھسب باہن          سما وارض کو درخشان کر دے <b>حکایت</b> یزید رقاشی کہتے ہیں جنت میں ایک نور چمکے گا          کوئی جگہ جنت میں باقی نہ رہے گی لیکن وہ نور اوس جگہ داخل ہوگا پوچھا وہ کیا ہے کہا ایک حور سے          اپنے شوہر کے ہنسے کی صلاح کہتے ہیں کنارہ مجلس میں ایک شخص بیٹھتا اوسنے جیج ماری درمگر گیا          اسکو ابن ابی الدنیاء نے روایت کیا ہے اور خطیب نے تاریخ میں رفا کہن ذکر چیخ مارنے کا          نہیں کیا تھیں بن ابی کثیر کہتے ہیں جب کوئی حور تھوک دے گی تو کوئی درخت جنت کا باقی نہ رہے گا          لیکن سیلاب ہو جائے گا دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حور عین اپنے ازواج کو ابواب جنت پر آکر لینگے          اور کہیں گی طالما انتظرناکم فتمن۔ الرضیات فلا تسخط والمقیات فلا نظھ فی الخلد          خلا نموت اسکو بہت آواز خوش سے جو کہی تو نے سنی ہو کسنگی پھر کسنگی انت جی وانا جاک          لیس دونک تقصیر ولا وراءک معدل یعنی ہم تیری بہت راہ دیکھی بہت سنا تھا          کیا ہم رضامند رہنے والیاں ہیں کہی نا خوش نہو گی ہم سدا بنے والیاں ہیں کہی کوچ کر نیگی          ہم ہمیشہ زندہ رہنے والیاں ہیں کہی نہ مر نیگی تو ہمارا یار ہے ہم تیرے یار ہیں ہم کوئی قصور          تیرا کر نیگی اور نہ جھکو چھوڑ کر کہیں اور جائیں گے *</p>	
<p>فصل ۱۵</p>	

حورین کا مہر اعمال صالحہ میں ہوا حدیث میں آیا ہے کہ جابر و بکشی مسجد میں اور دو کرنا  
 خس و خاشاک کا مسجد سے مر ہے حورین کا ابو ہریرہ کہتے تھے تم فلا نہ بنت فلان سے بہت سا  
 مال خرچ کر کے نکاح کرتے ہو اور حورین جو ایک لقمہ یا ایک دانہ خرما یا ایک پارہ نان پر ہلتی ہے  
 اوسکو چھوڑ دیتے ہو امام سحنون نے کہا ہے مصر میں ایک شخص سعید نام تھا اوسکی ماں بڑی عابدہ  
 تھی اوسکا بیٹا رات کو اوسے نماز پڑھاتا امام بنتا جب اوسپر نیند کا غلبہ ہوتا وہ کہتی اسے  
 سعید جو دروغ سے ڈرتا ہے اور حورین سے منگنی کرنا چاہتا ہے وہ سوتا نہیں ہے تب وہ کر  
 ہوشیار ہو جاتا حکایت نہایت بتانی روح نے خواب میں ایک حورین کو دیکھا کہا تو کہے  
 لئے ہے اوسنے کہا اوسکے لئے جرات کو مسجد پڑھتا ہے اور لوگ سوتے ہوتے ہیں بعض نے  
 ایک حور کو نہایت جمیل دیکھا کہا تو کہے لئے ہے کہا شخص چار ہزار ختم کرے  
 جس دن وہ شخص چار ہزار ختم کر چکا اوس دن مر گیا نہایت نحیف البدن مثل مشک کہنے کے تھا ہوا  
 حکایت شیخ نصر قاری کہتے ہیں ایک رات میں تہجد سے سو گیا خواب میں ایک جاریہ دیکھی  
 کہ ویسی خوبصورت کہی ندیکھی تھی اوسکے ہاتھ میں ایک ورق تھا کہا اسے شیخ تو اسکو پڑھ سکتا ہے  
 میں نے کہا ہاں مجھ کو وہ ورق دیا اوس میں یہ لکھا تھا

قد اهلكت اللذائذ والاماني	عن الفرزدق للقطف الدواني
ولذة نومته عن خبير عيش	مع الخيرات في غرت الجنان
تبقى من منامك ان خيرا	من النوم التجدد بالقرآن

حکایت مالک بن دینار کہتے ہیں میں ہرات کو ایک وظیفہ پڑا کرتا تھا ایک رات سو گیا  
 ایک جاریہ خواب میں آئی نہایت جمیل اوسکے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا مجھے کہا تو اسکو پڑھ سکتا  
 میں نے کہا ہاں وہ رقعہ مجھ کو دیا اوس میں یہ لکھا تھا

وما لك النوم عن طلب الاماني	وعن تلك الكوامس في الجنان
تعيش مخلدا لاموت فيهما	وتلصق في الخيام مع الحسان
تيقظ من منامك ان خيرا	من النوم التهجيد بالقرآن

## فصل ۱۶

جنت والون کے نکاح و وطی اور کمال التذوق کا ذکر اور انکا مذی و منی وضعت پاک رہنا اور ونہ غسل کا واجب ہونا ۛ حدیث ابو ہریرہ میں گزر چکا ہے کہ مرد ایک دن میں سو غدراء کے پاس پہنچا یعنی کنواری عورت کے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث ابو موسیٰ میں گزر چکا ہے کہ درمجنون کے خیمہ میں مومن کے اہل ہونگے جنہر وہ طواف کریگا یہ حدیث بالاتفاق صحیح ہے لقیط بن عامر نے دانداجہ مطہرہ میں کہا ہے میں نے کہا اے رسول خدا کیا یہ کوہان ازواج مصلحات بلینگی فرمایا صالحات واسطے صالحین کے ہیں لذت اوٹھائیں گے اولٹے مثل تمہاری لذت کے دنیا میں اور لذت اوٹھائیں گے وہ جسے بچہ اسکے کہ ولادت نہوگی رواہ الطبرانی ابو ہریرہ نے حضرت سے پوچھا تھا کہ کیا ہم وطی کریں گے جنت میں یعنی جماع وصحبت ومباشرت فرمایا ہاں قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان میری دحم دحم پر جب مرد جماع کرے اوٹھ کھڑا ہوگا تو وہ حور پر وسیط کی پاک اور کنواری ہو جائے گی رواہ ابن وہب صراح میں کہا ہے دحم سخت سپوختن اتنی مطلب یہ ہے کہ خوب ہی فشار کے ساتھ وقاع کریں گے ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ جنت والے جب اپنی عورتوں سے جماع کریں گے تو وہ پرہیزگوار و شہرہ ہو جائیں گی رواہ الطبرانی ابو امامہ کہتے ہیں حضرت سے پوچھا کیا اہل جنت نکاح کریں گے یعنی جماع

فرمایا ایسے ذکر سے جو مست نہو اور ایسی شہوت سے جو منقطع نہو۔ جماع دھما دھما ہوگا اور نہ منی  
 ہوگی اور نہ منی یعنی نہ انزال ہوگا اور نہ موت آوے گی رواہ الطبرانی اسکی سند ضعیف  
 ہے ابو ہریرہ نے کہا حضرت سے سوال کیا کہ کیا اہل جنت میسر کریں گے یعنی صحبت فرمایا  
 ہاں بذكر لا یصل و فرج لا یحفی و شہوق لا تنقطع رواہ ابو نعیم یعنی نہ ذکر مست  
 و میسر ہوگا اور نہ شرمگاہ گھسے گی اور نہ شہوت ختم ہوگی بلکہ سب امور بہ طور و برقرار  
 رہیں گے و اللہ اعلم ابو امامہ کہتے ہیں حضرت سے پوچھا کیا اہل جنت جلع کریں گے فرمایا ای  
 و الذی بعثنی بالحق و حماد حماد پر اتھ سے اشارہ کیا و لکن نہ منی ہوگی اور نہ منی رواہ  
 الحسن بن سفیان ابو قتادہ کہتے تھے اہل جنت کے پاس کمانا پینا لائین گی پھر شراب ظہور  
 جب اوسکو پینیں گے پیٹ لگ جائیگا اور بدن سے پسینا ہو کر بہ جائیگا اوسکی خوشبو مشک  
 سے بہتر ہوگی پھر یہ آیت پڑھی و سقاہم شرابا طہورا عکرمہ نے کریمہ ان  
 اصحاب الجنت الیوم فی شغل فاکھون مین کہا ہے کہ ادا اس شغل سے ازالہ بکارت  
 ایکار ہے رواہ سعید بن منصور ابن سعد نے آئہ مذکورہ مین کہا شغل ایکار فضا  
 عذاری ہوگا صراح مین کہا ہے قص شکستن چیزے چنانکہ از ہم جدا شود و شکستن مہترامہ  
 اقضا من باب روان رسیدن انتہی عذاری بالفتح و الکسر جمع ہے عذرا کی عذرا کہتے  
 ہیں دختر و شیرہ کو یعنی کنواری لڑکی اعتذار بکارت نازل کردن کذا فی الصراح و زاعی  
 نے بھی اس آیت کی تفسیر مین یہی کہا ہے کہ شغل اصفا فضا اکبار اسی کے ابن  
 عباس بھی قائل ہیں ابو الا حوص نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہ ازالہ بکارت بالاسر پر اندر  
 حبال کے ہوگا مقاتل نے کہا وہ اس شغل کی وجہ سے اہل نار غافل ہو گئی اور نہ اونکی یاد دہشتی  
 اور نہ اونکے لئے کچھ رنجیدہ ہو گئی

کسے را با کسے کارے نباشد	بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
<p>شعرانی کہتے ہیں فی شغل کما فی جماع نکما تاکہ بندے شرم کے کاموں کو کنایہ سے کہا کریں عرف میں نوکر ایسے امور کا مکروہ ہوتا ہے علماء نے کہا ہے و لکھ فیہا درنہ فہم بکثرۃ و عیشیا جنت میں نادن نہوگا ہمیشہ نور میں رہیگی مفاد رشب کو ارفاء حجاب و غلق باب سے پہچانیں گے اور دن کو نفع حجاب و نفع باب سے و اللہ اعلم سعید بن جبیر نے کہا او کی شہوت اونکے بدن میں شش سال تک جاری رہیگی وہ لذت پائیں گے او کو جنابت لاحق نہوگی کہ وہ محتاج تطہیر کے ہوں اور نہ ضعف و انحلال قوت کا عارض ہوگا یعنی طاقت نہ گیسے گی اور نہ کمزوری و ناتوانی ہوگی بلکہ وہ طبعی اونکی ایک طرح کا التذاذ و تنعم ہوگا کوئی آفت او کو کسی طرح پہنچی نہ لگیگی اور طبع کامل ہوگون میں وہان وہ شخص ہوگا جسے اسبگامہ اپنے نفس کو حرام سے زیادہ پچا یا ہے جس طرح کہ وہ شخص کہ جسے یہاں حریر پہنا ہے وہ وہاں حریر نہ پہنے گا اور جسے یہاں شراب پی ہے وہ وہاں شراب نہ پئے گا یا جس نے اسبگامہ سونے چاندی کے برتنوں میں کھایا وہ وہاں ظروف زر و سیم میں نہ کھائیگا و لہذا حدیث میں فرمایا انھا لھم فی الدنیا و لکھ فی الاخرۃ اب جو کوئی اپنی لذات و طیبات و شہوات کو اسبگامہ پورا کر لیا تو وہ اسبگامہ محروم رہیگا جس طرح کہ اللہ نے خیر دی ہے اذ ہبتم طیباتکم فی الحیاۃ الدنیا و استمتعتم بہا و لہذا صحابہ و تابعین اس سے نہایت درجہ ڈرتے تھے بالجملہ لذت محرمہ کا تارک دن قیامت کے استیفاء اپنی لذات کا اکمل وجوہ پر کر گیا اور مبتلا محارم و معاصی کے لئے وہاں لذت نہوگی</p>	
کسی کو لذت طاعت بود محروم نہ مصلحت	کہ بگزارند در جنت ولے با دافع حرمانش

## فصل ۱

زن جنت اسی دنیا میں اپنے زوج کو دیکھتی ہے ۛ عبداللہ بن زید نے کہا ہے کہ یہ کوہ پیما پہنچی ہے کہ نساء اہل جنت سے کہتے ہیں کہ کیا تو اپنے زوج کو اہل دنیا میں دیکھنا چاہتی ہو کہ وہ کتنی ہے ہان تب پردہ اٹھا دیتے ہیں اور دروازہ کھلتا ہے وہ اسکو دیکھ کر پہچان لیتی ہے اور نگاہ میں رکھتی ہے اور اس کے دیرین جانے کی وجہ سے اس کی طرف مشتاق ہوتی ہے جس طرح کہ کوئی عورت شوہر غائب کی آرزو مند ہوتی ہے اور جب اس کی دنیا کی بی بی اور اس سے باہم کچھ نہنگی ہو جاتی ہے اور وہ بی بی اس سے ناغوش ہوتی ہے تو یہ امر اس پر شاق گزارتا ہے وہ کہتی ہے و یحک دحید من شرک انداھو معک لیالی قلائل یعنی تو اسکو اپنی شہر سے رہا کر یہ تو پاس تیرے چند شب سے ترغزی میں رفعا آیا ہے ایذا نہیں دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں لگن کہتی ہے زوجہ اس کی حور عین کا تو ذیہ قاتلک اللہ فاتھاھو عندک دخیل یوشک ان یفارقک الینا اس حدیث میں دلیل ہے اس بات پر کہ اطلاق لفظ زوجہ کا حور عین پر مثل آدمیہ کے صحیح ہے ۛ

## فصل ۱

جنت میں حمل و ولادت ہوگی یا نہیں اس میں لوگوں کا اختلاف ہے ۛ حدیث ابو سعید خدری میں فرمایا ہے مومن جب خواہش اولاد کی جنت میں کرے گا تو ایک دم میں حمل و وضع و سن حسب و نحوه ہو جائیگا رواہ الترمذی و استخریہ اسحق بن ابراہیم نے کہا ہے لیکن وہ اس بات کی خواہش پہنچی کرے گا بعض نے کہا جنت میں جماع ہوگا ولد نہ ہوگا

حدیث البورزین عقیلی میں فرمایا ہے اہل جنت کی اولاد پیدا نہوگی ابن القیم نے کہا یہ حدیث  
ابوسعید کی شرط صحیح پر ہے اور رجال اسکی صحیح بہم لکن سخت غریب ہے اور تاویل حق  
میں نظر ہے دوسرا لفظ ابوسعید کا یہ ہے حضرت سے کہا کیا اہل جنت کے اولاد پیدا نہوگی  
کیونکہ ولد تمام مسرت ہوتا ہے فرمایا ان قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان میری  
سچا اتنی مدت میں نہوگا جسکی تمنا ختم کرتے ہو بلکہ اسکا حمل و رضاع و شباب سب ایک دم میں  
ہو جائیگا رواہ ابو نعیم تیسرا لفظ انکار فعا یہ مرد جنت کے لئے اولاد نہوگی حسب بخوار  
اسکے اور حمل و فصال و شباب ایک ساعت میں ہو جائیگا رواہ ابو الحسن و مروی الحاکم  
مشئلہ ایضا عنہ بیقی نے کہا اسکی اسناد سخت ضعیف ہے اور حدیث طویل البورزین میں  
جسکی طرف بخاری نے اشارہ کیا ہے یوں آیا ہے خیر ان لا توالد اس حدیث کو احمد و  
طبرانی و ابوالشیخ و ابن منذر و ابن مردویہ و ابوالنعیم و غیر ہم نے بسبیل قبول و تسلیم روایت  
کیا ہے تو یہ حدیث صریح ہے اتقاء ولدین اور یہ لفظ کہ جب وہ چاہیگا تو ایسا ہوگا معلق  
بشرط ہے اور تعلیق سے وقوع معلق اور معلق بہ کالزام نہیں آتا ہے اور لفظ اذا اذا کا  
ظاہر ہے محقق میں و لکن کہی استعمال ان الفاظ کا واسطے مجر و تعلیق کے عام طور بھی آتا ہے  
اسجگہ یہی معنی متعین ہیں اسکو حافظ ابن القیم نے دس وجہ سے ثابت کیا ہے پھر کہا ہے  
کہ جن لوگوں نے ولادت کی نفی جنت میں کی ہے سو وہ نفی کچھ اس سبب سے نہیں کی ہے  
کہ انکے دلون میں کچھ یزغ ہے بلکہ بدلیل حدیث البورزین کے ہے کہ اس میں لفظ خیر ان  
لا توالد آیا ہے اور ترمذی نے اس باب میں سلف و خلف سے دو قول نقل کئے ہیں  
اور حدیث ترمذی غریب ہے سو اگر حضرت صلعم نے یہ فرمایا ہے تو اس کے حق ہونے میں کچھ شک  
و شبہ نہیں ہے اور نہ کچھ منافات ہے درمیان اس کے اور درمیان حدیث البورزین کے اس لئے

کی نفی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تہ نفی ولادت و لد و وضع و سن و شباب کی ایک ساعت میں اللہ تعالیٰ  
قرطبی نے کہا ہے علمائے اسمین اختلاف کیا ہے بعض نے کہا جنت میں جماع ہوگا اور انہوں نے  
مجاہد و طاووس و ابراہیم نخعی کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا اولاد ہو سکتی ہے مگر کوئی  
اوسکی خواہش نہ کرے گا واللہ اعلم

## فصل ۱۹

حورین کے سماع و غناء و لذت و طرب کا ذکر۔ قال تعالیٰ و یوم نقوم السَّاعِیْنَ  
یتقرقون فاما الذین امنوا و عملوا الصَّالِحَاتِ فھم فی روضۃ یحیرون یحییٰ بن  
ابی کثیر نے کہا حیرہ لذت و سماع ہے اور یہ کچھ برخلاف قول ابن عباس کے نہیں ہے کہ انہوں  
نے یحیرون کے معنی یکرمون کے کہے ہیں اور مجاہد و قتادہ نے کہا ینعمون اسلئے کہ  
لذت کان کی سماع سے منجملہ اکرام و انعام کے ہے علی کا لفظ رفعا یہ ہے جنت میں ایک  
مجمع ہوگا حورین کا وہ اپنی آواز میں بلند کرے یعنی گائیں گی و سی آواز خلائق نے سُنی  
ہوگی وہ یہ کہیں گی نحن الخالدات فلا نبید نحن التَّاعَمَاتُ فلا نبأس نحن الراضیات  
فلا نسخط طوبی لمن کان لنا و کنا لہ رواہ الترمذی و استخرجہ یہ عبارت دارالکتاب  
اونکی غزلوانی ہوگی ابوہریرہ کہتے ہیں جنت میں ایک نہر ہے طول میں برابر جنت کے اوسکے  
کناروں پر کنواریاں کھڑی ہوں گی آسنے سانسے وہ آواز سے گائیں گی ساری خلق اوسکو  
سُننے کی تم جنت میں کوئی لذت و مزہ مثل اوسکے نہ دیکھو گے جتنے کہا اسے ابوہریرہ وہ کیا  
گنا ہوگا کہ انشاء اللہ تسبیح و تحمید و تقدیس و ثناء رب عزوجل کی ہوگی اسکو جعفر فرمائی  
نے اسے طرح موقوفہ روایت کیا ہے ابو نعیم کا لفظ ابوہریرہ سے یہ جنت میں ایک درخت

ہے اس کے جذوع یعنی تنہ درخت سونے کے اور اس کی شاخیں زبرجد اور موتیوں کی ہوں گی  
 ایک ہوا چلے گی اس سے آواز برآمد ہوگی سنے والوں کے کہیں کوئی آواز لذتزداد حس  
 نہ سنی ہوگی انس کا لفظ رفعا یہ ہے جو عین جنت میں نفی کرے گی نحن المحر الحسن خلقنا  
 لازواج کرام رواہ ابو نعیم وابن ابی الدنیا ابن ابی اوفی رفعا کہتے ہیں ہر مرد کے  
 ساتھ اہل جنت میں سے چار ہزار بکر اور آٹھ ہزار اسیم اور سو حور سیاہی جانیگی وہ سب  
 ہر ہفتہ میں مجتمع ہو کر آواز خوب کہو سی آواز خلائق نے نہ سنی ہوگی یہ کہیں گی نحن  
 الخالدات فلا تبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نشخط ونحن  
 المقيعات فلا نطعن طوبی لمن كان لنا وكناله رواہ ابو نعیم خالد بن معدان نے  
 رفعا کہا ہے داخل ہوگا جنت میں کوئی بندہ لکن بیہوشی پاس اس کے سر اور دونوں بازو  
 کے دو حور عین اور بہت آواز خوش سے غنا کرے گی جس کو انس و جن نے سنا ہوگا وہ کہے  
 مزا شیر طیران نہیں ہے رواہ جعفر القریانی ابن عمر رفعا کہتے ہیں ازواج اہل جنت گانگی  
 ایسی خوش آوازی سے کہ کسی نے ویسی آواز نہ سنی ہوگی منجملہ ان کے غنا کے ایک یہ  
 ہے کہ نحن الخیرات الحسن ازواج قوم کرام ينظرون بقرۃ اعیان ووسر غنا یہ ہوگا  
 نحن الخالدات فلا نمتن نحن الامانات فلا نخفنه نحن المقيعات فلا نطعنہ رواہ  
 الطبرانی تفرجہ باین ابی مریم یہ غنا حقیقت میں ادا شکر نعم خدا ہے جس نے انہیں یہ  
 اوصاف کمال اور صفات حسن و جمال کے رکھے ہیں ابن وہب کہتے ہیں ایک مرد قریش  
 نے ابن شہاب سے کہا کیا جنت میں سماع بھی ہوگا کیونکہ مجھے سماع محبوب ہے کہا قسم  
 ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ہے جان ابن شہاب کی جنت میں ایک درخت ہے جس کا پھل  
 موتی اور زبرجد ہیں اس درخت کے نیچے حورین ہوں گی نارستان وہ طح طح سے

گائیں گی نحن الناعمات فلا نبأس نحن الخالدات فلا نموت جب وہ درخت اس  
 آواز کو سنے گا اسکے پتے کٹر کٹر آئیں گے اور اون جواری کو جواب دیں گے ہم نہیں جانتے  
 کہ آواز جواری کی بہتر ہوگی یا آواز شجر کی ابن وہب نے اسی کے لگ بھگ خالد بن  
 یزید سے بھی روایت کیا ہے اور اتنا اور زیادہ کیا کہ اونکے سینہ پر لکھا ہوگا انت جی و  
 انا جاك انت تحت نفسی عندك لحد ترعینی مثلك ایک اور سماع ہوگا جو اس سے ہی  
 اعلیٰ تر ہے آواز اعلیٰ کہتے ہیں مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ کی خلق میں کوئی شخص اسرافیل  
 علیہ السلام سے زیادہ تر خوش آواز نہیں ہے اللہ اونکو حکم دیگا وہ سماع شروع کریں گے  
 آسمانوں میں کوئی فرشتہ باقی نہ رہے گا لکن اوسکی نماز قطع ہو جائے گی  
 پہر جب تک اللہ چاہیگا وہ سماع میں رہیں گے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا قسم ہے میری عزت  
 کی اگر جان لین بندے قدر میری عظمت کی تو میرے غیر کو نہ پوچھیں رواہ ابن ابی الدنیا  
 محمد بن منکدر کہتے ہیں قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو چاہتے  
 تھے کان اپنے اور جان اپنی مجالس ہو و من امیر شیطان سے تساکن کرو اونکو رو یا فہمک  
 میں پتہ فرشتوں سے کہیگا سناؤ اونکو تحمید تمہیری مالک بن دینار نے کریمہ ان لہ  
 عندنا لرفی و حسن صاب میں کہا ہے قیامت کے دن حکم ہوگا ایک منبر بلند رکھیں گے  
 پہر بکار جائیگا کہ اے داؤد تم میری تحمید کرو آواز خوب و نرم سے جس سے کہ تم میری تحمید  
 کیا کرتے تھے دنیا میں داؤد کی آواز نعیم اہل جنت کو خالی کر دے گی یعنی اونکو تعم و ناز کیسی

آمد خبر سے زامیاد | من بعد خبر نہ ماند مارا |

درویش عبد اللہ بن احمد بخوشہر بن خوشب نے کہا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہیگا  
 میرے بندے آواز خوش کو دوست رکھتے تھے مگر دنیا میں میرے سب سے اوسکا سنا چھوڑ دیا تھا اب میرے بند کو

سناؤ وہ اپنی آواز میں بلند کرینگے تسبیح و تکبیر سے کہ ویسی آواز کہی نہ سنی ہوگی رواہ حماد بن سلمہ

چند خوش باشد آواز نرم حزمین	۵	بگوش حریفان مست صبور
یہ از روئے زیباست آواز خوش		کہ آن حفظ نفس است و ایت قوت روح

ابن عباس سے کہا جنت میں ایک درخت ہے کہڑا ہوا ستوارا اسکے سایہ میں سو برس چلے اسکے نیچے بیٹھ کر بات چیت کریں گے بعض کا جی چاہیگا وہ دنیا کے لوگوں کا ذکر کریگا اللہ تعالیٰ ایک ہوا طرف سے جنت کے بھیجیگا وہ ہوا اوس درخت کو جنبش دے گی ہر طرف لوگوں کے ساتھ جو کہ دنیا میں تھا ۵

من کل شئ لذیذ احسنی قدھا	وکل ناطقۃ فی الکون یطربنی
--------------------------	---------------------------

سید عارفی کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ جنت میں قلعے ہیں موتی اور سونے کے اور کچھ کچھ ہیں جنت والے جب آواز خوش کا سنا چاہیں گے اللہ تعالیٰ اُن قلعوں پر ایک ہوا بھیجیگا اوس ہوا سے ہر آواز خوش جسکو جی چاہیگا سُنائی دے گی ایک اور سماع ہر اس سے بھی اعلیٰ تر جسکے سامنے سارے سماع مضمحل ہونگے یہ سماع اللہ کے کلام و خطاب و سلام و محاضرات کا ہوگا اللہ تعالیٰ اپنا کلام اُن پر پڑھیگا یہ جب اوس کلام پاک کو سنیں گے تو گویا پہلے اوس سے کہی نہ سنا تھا اس باب میں حدیثیں صحیح حسن آئی ہیں کہ سماع دنیا سے بھی زیادہ تر محبوب ہیں اور کان میں لذیذ تر اور آنکھ میں خنک تر اسلئے کہ جنت میں کوئی لذت نظر کرنے سے طرف رو بہبارک خدا کے اور اوسکے کلام پاک کے سُننے سے نہیں ہے اور نہ کوئی شے اہل جنت کو اس سے زیادہ محبوب تر و سجاوگی جمد اللہ بن برہہ کہتے ہیں جنت والے ہر دن دو بار جباریل جلالہ پر داخل ہونگے اللہ تعالیٰ اُن پر قرآن پڑھیگا اور ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوگا وہ جگہ منبر و ترویقات و زبرجد و زور و زور ہوگی

اوپر ایسی کوئی چیز پڑ ہی نہیں گئی اور نہ اونہوں نے اعظم و احسن تراوس سے  
سُنی ہوگی وہ اپنے گہروں میں پھر کر آئیں گے اور انکی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئی دوسرے دن تک  
اللہ اعظم لنا و ارزقنا

## فصل ۳

اہل جنت کے اونٹ گھوڑے سواریاں کیسی ہونگی ؟ بریدہ کہتے ہیں ایک شخص نے  
حضرت سے پوچھا کہ جنت میں گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اللہ اگر تجھ کو جنت میں لیجا ئیگا  
تو تو وہاں یا قوت سرخ کے گھوڑے پر سوار کرایا جائیگا وہ تجھ کو جہاں تو چاہیگا لڑیگا  
ایک اور شخص نے کہا بہلا جنت میں اونٹ بھی ہونگے اوسکو پہلا سا جواب نہیں دیا کہا اگر  
اللہ تجھ کو جنت میں لیجا ئیگا تو ہر خوش تیرے جمی کی اور لذت آنکھ کی تجھ کو ملیگی رواہ  
الترمذی در روی نحوه بمعناہ عن عبد الرحمن بن سابط وهذا اصم منہ ایوب  
کہتے ہیں حضرت کے پاس ایک اعرابی آیا کہا اے رسول خدا میں گھوڑے کو دوست  
رکھتا ہوں جنت میں گھوڑے ہونگے فرمایا تو اگر جنت میں جائیگا تو تیرے پاس یا قوت کا گھوڑا  
لایا جائیگا اوسکے دو پر ہونگے تجھ کو اوس پر سوار کر لیں گے وہ تجھ کو جہاں تو چاہیگا لے  
اوڑے گا ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے ابن القیم نے کہا حدیث  
بریدہ مضطرب فیہ ہے لکن ترمذی نے اوسکو صحیح کہا ہے واصل نے کہا جنت والے  
ملاقات کرینگے سفید نجائب پر گویا وہ یا قوت ہیں اور نہیں جنت میں بہائم مگر سب دشت  
حدیث جابر میں فرمایا ہے اہل جنت جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اونکے گھوڑے اس  
اونکے آئین کے یا قوت سرخ کے اونکے پر ہونگے وہ پیشاب دلیہ کرینگے یہ اوپر بیٹھ کر جنت میں

اور تپہ رنگے اتنے میں جب سار جل و علی التجلی فرمائے گا یہ اوسکو دیکھ کر سجدہ میں گرینگے  
 جبار تعالیٰ فرمائے گا اپنے سر اٹھاؤ آج کا دن عمل کا دن نہیں ہے یہ تو نعیم و کرامت کا  
 دن ہے وہ سر اٹھائیں گے اللہ تعالیٰ اونیہ عطر برائے گا پہرہ مشک کے تو دو دن  
 پر گزر کرین گے اللہ وہاں ایک ہوا بھیجے گا وہ ہوا اونیہ خوشبو مسک کی اور رائیگی وہ اپنے  
 گہر پھر کر آئیں گے اوس گرد و غبار طیب آلودہ ہونگے رواہ ابوالشیخ ابن عمر نے کہا ہے  
 جنت میں حقائق خیل و کراشم بجانب ہونگے جنہر اہل جنت سوار ہونگے یعنی عمدہ سے عمدہ  
 گھوڑے اور بہتر سے بہتر سائڈ تیان صحیح مسلم میں ابن سعد سے آیا ہے کہ ایک آدمی ایک  
 ناقہ مخطومہ لایا اور کہا اے رسول خدا یہ اللہ کی راہ میں ہے فرمایا تم کو قیامت کے  
 دن سات سو ناقہ مخطومہ ملیں گے۔

## فصل ۲۱

جنت والے آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور جو دنیا میں درمیان اونکے ہوتا  
 اوسکا تذکرہ کالینگے۔ قال تعالیٰ فاقبل بعضهم علی بعض یتساءلون قال قائل  
 صنم انی کان لی قرین یقول انک لمن المصدقین اذ امتنا وکننا ترابا و  
 عظاما انما المدینون قال هل انتم مطلعون فاطلع فرأه فی سواد الجحیم  
 قال تالله ان کدت لتردین ولولا نعمة ربی لکننت من المحضرن اظہر قال  
 یہ ہے کہ هل انتم مطلعون قول مؤمنین کا اپنے اخوان مسلمین سے ہوگا اور بعض نے کہا  
 کہ یہ بات ملائکہ اون مذاکرین سے کہیں گے یہی قول ابن عباس کا بھی ہے اور بعض نے  
 کہا کہ یہ قول اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے ہوگا لکن صحیح وہی اول ہے کعب نے کہا ہے

جنت و نار کے درمیان روزن ہیں تو جس جب کسی اپنے دشمن کو دیکھنا چاہیگا جو کہ دنیا  
میں تھا تو کسی ایک روزن سے جھانک لیگا و قال تعالیٰ و اقبل بعضہم علی بعض  
یتساءلون قالوا انا كنا قبل فی اهلنا مشفقین فمن الله علینا و و قانا عذاب  
السموم انا كنا من قبل ندعوه انه هو الابر الرحیم ابو امامہ کہتے ہیں حضرت سے پوچھا  
کیا اہل جنت ایک دوسرے کی ملاقات و زیارت کریں گے فرمایا اعلیٰ اسفل کی زیارت کریگا  
نہ اسفل اعلیٰ کی مگر وہ لوگ جو آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھتے تھے وہ جنت میں جہاں چاہیے  
کسی ہوئی اوٹھیں پر سوار ہو کر آئیں گے رواہ الطبرانی و ردی الد و سرقی مشاہیر  
عن حمید بن ہلال و وسر لفظ طبرانی کا ایوب بن نفعا یہ ہے کہ جنت والے ساڈھنیوں  
پر سوار ہو کر آئیں گے او بعض زیارت بعض کی کریں گے اس سے او کی لذت و مسرت پوری  
ہوگی و اندازہ عارف نے حضرت سے کہا تھا گویا میں دیکھتا ہوں اپنے رب کے عرش کو ظاہر  
اور اہل جنت کو کہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور اہل نار کو کہ وہ عذاب کئے جاتے  
ہیں فرمایا اللہ نے اس بندے کے دل کو منور کر دیا ہے اس رفعا کہتے ہیں اہل جنت جب  
جنت میں جائیں گے بعض انھوں شقائق بعض کے ہونگے اسکا تخت اس کے نزدیک اسکا  
تخت اس کے نزدیک آئیگا تب یکجا جمع ہونگے ایک دوسرے سے کہیگا تم جانتے ہو کہ اللہ  
نے ہر کو کو تختا وہ کہیگا فلاں دن فلاں جگہ میں پہنچے دعا کی تھی اللہ نے ہر کو کو بخش دیا  
رواہ ابن ابی الدنیا مجاہد نے تفسیر علی سر و متقابلین میں کہا ہے کہ ایک دوسرے  
کی پشت کو نہ کیگا بطور تواصل و تماہب اس لئے کہ تخت جب طرح وہ چاہیں گے دور  
کریں گے بعض علمائے کہا ہے من جملة التقابل ان عین احدہم الیمنی تقابل  
عین اخیہ الیمنی لکما ینظر الشخص وجهہ فی المرآة عکس صافی الدنیا

شفی بن ماتع کا لفظ رفعا یہ ہے ایک نعمت جنت کی یہ ہے کہ وہ اذنیوں اور سامندنیوں پر  
 سوار ہو کر آپس میں ملاقات کریں گے ان کے پاس جنت میں اسب بازین و لگام لائے جائیں گے جو کہ  
 نہ پیشاب کریں گے اور نہ لیدوہ اوپر سوار ہو کر جہان اللہ چاہیں گے وہاں تک جائیں گے ان کے  
 پاس بادل آئیں گے اور وہ شے ہوگی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی وہ کہیں گے  
 اے ابرہہ میرے سر وہ ادنیٰ اور انکی تمنا سے زیادہ برسیگا پھر اللہ ایک ہوا بھیجے گا جو انڈیا  
 ندرے گی ان کے دائیں بائیں مشک کے ٹیلے گھوڑوں کی پیشانی اور سر پر بکھر جائیں گے  
 اور خود ان کے سروں پر چھڑ پڑیں گے ہر شخص کے سر پر بال ہونگے مطابق اوسکی خواہش کے  
 وہ مشک ان کے بالوں میں لگ جائے گا اس طرح گھوڑوں اور کپڑوں میں پھروانے آگے چلیں گے  
 جہاں تک اللہ چاہے گا اتنے میں ایک عورت پکارے گی کہ اے بندہ خدا تجھ کو میرے کچھ کام  
 نہیں ہے وہ کہیں گے تو کون ہے وہ کہیں گی میں تیری بی بی اور محبوب ہوں وہ کہیں گے مجھ کو  
 تیرا کچھ معلوم نہ تھا وہ کہیں گی تو نہیں جانتا کہ اللہ نے فرمایا ہے فلا تعلق نفس ما اخفی لہم  
 من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون وہ کہیں گے ہاں قسم ہے میرے رب کی پھر شایرہ  
 بعد اس موقف کے چالیس سال تک اوس سے مشغول رہے گا کسی اور طرف التفات نہ کریگا  
 اور نہ کوئی ایسی شے پیش آئیگی جو اوس کو اس نعیم و کرامت سے باز رکھے رواہ ابن  
 ابی الدنیا ابو ہریرہ کہتے ہیں جنت والے زیارت کریں گے انہوں پر اون پر سونچ کا ٹھیان  
 کسی ہونگی گرد ان کے مشک ہو گا لگام انکی دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی دوسرا لفظ انکا یہ  
 ہے کہ حضرت نے جبریل سے پوچھا کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں ونفخ فی الصور  
 فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ کہا شد انہیں اللہ  
 انکو تلواریں باندھے ہوئے گرد عرش کے مبعوث کریگا ملائکہ محشر سبائب لعل ویاتوا

لیکڑ میں گئے اونکی باگین سفید موتیوں کی اور اونکے کجاوے سونے کے ہونگے وہ بکین  
سندس واستبرق کی ہونگی آوزرین پوش اونکے حریر سے زیادہ نرم ہونگے اونکا قدم ہا  
پڑیگا جہا تک نظر جائیگی جنت میں گھوڑوں کے اوپر سیر کرتے پھریں گے وقت طول بہت  
کے کہیں گے چلو دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنے خلق میں کیونکر حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ اونکو دیکھ کر  
ہنسے گا اللہ جب کسی بندے کو دیکھ کر کسی جگہ میں ہنسنے کا توہر او سپر کہہ حساب نہوگا  
رحاہ ابن ابی الدنیا ۵

بر آسمان چہارم سیح ہمارست	تبسمی ز تو بہر علاج می طلبد
---------------------------	-----------------------------

علی مرتضیٰ نے رفعا کہا ہے جنت میں ایک درخت ہے جسکے اعلیٰ سے اعلیٰ حلال اور سفیل  
سے خیل نر زین و لگام درو یا قوت کی بلا روٹ و بول پروار نکلتے ہیں اونکا قدم مد بصر پر  
پڑتا ہے اہل جنت اونپر سو اور ہو کر جہان چاہیں گے اوڑتے پھر نیگے جو شخص اونسے در جہین  
کم ہوگا وہ کہیگا اے رب یہ بندے تیری اس کرامت کو کس عمل سے پہنچے اونسے کہا جائیگا  
کہ وہ رات کو نماز پڑھتے تھے اور تم سوتے تھے وہ روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے تھے وہ حسیح  
کرتے تھے اور تم نجیل تھے وہ لڑتے تھے اور تم نامزدی کرتے تھے رحاہ ابن ابی الدنیا ایک اور  
زیارت ہے جو اس سے بھی اعلیٰ تر ہے وہ دیدار الہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اونکو دکھائیگا  
اور اپنی بات اونکو سنائیگا اور اپنی رضا مندی اونپر اوتارے گا اس زیارت کا ذکر  
عنقریب آنیوالا ہے اللہم لا تحرمنا \*

## فصل ۲۲

جنت کا بازار کیسا ہوگا اور وہاں کیا چیز ہوگی + حدیث انس بن مالک میں فرمایا جنت

مین ایک بازار ہے وہاں ہر جمعہ کو آیا کریگی بادشمال چلیگی اونکے چہرون اور کپڑوں  
 پر گرد ڈالے گی وہ حسن و جمال مین زیادہ ہو جائیں گے رواہ مسلمہ اسکو اصغر نے حماد  
 بن سلمہ سے بھی روایت کیا ہے حماد نے کہا وہاں ٹیلے ہونگے مشک کے جب اونکی طرف  
 جائیں گے تو ہوا چلیگی سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ سے ملاقات کی ابو ہریرہ نے کہا میں اللہ  
 سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو اور مجھ کو سوق جنت مین جمع کرے سعید نے کہا کیا وہاں  
 ہاٹ لگیگی کہا ہاں حضرت نے مجھ کو خبر دی ہے کہ جنت والے جب جنت مین داخل ہوں  
 تو موافق اپنے اعمال کے اونزین گے اونکو وزن ہوگا مقدار یوم جمعہ مین ایام دنیا سے کہ  
 وہ رب تبارک و تعالیٰ کی زیارت کریں اللہ اونکے لئے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور ایک  
 جنت کے چمن مین اونکے لئے منبر نور کے اور موتی کے اور زبرجد اور یاقوت کے اور سونے اور عاید  
 کے رکھے جائیں گے وہاں ادنیٰ جنتی بھی مشک و کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اگرچہ انہیں کوئی  
 کم درجہ نہ ہوگا وہ کرسی والوں کو نشست مین آپسے فضل بنجائیں گے کہا کیا ہم اپنے رب  
 عزوجل کو دیکھیں گے کہا ہاں کیا تمکو سورج اور ماہ نیم ماہ کے دیکھنے مین کچھ شک ہے مئے کہا  
 نہیں فرمایا اسی طرح تم دیکھنے مین اپنے رب کے کچھ شک نہ کرو گے اس مجلس مین کوئی باقی  
 نہ رہیگا جس کا سامنا اللہ سے نہ ہوگا اللہ تعالیٰ سبے روبرو ہوگا یہاں تک کہ فرمائیں گے اے  
 فلان بن فلان تجھے یاد ہے کہ تو نے فلان فلان روز یہ کیا کیا اور سکویا داسکے بعض غدار  
 کی دلائیں گے وہ کیسے گمان لکھن کیا تو نے مجھ کو بخش نہیں دیا ہے فرمائیں گے ہاں میری ہی مغفرت  
 کے سبب تو اس درجہ کو پہنچا ہے اتنے مین ایک ابراہیم اور پوسے اونکو ڈھانپ لیگا اُس سے  
 ایسا عطر برسیگا کہ ویسی خوشبو کسی چسپہ نہ کی پائی ہوگی پھر ہاں رب فرمائیں گے کہ ہر  
 اس خیر کے لئے جو طیار کی ہے واسطے تمہارے کہ امت سے تم جتنی چاہو لو وہ بازار

میں آئیں گے فرشتے ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہونگے اوس بازار میں وہ شے ہوگی کہ کسی  
چیز کیسی آنکھوں نے نہیں دیکھی اور نہ کان نے سنی اور نہ دونوں پر گزری پھر جو کچھ ہم چاہیں گے  
وہ ہموار کر دیا جائیگا وہاں خرید و فروخت نہیں ہے اس بازار میں بعض اہل جنت بعض  
سے لینے اچھے لباس والا کم درجہ لباس والے سے ملیگا حالانکہ اونہیں کوئی دنی نہیں ہے  
وہ اس کے لباس و ہئیت کو دیکھ کر ڈرے گا بات ختم نہوگی کہ اس کے سامنے بہتر اوس سے  
لباس آجائیگا یا سنے کہ جنت میں کسی کو غم کرنا لایق حال نہیں ہے پر ہم اپنے اپنے گروں  
کو پھر کر آئیں گے ہماری بیبیاں ہموار دیکھ کر کہیں گی مرجھاوا اھلا چھٹا تو آیا تیرا جمال و  
عطر افضل تر ہے اسوقت سے جبکہ تو ہموار چھوڑ کر گیا تھا وہ کہیگا آجکے دن ہم مجلس میں  
اپنے رب کے تھے جو جبار عزوجل ہے اور ہموار ہی لایق ہے جس طرح کہ ہم پہر کر کے ہیں رواہ  
ابن ابی عاصم و کتاب السنۃ و رواہ الترمذی و ابن ماجہ اسکی اسناد  
میں کوئی لایق نظر کے نہیں ہے مگر عبدالحمید کا تب اوزاعی تو اسکا نفرد اوزاعی سے  
منکر نہیں ہے احمد و ابو حاتم نے اسکو ثقہ کہا ہے اور نسائی نے ضعیف اور ترمذی نے  
غریب اسکو ابن ابی الدنیائے بھی طریق ہفیل بن زیاد سے عن الاوزاعی روایت کیا ہے  
محرر طور کے غدرات فجرات بحساب ہیں مکن حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ اہل غدرات  
کی بھی مغفرت کریگا اور اسکو نام لیکر خطاب فرمائے گا جیسے یہ کہ اے صدیق حسن  
نجم کو یاد ہے کہ تو نے فلان روز فلان جگہ میں کیا کیا تھا پہر اپنی مغفرت کے سبب پہنچنا  
اوس غادر کا اوس منزلت تک ارشاد کرے گا و اللہ الحمد بار خدا یا مین اسدم ہر گناہ سے  
تائب ہوتا ہوں مکن یہ توبہ اسوقت بکار آمد ہو سکتی ہے کہ تیری توفیق میری دستگیری  
فرمائے اور مجھکو استقامت بخشے ورنہ یہ توبہ خود لائق توبہ کرنے کے ہی اللہ عفو

ایمنی از تو مخالفت ہم ز تو

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو

حدیث علی بن فریاب سے جنت میں ایک بازار ہوگا وہاں خرید و فروخت کچھ نہوگی یہی صورتیں مردوں اور عورتوں کی ہونگی مرد جس صورت کو چاہیگا اوس میں داخل ہو جائیگا رواہ الترمذی وقال غریب انس بن مالک کہتے ہیں اہل جنت کہیں گے چلو بازار کو پھر مشک کے تو دون کی طرف جائیں گے جب اپنے ازواج کی طرف پہر کر آئیں گے اونسے کہیں گے کہ ہم تم میں ایسی خوشبو پاتے ہیں جو تم میں نہ تھی وہ کہیں گی ہم بھی تم میں ایسی خوشبو پاتے ہیں جو پہلے نہ تھی جبکہ تم ہمارے پاس سے گئے تھے رواہ ابن المبارک دوسرا لفظ یہ ہے کہ جنت میں ایک بازار ہے اور جگہ مشک کے ٹیلے ہیں اہل جنت وہاں جائیں گے اور مجتمع ہونگے اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ان کے گہروں میں گھس جائے گی تب ان کی بیبیاں اونسے وقت پھرنے کے کہیں گی تم تو بھلا ہو کہ اور کبھی زیادہ خوبصورت ہو گئے وہ اپنی بیبیوں سے کہیں گے کہ تم سبھی بھلا ہو کہ حسن میں بڑے ہیں رواہ ابن المبارک جابر کہتے ہیں حضرت آئے اور ہم کجا بیٹھے تھے فرمایا اسے گروہ مسلمانوں کے جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت مگر صورتیں جو شخص جس صورت مرد یا عورت کو پسند کرے گا اوس میں داخل ہوگا رواہ الحافظ محمد الحضرمی میں کہتا ہوں جن نسبت انس کے قدرے لطیف ہوتے ہیں وہ دنیا میں بالکمال مختلفہ ظاہر ہوتے ہیں انسان بہشت میں بغایت درجہ لطف ہوگا اسلئے اوسکا تشکل ہونا صور حسنہ میں کچھ بعید نہیں ہے والقدرۃ صالحۃ لکل شیء

## باب چہارم

اس میں چہار فصلیں ہیں

## فصل اول

اہل جنت اپنے رب کی زیارت کریں گے + اس سے زیادہ کوئی نعمت و راحت و مستور و رفعت

اہل ایمان کو نہو کی حقیقت میں فوز عظیم بھی ہے آتش بن مالک کہتے ہیں جبریل ایک سفید  
 آئینہ لائے اوس میں ایک نکتہ تھا حضرت نے کہا یہ کیا ہے کہا جمعہ ہے تمکو اور تمہاری امت کو  
 اسکے سبب فضیلت دی گئی ہے لوگ اس میں تمہارے تابع ہیں یعنی پیرو و نصاریٰ اور تم کو  
 اس دن میں خیر ہے اس میں ایک ساعت ہے کہ نہیں موافق ہوتا مومن اوس ساعت کو کہ دعا  
 کرے اللہ سے لکن اللہ اوسکی دعا قبول کرتا ہے یہ دن ہمارے نزدیک یوم المزیہ ہے حضرت  
 نے کہا اے جبریل یوم المزیہ کیا ہے فرمایا تیرے رب نے فردوس میں ایک وادی خوشبودار  
 مقرر کیا ہے اوس میں ٹیلے ہیں شک کے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جتنے فرشتے  
 چاہتا ہے نازل کرتا ہے اوسکے گرد نور کے منبر ہیں اسی پر پیغمبروں کی نشانیگاہ ہے تینا بر  
 سونے سے محفوظ ہیں دروایا قوت و زبرد سے بڑے ہیں اون پر شہداء و صدیقین ہونگے اون  
 ٹیلوں پر انکے پیچھے بیٹھیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں تمہیں میرے وعدے  
 کو سچا جانا اب تم مجھے مانگو میں تم کو دوں گا وہ کہیں گے ہم تیری ضمانتی مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ  
 فرمائے گا میں تم سے راضی ہوا تمہارے لئے ہے جو تمنا کرو تم کو در میرے پاس فرمید ہے سو وہ دے  
 رکھتے ہیں جمعہ کے دن کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اوس دن اونکو خیر دیگا یہ وہ دن ہے کہ اسی دن  
 میں تمہارا رب عرش پرستوی ہوا یعنی تخت پر بیٹھا اسی دن میں اوسے آدم کو پیدا کیا اس دن  
 قیامت بھی قائم ہوگی رواہ الشافعی فی مسندہ اس حدیث کے کئی طریق ہیں ابو بکر اسلمی نے  
 روایا کہ اسے اب جنت صبح و شام نئے کپڑے پہنیں گے جس طرح کہ کوئی تم میں صبح و شام پاس کسی  
 پادشاہ کے جدید لباس پہنکر جاتا ہے اسی طرح وہ واسطے زیارت رب تعالیٰ کے جائیں گے یہ  
 جانا اونکا ایک مقدار و علامت ہوگا یہ اوس ساعت کو جس میں حاضر بار پروردگار ہونا چاہیے  
 جانتے ہونگے رواہ ابو نعیم و رواہ جعفر بن فرقہ عن ایبہ مثله علی رضی اللہ

ہیں اہل جنت جب جنت میں بس جائیگے تو انکے پاس ایک فرشتہ آکر کہیگا اللہ تعالیٰ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم اوسکی زیارت و ملاقات کرو وہ جسب مع ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ اپنی آواز تسبیح و تہلیل کے ساتھ بلند کریں پھر مائدہ خلد لاکر رکھا جائے گا لہاں رسول خدا مائدہ خلد کیا ہے فرمایا ایک زاویہ ہے بہشت کے زاویہ میں مشرق و مغرب سے بھی زیادہ کشادہ و وسیع پھر انکو کھانا کھلایا جائیگا پھر پانی پلایا جائیگا پھر لباس پہنایا جائیگا وہ کہیں گے اب کوئی بات باقی نہیں رہی مگر نظر کرنا طرف اللہ کے چہرہ کے تب اللہ تعالیٰ بخلی کریگا وہ سب سجدے میں گر پڑیں گے اللہ فرمائیگا تم عمل کے گہرین نہیں ہو تم تو درجہ اول میں ہو رواہ ابو نعیم یعنی اسرم حاجت سجدہ کرنے کی نہیں ہے پھر ابو نعیم نے ایک حدیث طویل صحیح بن علی بن حسین بن فاطمہ علیہم السلام سے ذکر میں جنت اور طوبی و نہر و نجائب کے اور گفتگو کرنی رب کی ساتھ اہل جنت کے مرفوعہ روایت کی ہے مکن یفیع اوسکا صحیح نہیں ہے یہی بس ہے کہ وہ کلام صحیح بن علی ہے :

## فصل

جنت میں ابراہیم گاپانی بر سے گا کہ حدیث شوق جنت میں گزر چکا ہے کہ زیارت کے دن ابراہیم ایسا غوطہ برسا ہیگا کہ ویسی خوشبو کہی پائی ہوگی کہ شیرین مرہ کہتے ہیں منجملہ مزید کے یہ ہے کہ ایک اہل جنت پر گزر کرے گا کہیگا تم کیا چاہتے ہو کہ میں کس چیز کو تم پر برساؤں پھر وہ جس شے کی آرزو کریں گے وہی شے برسا ہیگا رواہ بقیۃ بن الولید ابن ابی الدنیا کہتے ہیں مجھے ازہر بن مروان نے ذکر و فرائض جنت کا کیا کہ وہ ہر پنجشنبہ کو پاس اللہ سبحانہ کے جاویں گے انکے لئے تخت رکھے جائیں گے ہر شخص اپنے مسرور کو اس سے زیادہ

پہچانیگا جس طرح کہ تم اپنے سر پر کو پہچانتے ہو جب وہ بیٹھ جائیں گے اور تو ہم اپنی اپنی جگہ میں نشست  
 کر بیگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کھانا کھاؤ میرے بندوں اور میری خلق اور میرے حسابوں اور  
 میرے معاونوں کو پھر فرمائے گا اب انکو پانی پلاؤ تب رنگ رنگ کے برتن چھڑکی ہوئی لائے جائیں گے  
 اونہیں وہ پانی پینیں گے پھر فرمائے گا میرے عباد و خلق و حیران و وفدے کما لیا پی لیا  
 اب انکو بیوہ کھاؤ تب ایک ٹھکے ہوئے درخت کے پھل لائیں گے وہ جتنا چاہیں گے اسی سے  
 کھائیں گے پھر فرمائے گا میرے عبید و خلق و حیران و حمان اکل و شرب و تفکد کر چکے اب انکو  
 کپڑے پہناؤ تب ایک درخت سبز و زرد و سرخ کے ثمرات لائیں گے ہر رنگ کا عاہ اوس میں اؤ گئے  
 وہ حلے اوپر تقسیم کئے جائیں گے وہ قمیص ہونگے پھر فرمائے گا میرے بندے میری خاویں میرے  
 پڑوسی میرے حمان کما چکے پی چکے تفکد کر چکے کپڑے پہن چکے اب انکے عطا ملو تب اوپر نکلا  
 چھڑکینگے جیسے ریزے باران کے پھر فرمائے گا میرے عباد و حیران و وفد کما چکے پی چکے تفکد  
 کر چکے کپڑے پہن چکے خوشبول چکے اب میں اوپر تجلی کرونگا کہ وہ مجھ کو دیکھ ہی لیں جب تجلی  
 فرمائے گا اور یہ اوسکو دیکھیں گے تو انکے چہرے تازہ ہو جائیں گے پھر کما جائیگا کہ اچھا اب تم اپنے  
 اپنے گھر جاؤ اونکی بیبیان اوسے کہیں گی تم ہمارے پاس سے جس صورت پر گئے تھے اب تم  
 اور ہی صورت پر گئے وہ کہیں گے اللہ جل ثناؤ نے ہم پر اپنی تجلی کی ہمنے اوسکو دیکھا ہمارا  
 چہرے ترو تازہ ہو گئے حدیث شفی بن ماتع کی دربارہ فضل زیارت اہل جنت پہلے گزر چکی ہے  
 اللہ نے ابرو باران کو اس جہان میں سب رحمت و حیات کا ٹھیسرا ہے پھر سب حیات خلق  
 کا قبور میں ٹھیسرا ہے کہ چالیس صبح تک لگا تار عرش کے نیچے سے پانی برساکرے گا وہ زمین کے  
 نیچے سے کشت کی طرح اوگیں گے اور دن قیامت کے مبعوث ہونگے اور آسمان اوپر پانی  
 برسا لے گا گویا یہ اوگنا اثر اوسے مطر عظیم کا ہوگا واللہ اعلم جس طرح کہ دنیا میں ہوتا ہے پھر جنت میں

ابراہیمؑ اور عطر وغیرہ جو کچھ وہ چاہیں گے برسا دیگا اسی طرح اہل نار کے لئے ابر نمودار ہوگا اور  
اوپر عذاب کی بارش کرے گا وہ عذاب اور دو گنا ہو جائیگا جس طرح کہ دنیا میں قوم ہو دو قوم  
شعیب پر ابر نے عذاب برسا یا تھا بالجلہ اللہ تعالیٰ ابر کو واسطے رحمت و عذاب کے ناشی کرتا ہو گا

## فصل

جنت ایک مملکت عظمیٰ ہے اور اہل جنت ملک میں ۱۰ قال تعالیٰ و اذا سرایت تصویریت  
نیفا و ملک اکبیر (مراور کبیر سے عظیم ہے قالہ مجاہد فرشتے پاس اونکے اذن لیکر آئیں گے  
کعب نے اس آیت میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاس اونکے ملائکہ کو بھیجے گا وہ پہلے اذن چاہیں گے  
ابن عباس نے پہلے ذکر اہل جنت کی ساریوں کا کیا پہر یہ آیت پڑھی ابو سلیمان نے کہا رب العزت  
کا رسول اونکے پاس تحفہ لیکر آئیگا لیکن جب تک اذن نہوگا اندر نہ جائیگا دربان سے کہیگا میرے  
لئے اذن حاصل کر کہ میں اس کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا ہوں ایک دربان دوسرے دربان کو خبر  
کرے گا اسی طرح ایک حاجب بعد ایک حاجب کے اس کے گھر میں سے طرف دار السلام کی ایک دروازہ  
ہوگا جس سے وہ اپنے رب پر حجب چاہیگا داخل ہوگا بغیر اذن کے سو ملک کبیر یہی ہے کہ خدا  
رب العزت کا بغیر اذن کے ادھر داخل ہوگا اور وہ اپنے رب پر بلا اذن داخل ہوگا حدیث انس  
بن مالک میں رفعا آیا ہے کہ اسفل اہل جنت درجہ میں وہ شخص ہوگا جس کے سر پر دس ہزار حشام  
کھڑے ہوں گے رواہ ابن ابی الدنیا و مروی ابن المبارک نحوہ من ابی امامۃ بلفظہ  
آخری ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ اونی اجنت والا درجہ میں حالانکہ اونہیں کوئی اونی درجہ میں ہے  
وہ شخص ہوگا جس کے پاس صبح و شام پندرہ ہزار حشام ہوں گے ہر خادم کے پاس ایک ایسی جنیر  
ہوگی جو اس کے رفیق کے پاس نہوگی حمید بن ہلال نے کہا جنت میں ہر شخص کے ہزار خازن

ہونگے ہر خازن کے سپرد ایک عمل جدا گانہ ہوگا جو اسکے صاحب کے پاس نہیں ہے ابو عبد الرحمن  
 جبلی نے کہا ہے اول بار میں کہ بندہ داخل جنت ہوگا ستر ہزار خادم اسکو آگے بڑھ کر پیش گئے  
 گویا موتی بین اور حدیث ابو سعید کی گزر چکی ہے اوسمین اسی ہزار خادم وغیرہ آئے ہیں  
 ضحاک بن مزاحم نے کہا اللہ کا دوست اپنے گھر میں ہوگا کہ اتنے بین ایک قاصد طرف سے  
 اللہ عزوجل کے آئیگا اور پروانگی دلوانے والے سے کہیگا تو ان دن لے اللہ کے رسول کا  
 اللہ کے ولی پر وہ اندر آکر پروانگی طلب کرے گا پر وہ بعد از دن کے اوسکے پاس جائیگا اور  
 جو تحفہ لایا ہے وہ اوسکے سامنے رکھیگا اور کہیگا اے ولی اللہ تیرے رب نے تم کو سلام کہا ہے  
 اور حکم دیا ہے کہ تو اسکو کہا وہ اسکو شاہ طعام مانول کے پا کر کہیگا کہ ابھی تو میں اس طعام کو  
 کھا چکا ہوں وہ کہیگا رب کا یہی حکم ہے کہ تو اسمین سے بھی کچھ کھا جب وہ اسکو کھا ہیگا تو  
 تو ہر شجر جنت کا اوسمین ہزار پائیگا فذلک قولہ عزوجل و انقاہ متشاہرا رواہ ابن ابی  
 الدنیا مغیرہ بن شعبہ رفقاً کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ ادنیٰ اہل  
 جنت کون ہے فرمایا وہ شخص جو رب کے بعد جنت میں داخل ہوگا یہ حدیث تمامہ اوپر گزر چکی ہے  
 رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے جنت بنائی ایک خشت سیم کی ایک خشت زر کی اور اسکو  
 اپنے ہاتھ سے لگایا اور اسکو فرمایا بات کر اوسنے کہا قد افعل المؤمنون فرشتوں نے داخل  
 ہو کر کہا طوبی لك منزلة الملوك رواہ البزار ہکذا موقوفاً رواہ عدی بن الفضل  
 مرفوعاً لکن صحیح یہی ہے کہ موتوں ہر اور پہلے فرما کر ہو چکا ہے کہ اونکے رن پر تاج جمع ہونگے جو تاج بادشاہ  
 لگایا کرتے ہیں واللہ اعلم +

## فصل

اس بیان میں کہ جنت فوق تر ہے اس سے کہ بال میں اسکا خطہ یا خیال میں اسکا حال آئے

جگہ ایک تازیانہ کی جنت میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے + قال تعالیٰ تتجافى جنوبہم  
عن المضاجع یدعون ربہم خوفاً وطمعا و ہمارے قناہم ینفقون فلا تعلم  
نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین جزاء بھما کا انو یعملون بیگناہ مل کرنے کی ہو کتقیام  
بیل ایک ام غنی تھا او سکے مقابلہ میں جزاء بھی غنی رکھی جسکو کوئی نفس نہیں جانتا اونکے  
قلق و خوف و اضطراب کا بستر پر جبکہ وہ نماز شکی لے اوستے تھے مقابلہ خلی چشم سے جنت  
میں کیا تھیں مین ابو ہریرہ سے رفعا آیا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اعددت لعبادی  
الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اسکا صدق اللہ  
کی کتاب میں ہے فلا تعلم نفس الخ و فی مسلم بخوہ عن سہیل بن سعد الساعدی ابو ہریرہ  
رفعا کہتے ہیں جگہ تمہاری ایک کمان کے برابر جنت میں بہتر ہے اوس چیز سے جس پر سورج  
نکلے اور دوبارہ اولا الشیخان اور یہ حدیث ابو امامہ کی پہلے گزر چکی ہے الا شمس للجنة  
فان الجنة لا خطر طھا الحدیث یعنی ہے کوئی کمر باندھنے والا اور پیاری کمریو الا واسطے  
جنت کے بیشک جنت نے کٹکے ہے جابر کا لفظ رفعا یوں ہے لا یسأل وجہ اللہ الا الجنة  
رواہ ابوداؤد ابن القیم کہتے ہیں جنت کے لئے اگر کوئی اور شرف و خطر نہوتا مگر اتنا ہی کہ  
اللہ کا نام لیکر یہی چیز مانگی جاتی ہو نہ اور کچھ تو اس بقدر شرف و فضل و کرم اوسکو کفایت کرتا  
بخاری میں سہل بن سعد سے رفعا آیا ہے کہ جگہ ایک کوڑی کی جنت میں بہتر ہے دنیا و  
ما فیہا سے احمد نے ابو ہریرہ سے رفعا روایت کیا ہے کہ جنت میں جگہ برابر ایک تازیانہ  
کے بہتر ہے مابین آسمان و زمین سے و ہذا علی شرط الشیخین حدیث سعد بن ابی وقاص  
میں فرمایا ہے اگر مقدار ناخن سے بھی کمتر اوس چیز کا جو جنت میں ہے ظاہر ہو تو مابین آسمان  
و زمین کا آرایش دار بارونق ہو جائے اور اگر ایک شخص اہل جنت میں سے جھانکے اور

اور اوسکا لنگر بنا ہر ہو جائے تو دھوپ سوچ کی ایسی مٹ جائے جیسے تارون کی چمک  
سوچ سے مٹ جاتی ہے رواۃ الترمذی واستغریب اس باب میں انس و ابو سعید  
خدری و ابن عمرو سے یہی حدیثیں آئی ہیں پہلا اوس گھر کا اندازہ کیونکر ہو سکتا ہے جسکو اللہ  
پاک نے اپنے دست مبارک سے بنایا ہے اور اپنے ہاتھ سے اوسمین درخت وغیرہ اشیاء  
لگائی ہیں اور اوسکو اپنے آجاء کا قرار گاہ ٹھیلایا ہے اور اوسجگہ کو اپنی کرامت و رحمت  
و رضوان سے بہرہ ور آباد کیا ہے اور وہاں کی نعیم کا نام فوز عظیم رکھا ہے اور اوس  
بادشاہی کو ملک کبیر فرمایا ہے اور سارے جہان کی خوبیاں اوسمین رکھی ہیں اور اوسکو  
ہر عیب و آفت و نقص سے پاک کیا ہے تو اگر وہاں کی زمین و تربت کا سوال کرے تو مسک  
وزعفران ہے اور اگر سقف کا حال پوچھے تو عرش جبرئیل ہے اور اگر گارے کا حال پوچھے  
کرے تو مسک ازفر ہے اور اگر سنگریزوں سے سوال کرے تو موتی و جواہر ہیں اور اگر  
بنیاد کا حال پوچھے تو ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اگر درختوں کا  
سوال کرے تو وہاں کوئی درخت نہیں ہے لیکن اوسکی ساق سونے یا چاندی کی ہے نہ  
خشب کی یعنی چوب و ہیزم کی اور اگر شمر کا حال پوچھے تو جیسے سب سے کلان زید سے  
زیادہ نرم شمر سے زیادہ شیرین اور اگر پتوں کا حال دریافت کرے تو نرم سے نرم  
کپڑے سے زیادہ بہتر اور اگر نہروں کا حال پوچھے تو نہرین ہیں رودہ کی جھکاؤ نہیں بدلا  
اور شراب کی جو پینے والوں کو فراہمیتی ہے اور شہابیہ کی اور اگر طعام سے سائل ہو تو میوے  
ہیں خاطر خواہ اور گوشت پرندوں کے حسب خواہش دل اور اگر اونکی شراب کا حال پوچھے  
تو تسنیم و زنجبیل و کافور ہے اور اگر ترشوں کا حال دریافت کرے تو سونے چاندی کے برتن  
ہیں اور کابچہ کی طرح صاف و شفاف اور اگر کشادگی دروازوں کی پوچھے تو درمیان دو

کو اڑون کے چالیس برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور ایک دن اونپر ایسا آئیگا کہ وہ ابواب  
 بہ سبب از دحام کے متمنی ہون گے اور اگر حال ہواؤن کے چلنے کا درختون پر پوچھے تو وہ  
 ایسی مطرب ہوگی کہ تو نے ویسا طرب کبھی نہ سنا ہوگا اور اگر اڑون درختون کے سایہ کا حال  
 پوچھے تو وہ ان ایک ایسا درخت ہوگا جسکے سایہ میں سوا زئیر و سو برس تک چلیگا پھر بھی  
 اوسکو قطع نہ کر سکیگا اور اگر سعادت جنت کا حال پوچھے تو ادنیٰ جنتی اپنے ملک و سرور و تصور و بیان  
 میں دو ہزار برس تک چسکتا ہے اور اگر خیام و قباب کا سوال کرے تو ایک خمیرہ ایک درخت و جن  
 کا ہوگا ساٹھ میل کا لنبا اور اگر برآمدہ کا سوال کرے تو وہ غرنے ایسے بنے ہیں جنکے نیچے سے  
 نہوین ہتی ہوگی اور اگر اونچائی کا حال پوچھے تو اوس ستارہ کو دیکھ جو افق آسمان میں نکلتا  
 یا ڈوبتا ہے ہرگز آنکھیں اوسکو نہیں پاسکتیں اور اگر اونکے لباس کا سوال کرے تو حریر و زہب  
 ہے اور اگر حال فرش کا پوچھے تو استروانکے استبرق ہیں وہ بطن اعلیٰ رتب پر گسترده ہیں اور  
 اگر انک کا حال دریافت کرے تو یہ ایسے سریر ہیں جنہیں بیشخانات لگے ہوئے ہیں یعنی چمپکھٹ  
 سونے کے ڈور یون و کمون اور گھنڈیون سے آراستہ اونہیں نہ کہیں درار ہے اور نہ شگاف  
 اور اگر اہل جنت کے چہرون اور حسن و جمال کا حال پوچھے تو چاند کی سی صورتیں ہیں اور اگر عرس کا  
 سوال کرے تو سب کے سب ۳۳ سالہ صورت آدم ابو البشر علیہ السلام پر ہیں اور اگر اونکے عنایا  
 و سماع کا حال پوچھے تو اونکی گانے والیان حور عین ہوگی اس سے اعلیٰ تر سماع ملائکہ کا ہوگا  
 اور اس سے اعلیٰ تر سماع خطاب رب العالمین کا ہوگا اور اونکی سواریون کا سوال کرے تو  
 وہ مطایا چہرہ سوار ہو کر ایک دوسرے کی زیارت کرتیگی نجائب بیض ہیں جنکا اولاد تعالیٰ  
 جس چیز سے چاہے گا پیدا کرے گا وہ ہشتون میں اپنے سوارون کو جہان کہ وہ چاہیگی  
 سیر کرتی پھرتیگی اور اگر حال اونکے زیور کا پوچھے تو نہونہیں کنگن ہیں سونے اور موتیون کے

اور سون پر لباس ہے تاج مرصع کا اور اگر غلمان کا سوال کرے تو ولدان مخلصین ہیں جسے  
موتی چیمپے دہرے اور اگر حال سن و ازواج کا پوچھے تو کواعب انزاب میں جسکے اعضاء عین لانی  
کا پانی جاری و ساری ہے رخسار سبکے رنگ اور پستان انار کی مانند اور دندان گوہر منظوم کی طرح اور  
مکر دقیق و لطیف جب ظاہر ہوں تو گویا سورج اونکے چرومین طاری ہے اور جب  
مسکرائیں تو گویا دانت کی دیک بھلی کی چمک ہے تیرا مقابلہ جب اپنے محبوب ہوگا تو گویا  
تقابل شیرین کا ہے یا جو تو چاہے وہ کہہ اور جب تو اس سے بات چیت کرے گا تو ہر دو  
یاروں کی بات چیت کا کیا بیان ہو سکتا ہے اور اگر تو نے اس کو ضم کیا تو گویا دو سال باہم ملے  
اوسکا چہرہ اوسکے صحن رخسار میں ایسا نظارہ لگے جیسے کہ صاف و صقل آئینہ میں صورت نظر آتی  
ہے پتھلی کا گو دا گوشت کی پشت سے دکھائی دیک نہ پوست مستور ہوگا اور نہ استخوان گردہ  
خوردنی میں جہانکے تو ماہین آسمان و زمین اوسکی خوشبو سے بہر جائے اور ساری خلافت کی بڑبڑ  
تبدیل و تکبیر و تسبیح سے گویا ہو جائیں مشرق و مغرب کا درمیان آراستہ بن جائے اور دیکھنے والا  
بہر غیر سے اپنی آنکھ بند کرے اور سورج کا نور جاتا رہے اور شخص کہ روئے زمین پر ہے وہ تجھے  
پیرایان لے آئے اوسکی اوڑھنی جو اوسکے سر پر ہے وہ ساری دنیا سے بہتر ہے اور وصال اوسکا  
سب آرزوؤں سے اشد تر ہے درازگی روزگار سے اوسکا حسن و جمال روز افزون ہوتا رہے گا  
اور جتنی مدت گزرتی جائیگی محبت و شوق و مل کا بڑھتا رہے گا

شریت الحب کے اس بعد کاس	فما نقدا الشراب ولا رویت
<p>بارشکم و دلاوت و حبض و نفاس سے پاک آبِ نبی و آبِ دہن و بول و غائط و سائر چرک سے صاف نہ جوانی فنا ہو نہ کپڑا پرانا نہ جمال میں خلل آئے اور نہ طیب وصال میں ملال ہو آنکھ اوسکی اپنے ہی شوہر پر کوتاہ ہوگی اوسکے سوا وہ کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیگی تیرے وجہ غایت</p>	

آرزو و وہمی ہے اور نہایت تمنا و مدعا اگر اسکی طرف نظر کرے گا تو وہ اسکو خوش کرے گی  
اور اگر اسکو کوئی حکم دیکھا تو وہ بجالاے گی اور اگر اس سے غائب ہوگا تو اسکی محافظہ کرے گی  
بالجملہ وہ اسکے ہرملہ ہوگی غایت امان و امانی میں ۵

چو سایہ قدیم سر و شیراز تو ام	مرید سلسلہ اکیسوی دراز تو ام
-------------------------------	------------------------------

معذرا ایسی ہوگی کہ نہ کسی انس نے اسکو چھوا ہے اور نہ کسی جن نے پہرچا اسکی طرف  
دیکھا تو وہ اسکے دل کو سرد سے بہر دگی جب اس سے بات کرے گا تو کان گوں نہ مٹو مٹو  
بھر جائیں گے اگر ظاہر ہوگی سارا محل و غرفہ نور سے پر ہو جائیگا اگر حال عمر کا پوچھے تو ہمسالہ  
ہم عمر ہے اعدل سن شباب میں اور اگر حسن کو دریافت کرے تو سورج و چاند کو تو نے دیکھا  
ہوگا اور اگر حد فہم چشم کا حال پوچھے تو بہتر سے بہتر سیاہی صاف سے صاف سفیدی ہوگی  
اور اگر قد کا حال دریافت کرے تو بہتر سے بہتر نال یا غصن کو دیکھ لے اور اگر نار پستان کا  
سوال کرے تو لطف تران کو خیال کرے ۵

بروی سینہ اش سبب دوا رہ	علاج قوت ضعف نظارہ
-------------------------	--------------------

اور اگر رنگ پوچھے تو گو یا یا قوت و مرجان ہے اور اگر حسن خلق کا سوال کرے تو وہ خیرات  
حسان میں اونکے لئے حسن و احسان یکجا فرما دیا گیا ہے جمال باطن و کمال ظاہر عطا  
ہوا ہے وہ افراح نفوس و قرۃ نواظر ہیں اور اگر حسن عشرت کا حال پوچھے تو وہ پیار دلاتیاں  
شوہروں کی چاہنے والیاں لطیف بڑاؤ خاوندوں سے کرنے والیاں ہیں گویا المتزاج  
روح سے یکجان و دو قالب ہو رہی ہیں ۵

ہندو ہرمل سجدی ست میان میں تو	کہ رقیب آمد و پر سید نشان میں تو
-------------------------------	----------------------------------

بہلا اوس عورت کا کیا ذکر ہے کہ جب سامنے شوہر کے ہنسیے تو سارے بہشت اسکے ہنسنے سے

چمک اٹھے اور جب ایک مجلس سے دوسرے قصر میں جائے تو گویا سورج ایک برج فلک سے دوسرے برج میں گیا اور جب روبرو خداوند کے بیٹے تو اس محاصرہ کا کیا پوچھنا ہے اور اگر معاف نہ کرے تو اس معاف نہ کیا کیا کہنا ۛ

وہد یحیٰ السحر الحلال لوانہ	لم یحیی قتل المسلم المتحضر
ان طال لم یجلل وان ہی اوجزت	وذا المحدث الفاحش توجهن

جب گائیگا واہری لذت آنکھ دکھان کی جب انس کرینگے ہاے رے مرا اس ہواست کا اگر بوسہ لگی اُس بوسہ زیادہ کوئی شے اشی ترنگی اور اگر بوسہ دگی تو کوئی شے اس سے اذیب ترنگی ۛ

نگہ گرم عن انم صیف دیدار کجاست	بوسہ شے اذیم کنج لب یار کجاست
--------------------------------	-------------------------------

اور اگر تو یوم المزیہ کا سوال کرے اور حال زیارت عزیز حمید اور رویت وجہ مندر عن التمثیل والتشبیہ کا پوچھے تو صیغہ تو سورج کو وقت دوپہر کے اور چاند کو شب چہار دہم میں شب و شک دیکھتا ہے صیغہ اس کے دیدار بکت آثار میں کہہ دھوکا نہوگا۔ صادق صدوق سید فقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صیغہ منقول رہا تو رہے اور صحاح و سنن و مسانید میں روایت ایک جماعت صحابہ سے جیسے جریر و صہیب و انس و ابو ہریرہ و ابو موسیٰ و ابو سعید و بن یونس ہی مروی ہے اور سندن ایک منادی اہل جنت کو ندا کرے گا کہ تمہارا رب تم کو کچھ اور زیادہ دینا چاہتا ہے تم اس کی زیارت کو آؤ وہ سمعاً و طاعتاً کہہ کر اڈٹھ کٹرے ہونگے اور ظن زیارت کے شتابی کرینگے کہ اتنے میں بنجائیب واسطے ان کے طیار ہو کر آجائینگے وہ اونکی پشت پر سوار ہموار ہو کر جلد روانہ ہون گے جب وادی رفیع یعنی میدان عطر نشان میں ہوا و شکار وعدہ گاہ ہے ہنچ کر مجتمع ہو جائیں گے بلائے والا کسی ایک کو جس کے لئے رب حکم کسی کا دیا ہوگا باقی پھوٹریگا وہ کرسیان و بان بچھائی جائینگے پھر نور کے تحت اور موتی اور

زبردور و زور و سیم کے منابر رکھے جائیں گے ہر ادنیٰ بہشتی اوپر بیٹھے گا حالانکہ وہ دنیا سے  
 بہت دور ہیں مشک کے کٹبان پر نشست ہوگی وہ اصحاب کرام کو عطا یا میں کچھ آپ سے  
 بالاتر نہ دیکھیں گے تہر جب سب لوگ اپنی اپنی نشست گاہ میں بیٹھ چکین گے اور مجلس مطمئن ہو جائیگی  
 ایک منادی نثار لے گا اے اہل جنت تمہارے لئے نزدیک تمہارے رب ایک وعدہ ہے وہ اسکا  
 وفا کرنا چاہتا ہے وہ کہیں گے وہ موعدا کیا ہے کیا ہمارے منہ سفید نہیں کر دئے کیا ہماری  
 ترازو بھاری نہیں کر دی کیا ہم کو جنت میں نہیں بھیجا کیا ہم کو آگ سے نہیں دور کیا اتنے میں  
 ایک نوچکے گا جسکی وجہ سے ساری جنت چمک اڑے گی یہ لوگ سہل و مٹھا کر دیکھیں گے جتنا  
 جل جلالہ و تقدس اسما وہ اوپر سے اُنکو بھیانک لے گا اور فرمائے گا یا اہل الجنة سلام علیکم  
 اس تحیت کا جواب اس سے بہتر نہ ہوگا اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت  
 یا ذا الجلال والاكرام اللہ پاک اوس دم تجلی کر کے اُنکے سامنے ہنسیگا اور کہے گا اے  
 جنت والو سب پہلے وہ اللہ سے یہی بات سنیں گے کہ ان ہن وہ ہندے میرے جنوں نے  
 میری اطاعت کی ہے غیب میں اور مجھ کو نہیں دیکھا یہ دن ہے مزید کا اوس دم وہ سب ایک  
 بات بالاتفاق کہیں گے کہ ہم سب راضی ہوئے تو بھی ہم سے راضی ہو اے رب اللہ فرمائے گا اے  
 اہل جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی جنت میں ساکن نہ کرتا یہ یوم المیزید ہے تم مجھے  
 مانگو وہ سب کلمہ واحد پر اجتماع کریں گے اذنا و جھاک ننظر الیہ ہم کو اپنا چہرہ دکھا ہم اوسکو  
 دیکھیں تب اللہ تعالیٰ پر وہ اٹھ اڑے گا اور تجلی فرمائے گا اللہ کا نور ان سب کو ڈھانپ لے گا اگر  
 یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ سوختہ جنوں تو وہ سب سوختہ ہو جاتے

ذکرہ از جلوہ خورشید چہ انوار کن **ع** رفت ہم از خویش ندانیم سچہ کہین آمد

اوس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس سے پروردگار رو بہ بات نہ کرے گی یا تب تک کہ

فرمائیگا اے فلاں تجھے وہ دن یاد ہے جس دن کہ تو نے یہ کام اور وہ کام و کذا و کذا  
کیا تھا اور اس کے بعض غدرات دنیا کا ذکر فرمائیں گے وہ کہیں گے اے رب کیا تو نے وہ میرا گناہ  
بخش نہیں دیا ہے اللہ کہیں گے ان میرے بخشے کی وجہ سے تو اس رتبہ کو پہنچا ہے فی الذلۃ  
الاسماع بتلك المحاضرة ويا قرة عیون الابرار بالنظر الی وجهہ الکریم فی الدار الاخرہ  
وہا ذلہ المراجعین بالصفحة الخامسة وجوہ یومئذ ناضرة الی ربہا ناظرة ووجوہ  
یومئذ یاسرة لطن ان یفعل بها قاقۃ

آؤ قدم بڑھاؤ تو جنات عدن کو	جنہین کہ پہلے رہتے تھے تم خیر یار کر
بچھریجئے عدو میں ہیں ماخوذ کیجئے	ہم خیر سربھی جائیں گے پھر کر کے اپنے گھر

سأل الله الجنة ونعوذ به من النار وهو المستعان

## فصل

اہل جنت اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے کہہ کر کھلا دیں گے جس طرح کہ چاند کھائی  
دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اونیہ پتیلی فرما کر شہک فرمائیں گے فیصل اشرف فصول کتاب اور اہل القدر  
اور اعلیٰ خطر اور بڑی خشک کرنیوالی چشم اہل سنت و جماعت کی ہے اور بہت سخت و درشت  
ہے اہل بدعت و فرقت پر یہ رویت وہ غابت ہے جس کے لئے لوگ کرنا دیتے ہیں اور اہل غیبت اور سیرت  
کرتے ہیں اور متابعین حرف اسکر سابق ہوتے ہیں عمل کرنیوالو کو ایسا ہی عمل کرنا چاہئے جنت  
والے جب اس رویت کو پائیں گے ہر نعم کو کہیں وہ ہونگے بھول جائیں گے اور حرام  
اس سے اور حجاب اور سکا اہل حج پر عذاب جہنم سے بھی بڑھ کر ہوگا و قوس پر اس دیدار  
برکت آثار سعادت شعار کے سارے پیغمبروں اور رسولوں اور تمام صحابہ و تابعین

وانکہ اسلام کا باوجود تین قرون و مرد در ہر وضعی اعوام و ایام و مشور کے اتفاق و اجماع  
 اہل بیع و مارقین و جمہیہ و فرعونیہ معطلین اور اطفالیہ مضالین مصلین جو کہ جمیع ادیان سے نسخ  
 ہیں اور ارفضہ جو کہ تمسک جہائل شیطان لعین ہیں اور جبل خدا سے منقطع اور شتام ہی  
 صحابہ پر عاکف اور سنت و اہل سنت کے محارب اور ہر دشمن خدا و رسول کے مسلم ہیں وہ  
 اس مسئلہ رویت کا انکار کرتے ہیں تو یہ سب رب تعالیٰ سے محبوب اور اوسکی درگاہ سے  
 مطرود ہیں گردہ ضلالت و انبوہ ابلیس و اعداء رسول ہیں وہ شخص جو اپنے زمانہ میں علم  
 خلق تھا اللہ نے اوسکے حال سے خبر دی ہے کہ اوسنے اللہ کے دیکھنے کا سوال خود اللہ  
 سے کیا تھا اللہ نے فرمایا لن ترانی و لکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی  
 فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا یہ بات کہ اللہ تعالیٰ سے سوال نا جائز کیا جائے ابطال  
 باطل و عظم محال ہے و لہذا اللہ نے اس سوال پر انکار نہ کیا اگر دیکھنا محال ہوتا تو انکار  
 فرماتا و لہذا جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا تھا کہ اؤ کو مرد کا زندہ کرنا دیکھائے تو  
 انکار نہ کیا اور عیسیٰ علیہ السلام نے سوال نزول ماندہ کا آسمان پر سے کیا تھا اوس  
 سوال کا بھی انکار نہ کیا اور نوح نے جب نجات پسر کا سوال کیا تو انکار فرمایا اور کہا  
 انی اعطاک ان نکسون من الجاہلین اور موسیٰ علیہ السلام کو یہ جواب دیا کہ لن ترانی اور  
 یہ نہیں کہ انی لا ارحی یا انی لست بمرئی اور جب ہار کے لئے تجلی کی جو ایک جہاد بلا لڑا  
 و عقاب ہے تو پر تجلی کرنے میں آئے واسطے اپنے انبیاء و درسل و اولیاء و صلحاء کی دار  
 کرامت میں کیا و شواہی ہے وہ بیشک اپنی ذات پاک کو انہیں دکھائیگا اور جب تکلم  
 و تکلم و سمع کلام بغیر واسطہ جائز ہے تو رویت بالاولی جائز ہوگی و لہذا انکار رویت  
 کا تمام نہیں ہوتا مگر انکار تکلم سے اور لن ترانی کہہ دلیل دوام نفی پر نہیں ہے اگرچہ تنقید

بتا امید ہو پھر اطلاق کا کیا ذکر ہے دوسری دلیل یہ آیت ہے اخلصوا انکم صلاحہ اور  
 فرمایا تجمیع تصدیق ہم یلقونہ سلام اور فرمایا فصلان میں جو لقاء ربہ اور فرمایا الذین  
 یظنون انہم صلاحہ اس جگہ تین قول ہیں ایک یہ کہ سوا مؤمنین کے کوئی اسکو نہ کہیگا  
 دوسرا قول یہ ہے کہ سارے مؤمن و کافر کہیں گے پھر کفار سے حجاب میں ہو جائیگا بعد  
 اسکے پھر وہ بھی نہ کہیں گے تیسرا قول یہ ہے کہ منافق و کہیں گے نہ کفار تیسری دلیل یہ ہے  
 للذین احسنوا المحسنی و زیادہ حسنی سے مراد جنت ہے زیادہ سے مراد ریت رسول خدا  
 صلعم نے یہی تفسیر کی ہے صحابہ ہی اس کے قائل ہیں یہ تفسیر چند احادیث میں آئی ہو چوتھی  
 دلیل یہ آیت ہے کلا انہم عن ربہم لمحجوبون شافعی وغیرہ ائمہ نے اس سے حجت پکڑی  
 ہے رویت پر اس لئے کہ اگر مؤمنین بھی اسکو نہ کہیں اور اسکا کلام نہ سنیں تو پھر وہ محبوب ٹہرتے  
 ہیں پانچویں دلیل یہ ہے لھما صايشاؤن ولدینا مزید علی و انس نے کہا مراد مزید سے  
 نظر کرنا ہے طرف رب مجید کے تابعین بھی اسی طرف گئے ہیں چھٹی دلیل یہ آیت ہے کاتذکرہ  
 الابصار و ہدیہ مرک الابصار جتنی دلالت اسکو نفی پر نہیں ہے اوس سے زیادہ  
 دلالت اسکو اثبات رویت پر ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے میں اس امر کا متذکرہ ہوں  
 کہ کوئی مبطل کسی آیت و حدیث سے اپنے باطل پر حجت نہ لائیگا لکن اوسکی حجت میں خود  
 دلیل نقیض پر اس کے قول کی ہوگی انتہی ساتویں دلیل قولہ تعالیٰ ہے وجوب صئد  
 ناضرة الی رہما ناظرہ جو شخص اس آیت کی تحریف نہ کیگا جسکو محرفین تاویل کہتے ہیں  
 اور حدیث میں اسکو تاویل الجاہلین فرمایا ہو تو وہ اس آیت کو صریح رویت علیان پر  
 انہیں ابصار سے دن قیامت کے دلیل پائیگا اور اگر تاویل کرے گا تو نصوص معاد  
 و جنت و نار و میزان و حساب و کتاب کی تاویل کرنا اور سپر اور سبی آسان تر ہے فساد دنیا

و درین اسی تاویل مخصوص کتاب و سنت سے پیدا ہوا ہے اسکے بعد ابن القیم نے تفسیر اس آیت مبارک کی حضرت صلعم اور صحابہ و تابعین و ائمہ اسلام سے نام نہام نقل کی ہے اور ۲ حدیثین روایت کی روایت کی ہیں طبرانی کہتے ہیں حدیث روایت ۲۳ صحابی سے مروی ہے سارے متقدمین و اسلاف کا اس پر اتفاق ہے اور جمیع تابعین و تبع تابعین اور ائمہ حدیث و فقہ و تفسیر و تصوف و ائمہ اربعہ اور ان کے نظراء و شیوخ و اتباع اسی طرف گئے ہیں اور ان کی جتنی اسکا شکل ہے اور کثرت شمار سوائے اللہ کے کوئی نہیں کر سکتا نہ نہیں مسئلہ روایت کے دو گروہ ہیں ایک کو یہ زعم ہے کہ وہ اللہ کو انسی دنیا میں دیکھتا ہے اور حاضر دربار ہو کر بات چیت کرتا ہے دوسرے گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ آخرت میں مرنے نہوگا اور نہ کسی بندے سے بات کرے گا سوائے رسول و تمام صحابہ و ائمہ ان دونوں فریق کے مذهب ہیں واللہ اعلم المسلمین آیا ہے نہیں ہے درمیان قوم کے اور اللہ کے طرف نظر کرنے میں مگر رداء کبریا اور کچے چہرے پر جنت عدن میں مرا و اس چادر کبریا سے حجاب ہے احاطہ کرنے سے کیونکہ یہ حجاب کبھی رفع نہیں ہو سکتا ہے اگر یہ پردہ اوٹھ جائے تو خلق اپنے رب کو پہچان لے جس طرح کہ وہ اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور یہ محال ہے قالہ الشعرانی ابن مسعود کہتے ہیں ہم حضرت کے پاس تیسے ماہ نیم ماہ کو دیکھ کر فرمایا تم اپنے رب کو ایسی طرح عیاں نہ کرنا کہ وہ کہے جس طرح کہ تم اس چاند کو دیکھتے ہو کچھ شک اس کی روایت میں نہ کر دے گے اگر تم سے ہو سکے کہ تم نماز صبح و عصر پر مغلوب نہ ہو تو کروہر یہ آیت پڑھی و سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل غروبھا۔

## فصل

اللہ تعالیٰ اہل جنت سے گفتگو کرے گا اور ان کو خطاب فرمائے گا اور اپنے پاس بلائے گا اور

اور پر سلام کریگا۔ قال تعالیٰ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا  
 اولئک لا یموت فی الآخرۃ ولا یموتھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامتہ ولا  
 ینزکھہم اور جو لوگ اللہ کی ہریت و بنیاد کے پوشیدہ رکھنے والے ہیں اور انکے حق میں فرمایا ہے  
 ولا یموتھم اللہ یوم القیامتہ سو اگر اللہ مومنین سے بھی بات نہ کرتا تو وہ اور اللہ کے اعلیٰ  
 برابر نہیں تھے ہیں اور اس تخصیص کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا اللہ نے خیر دہی ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 جنت والوں پر سلام کرے گا یہ سلام کرنا سچ معج ہوگا سلام ہوگا کہ رب رحیم حدیث  
 جابرین گزر چکا ہے انہ یشرن علیھم من فوقھم ویقول سلام علیکم یا اھل الجنۃ  
 اوسوقت وہ اللہ تعالیٰ کو عیاناً دیکھینگے اس رویت و تکلم و علوسب ثابت ہوا معطلہ ان  
 امرکا انکار کرتے ہیں اور انکے قائل کو کافر ٹھہراتے ہیں یہ کفر اور انکا اونہیں پر مردود ہے  
 حدیث عدی بن حاتم میں آیا ہے نہیں ہے تم میں کوئی شخص لکن بات کریگا اور اس سے  
 اللہ تعالیٰ دن قیامت کے دو بار حدیث بریدہ میں فرمایا ہے نہیں ہے کوئی تم میں لکن  
 تخلیہ کرے گا اللہ تعالیٰ اوس سے نہوگا درمیان اوسکے اور اللہ کے کوئی ترجمان و  
 حجاب حدیث انس میں مذکور یوم المیز ذکر مخاطبت اہل جنت کا گزر چکا ہے غالب  
 احادیث رویت میں ذکر تکلم کا بھی آیا ہے بخاری نے صحیح میں کہا ہے باب کلام الرب  
 تعالیٰ صم اہل الجنۃ پہر چند حدیثیں لکھی ہیں بالجملہ افضل نعیم جنت رویت وجہ کو تم  
 و تکلم رب رحیم ہے اسکا انکار کرنا روح جنت کا انکار کرنا ہے اعلیٰ و افضل نعیم وہی ہے  
 کہ جنت میں اوسکے اہل جنت کو خوش نہ آئی ابو یزید بظامی کہتے تھے اللہ کے ایسے بیک بھی  
 ہیں کہ اگر ایک دم جنت میں محبوب رہیں تو جنت و نعیم جنت سے ایسا استغاثہ کریں جس طرح کہ  
 اہل نار عذاب نار سے کرتے ہیں حسن نے کہا ہے کوئی شیے اہل جنت کو یوم جمعہ سے

زیادہ تر محبوب نہوگی اسلئے کہ وہ یوم المزید ہے اوسى دن میں اللہ تعالیٰ کی رویت ہوا کرے گی  
 بعض نے کہا مزید سے ترویج جو عین مراد ہے کثیر بن قرہ نے کہا مزید یہ ہے کہ ایک بار میگا  
 اہل جنت سے کہیگا تم کیا چاہتے ہو ہر جو کہہ وہ تمنا کریں گے وہی برسیگا کہتے تھے لیکن  
 اشہد ان اللہ تعالیٰ ذلک لا قول لہا امطری علینا جاسری مزیجات انتی - ع  
 اسے گل تبوخر سندم تو بوی کسے داری +

## فصل

جنت ابدی ہے اسکو کبھی فنا نہوگی یہ بات دین اسلام سے بالاضطرار معلوم ہے اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے واما الذین سعدوا فی الجنة خالدین فیہا ما دامت السموات والارض  
 الا ما شاء ربک عطاء غیر محذور و ذلک کا اس استثنائے میں اختلاف ہے ابن قیم  
 نے آئمہ قول لکھے ہیں اور ابن حجر کی نے اٹھارہ بیان فاتح اس مقام کا تفسیر فتح البیان میں  
 ہے بہر حال یہ آیت دلیل ہے ابدیت جنت پر اور حدیث میں فرمایا ہے من  
 یدخل الجنة ینعم ولا یأس و یخلد ولا یموت دوسری حدیث میں کہا جو یا اہل الجنة  
 لکھان تمہیں فلا تموتوا یہ حدیثیں گزر چکی ہیں صحیحین میں ابو سعید خدری سے آیا کہ  
 کہ حضرت نے فرمایا موت کو ایک فقہار کہو درنگ کی صورت میں لا کر درمیان جنت و نار  
 کے کھڑا کر کے ذبح کریں گے اور کہیں گے یا اہل الجنة خلود فلا موت و یا اہل النار خلود فلا  
 موت اسجملہ متاخرین کے تین قول ہیں ایک یہ کہ جنت و نار فانی غیر ابدی ہیں دوسرے  
 یہ کہ باقی غیر فانی ہیں تیسرے یہ کہ جنت باقی اور دوزخ فانی ہے پہلا قول جہم بن صفوان  
 کا ہے شیخ امام معطلہ تہا صحابہ و تابعین و اہل سنت میں سے کوئی اسکا سلف

نہیں ہے اس قول پر ائمہ اسلام نے اسکی تکفیر کی ہے اسی بنیاد پر وہ قائل خلق قرآن  
و نفی صفات کا تھا کتنا تھا کہ جسطرح یہ دونوں حادث ہیں اور بطرح فانی بھی ہیں رہی بات  
نار کی سو شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ آئین دو قول سلف و خلف کے معروف ہیں اور  
تابعین نے باہم نزاع کیا ہے تین کتنا ہوں بلکہ اس مسئلہ میں سات قول ہیں -  
شیخ الاسلام و ابن القیم کا میل طرف فناء نار کے ہے کتاب حادی الافراح میں ۲۵  
وجہ پر درمیان دو ام جنت و نار کے شرعاً و عقلاً فرق ثابت کیا ہے پہر کہا ہے لیس فی الحکمة  
الکلیمة ان الشرع زینتی دامنہا لا نہایت لھا ولا انقطاع ابدان قتلون ہی و الخیرات  
و ذلک علی حد سواء اتنی پہر کہا ہے کہ یہ مسئلہ عظیم الشان چند در چند درجہ دنیا سے کبر تر ہے اتنی جہن  
کتنا ہوں ظاہر کتاب و سنت موافق نہیں جمہور اہل حق کے ہر کہ جنت و نار دونوں کو ابدیت دوام دار و دائم  
اہل کفر و خلو دو نام بلا انقطاع نعیم و آلام ہر حکم اس مسئلہ میں زیادہ غرض کر نیسے کچھ فائدہ نہیں بحال جنتہ و نارہ +

## فصل

سب سے پہچے جنت میں کون جائیگا + حدیث ابن سعد میں فرمایا ہے میں جانتا ہوں کہ سب  
پہچے کون شخص دوزخ سے باہر نکلیگا اور سب کے بعد کون شخص بہشت میں جائیگا دوزخ سے  
ایک شخص سینے کے بل باہر آئیگا اللہ تعالیٰ اسکو فرمائیگا جا جنت میں داخل ہو وہ جائیگا  
اوسکے خیال میں یہ آئیگا کہ جنت تو لوگوں سے بھری ہوئی ہے وہ واپس آئیگا اللہ تعالیٰ  
کہیگا جا جنت میں پہر وہ جائیگا اور جنت کو بھرا ہوا خیال کرے گا پہر لوٹ کر آئیگا اور کہیگا  
اے رب میں نے جنت کو لوگوں سے بھرا ہوا پایا اللہ تعالیٰ فرمائیگا جا جنت میں داخل ہو  
تیرے لئے برابر دنیا کے اور دس گنا دنیا سے ہے وہ عرض کرے گا کہ تو مجھے دل لگی یا ٹھٹھا

کرتا ہے پادشاہ جو کہ تہ حضرت بنے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوئے کہ تہ ہیں  
 کہ یہ آدمی درجہ میں ادنیٰ اہل جنت ہوگا رحالہ الشیخان مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے  
 رفعا یہ ہے میں جانتا ہوں کہ سب سے بھیجے جنت میں کون آدمی داخل ہوگا اور کون آدمی  
 سب سے بعد دوزخ سے نکلیگا ایک شخص کو دن قیامت کے لائین گے کہ میں گے اسکے صفائے  
 ذنوب اس پر عرض کرو اور کہا کہ اور کھانا تو بعد عرض صفائے ذنوب کے اوس سے کہا جائیگا  
 تو نے فلاں روز کذا و کذا کیا اور فلاں روز کذا و کذا لفظ کذا چار چار بار سبکہ آیا ہے  
 وہ کہیگا ہاں اور انکار نہ کرے گیگا اور کہا کہ ذنوب سے ڈرتا ہوگا کہ وہ بھی عرض کئے جائیگا  
 اوس سے کہ میں گے تیرے لئے ہر سنیہ کی جگہ ایک حسنہ ہے تب وہ کہیگا اسی رب میں نے  
 اور کام بھی کئے تھے میں اونکو سبکہ نہیں دیکھتا یہ کہ حضرت خوب بنے یہاں تک کہ آپ کے  
 دندان مبارک ظاہر ہوئے ابوامامہ رفعا کہتے ہیں کہ آخر شخص جو جنت میں جائیگا وہ ہوگا  
 جو صراط پر پشت و شکم سے اولٹ پلٹ ہوگا جیسے لڑکا کہ اوسکو باپ اوسکا مارتا ہے اور وہ  
 بھاگتا ہے اور دوڑنے سے عاجز ہے وہ کہیگا اے رب تو مجھ کو جنت میں داخل کر اور  
 آگ سے بچا اے اوس بندے کی طرف وحی کریگا کہ اگر میں تجھ کو آگ سے نجات دوں اور جنت  
 میں لیجاؤں تو کیا تو اپنے ذنوب و خطایا کا اقرار کرے گا وہ کہیگا ہاں اے رب قسم ہے  
 تیرے عزت و جلال کی اگر تو مجھ کو آگ سے بچا دیگا تو میں اپنے سب گناہوں اور خطاؤں کا  
 اقرار سامنے تیرے کروں گا اے وحی کریگا کہ اچھا تو اقرار کر اپنے ذنوب و خطایا کا میں  
 تجھ کو بخش دینگا اور جنت میں لیجاؤں گا وہ کہیگا قسم ہے تیرے عزت و جلال کی میں نے کبھی  
 کوئی گناہ کیا اور نہ کوئی خطا کی اللہ اوسکی طرف وحی کرے گا اے میرے بندے میرے  
 پاس ایک مینہ ہے یعنی گواہ تہم پہنچ وہ دائین بائین دیکھیگا اور کسی کو نہ پائیگا تب کہیگا

اسے رب مجھے گواہ دکھلا تب اسکی کہاں ساتھ محقرات ذنوب کے گویا ہوگی جب بندہ  
یہ حال دیکھگا کہیگا اسے رب میرے پاس اور بڑے بڑے گناہ ہیں اللہ وحی کریگا کہ میں  
تجھ سے زیادہ تر عارف ہوں اور غلام کا تو اقرار کر میں تجھ کو بخشہ دنگا اور تجھ کو جنت میں اگل  
کر دنگا تب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریگا پھر حضرت ہنسی یہاں تک کہ وادنت نظر آئے پھر کہا کہ  
یہ ادنیٰ اہل جنت ہے درجہ میں پھر بڑے درجہ والے کا کیا ذکر ہے رواہ الطبرانی وابن ابی  
شیبہ سلم بن ابی مسعود سے رفعاً آیا ہے کہ سب سے پیچھے جو شخص جنت میں جائیگا وہ شخص ہوگا  
جو پلٹ پلٹ کر ایک بار چلیگا اور بار بار گر کر گیگا اور ایک بار اسکو آگ کی پٹ لگیگی جب وہ ان سے گزر جائیگا  
اسکی طرف التفات کر کے کہیگا تبارک الذی فحانی عنک لقد اعطانی دینی شیئاً ما  
اعطاہ احد اصحابی ولین والآخرین پھر اسکو ایک درخت دکھایا جائیگا وہ کہیگا اے رب  
مجھ کو اس درخت سے نزدیک کر دے کہ میں اسکا سایہ لون اور اسکا پانی پیوں اللہ تبارک  
و تعالیٰ فرمائیگا اے ابن آدم اگر میں تجھ کو یہ درخت دوں گا تو تو پھر اور کچھ سوا اسکے مانگیگا وہ  
کہیگا نہیں اسے رب اور معاہدہ کرے گا کہ سوا اسکے کچھ نہ مانگیگا اور رب اسکو معذور  
کر دیگا کہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جس پر اسکو صبر نہیں ہے پھر اسکو اس درخت سے نزدیک  
کر دیگا وہ اس کے سایہ میں ہو کر پانی پیئے گا پھر ایک اور درخت ہتر پہلے درخت سے نظر آئیگا  
کہیگا اے رب مجھ کو اس سے نزدیک کر دے میں اسکا سایہ لون اور پانی پیوں اب سوا اسکے  
کچھ سوال نہ کروں گا اللہ کہیگا اے ابن آدم کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اور کچھ  
نہ مانگیگا پھر فرمائیگا شاید اگر میں تجھ کو اس درخت سے قریب کروں تو تو پھر اور کچھ سوا  
اسکے مانگیگا وہ عہد کرے گا کہ میں اس کے سوا اب کچھ نہ مانگوں گا اور اللہ اسکو معذور کر دیگا  
اس لئے کہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جس پر اسکو صبر نہیں ہے پھر اللہ اسکو اس درخت سے نزدیک

کر دے گا وہ اسکا سایہ لیگا اور پانی پیئے گا پھر ایک اور درخت دروازہ جنت پر  
 نظر آئیگا جو اون دونوں درخت سے بہتر ہوگا وہ کہیگا اے رب مجھ کو اسکے قریب کر دے  
 کہ میں اسکا سایہ لوں اسکا پانی پیوں اب سوا اسکے اور چیز کا سوال نہ کروں گا کہ کہیگا  
 اے ابن آدم کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ سوا اسکے اور کچھ نہ مانگیگا وہ کہیگا ہاں  
 رب بس یہی درخت مانگتا ہوں اب اسکے سوا اور کچھ نہ مانگوں گا اللہ تعالیٰ اوسکو معذور  
 رکھیگا اتنے کہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جس پر اوسکو صبر نہیں ہے پھر اوسکو اوس درخت سے  
 نزدیک کر دیگا جب وہ اوس درخت سے نزدیک ہوگا اہل جنت کی آواز سنیگا کہیگا اے  
 رب مجھ کو جنت میں داخل کر اللہ فرمائیگا اے ابن آدم کیا تو راضی ہے اس بات پر کہ میں تجھ کو  
 دنیا کے برابر دوں اور مثل دنیا کے اور بھی اوسکے ہمراہ ہو وہ کہیگا اے رب تو مجھے ٹھٹھا  
 کرتا ہے اور تو رب العالمین ہے یہ لکھ کر ابن مسعود ہنسے اور کہا تم مجھے نہیں پوچھتے کہ میں  
 کیوں ہنسا کہا بتاؤ تم کیوں ہنستے کہا حضرت اسطرح ہنسے تھے کہا تھا کہ اے رسول خدا  
 آپ ہنستے ہیں فرمایا کہ میں رب العالمین کے ہنسنے سے جبکہ بندہ یہ کہیگا اللہ مستحضر ہی  
 وانت رب العالمین ہنستا ہوں پھر اللہ فرمائیگا میں تجھ سے ٹھٹھا نہیں کرتا ہوں لیکن میں جو  
 چاہوں اوس پر قادر ہوں صحیح رسانی میں بھی اسی کے لگ بھگ یہ قصہ ابو سعید خدری  
 سے برابر اسناد مسلم کے آیا ہے آخر میں حدیث مذکور کے یوں کہا ہے کہ پہر وہ اپنے  
 گہرین داخل ہوگا اور اوسکے پاس اوسکی بی بیان حور عین آئینگی پہر وہ دونوں کسینگی  
 الحمد للہ الذی احيانا لنا و احيانا لالك جو تجھ کو ملا وہ کسی کو نہ ملا اور حدیث مغیرہ میں  
 پہلے گزر چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا تھا کہ ادنیٰ اہل جنت درجہ  
 میں کون ہے الحمد للہ دواہ مسلحہ یہ حدیثیں دلیل ہیں اس پر کثرت رحمت و کرم خدا

غضب و سخط الہی پر سابق ہے و لہذا الحمد للہ اگر رب العالمین اپنے گنہگار بندوں پر ایسی رحمت  
نفرمانی تو پھر کسی جگہ بھی ٹھکانا اہل ایمان کی نجات کا معلوم نہیں ہوتا یہ لوٹ پیہر جو اس  
میں گزار دیں ہے کمال عنایت پر بحال مومن موعود صحیح الاعتقاد و لہذا الحمد للہ

## فصل

زبان اہل جنت کی کیا ہوگی ؟ حدیث انس بن مالک میں گزر چکا ہے کہ اہل جنت زبان  
مصححہ صلیم پر ہوں گے رد الاہ ابن ابی الدنیا ابن عباس نے کہا زبان اہل جنت کی عربی ہوگی  
ابن شہاب کہتے تھے ہکویہ بات پہنچی ہے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہوگی اور جب قبر سے نکلیں گے  
تو سریانی ہوگی سفیان ثوری نے کہا ہکویہ خبر ملی ہے کہ لوگ دن قیامت کے دخول جنت  
سے پہلے سریانی بولیں گے جب جنت میں جائیں گے تو کلام عربی کرینگے فضیلت اس زبان کی  
ساری زبانوں پر ظاہر ہے کہ قرآن کریم اسی لغت عرب میں آیا خاتم الانبیاء عربی زبان  
تھے اہل جنت اسی زبان میں کلام کریں گے اگرچہ دنیا میں مختلف زبانیں رکتی تھیں خصوصیت  
اس زبان کی بغایت انفس نفیس ہیں عربیت نسب عربیت زبان عربیت لغت شرع  
ہمارا فخر ہے یہ اضافات ہکویہ المسلمین سے نزدیک کرتے ہیں میں بالخصوص اس بات  
کا شکر خدا ادا کرتا ہوں کہ اولاً نسل قریش میں پھر ثانیاً بنی ہاشم میں پھر ثالثاً  
ذریعت فاطمہ علیہا السلام میں اللہ نے مجھ کو پیدا کیا مجھے امید ہے کہ میں جسکی طرف منسوب  
ہوں مجھ کو دنیا میں مرتے دم تک اونہیں کی نیا ت و اعمال پر قائم رکھے خاتمہ میری  
اخلاص توحید پر کرے اور حشر میں زیر لو اء سید لا نبیاء محشور فرما کر شفاعت خیر خلق  
نصیب فرمائے اللہم آمین +

# فصل

جنت و نار میں کیا حجت ہوئی؟ صحیحین میں ابو ہریرہ سے رفعاً آیا ہے کہ جنت و نار  
 میں باہم حجت و بحث ہوئی نار نے کہا مجھ میں جبارین متکبرین داخل ہونگے جنت نے  
 کہا مجھ میں ضعفاء و مساکین آئینگے اللہ عز و جل نے نار سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں  
 جسکو چاہوں گا تجھے عذاب کروں گا جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں جسکو چاہوں  
 گا تجھے رحمت کروں تم میں سے ہر ایک کو میں بہر دوں گا دوسرا لفظ یہ ہے حجت کی نار  
 و جنت نے نار نے کہا میں اختیار کی گئی ہوں واسطے متکبرین و متجبرین کے جنت نے کہا  
 میرا کیا حال ہے کہ داخل نہ ہونگے مجھ میں مگر ضعیف و عاجز و سقط لوگ اللہ نے جنت سے  
 فرمایا انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی اور نار سے کہا انت عذابی اعذب  
 بک من اشاء من عبادی و لكل واحد صلتک ما صلاؤھا سو آگ سلاؤں گی یہاں تک  
 کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اوپر کرے گا کہیں بس بس اور اسوقت وہ بہر جائیگی اور بعض  
 اسکا طرف بعض کے سمت آئیں گے اور ظلم نہ کرے گا اللہ اپنے خلق میں سے کسی شخص پر تہی  
 جنت سوا اللہ اور اسکے لئے ایک مخلوق پیدا کرے گا معلوم ہوا کہ سعۃ جنت و نار کی اتنی  
 ہے کہ بعد دخول عباد کے دونوں خالی رہیں گی اللہ او کو جس طرح کہ اوپر گزرا پھر کرے گا  
 اصل میں جنت واسطے مومنین کے بنی ہے یہ آٹھ جنتیں ہیں انکے درجات میں تفاضل  
 و تفاوت ہے ہر شخص کو موافق اس کے عمل یا مطابق مرضی الہی کے درجہ ملیگا سب سے اعلیٰ  
 درجہ اہل تقویٰ کا ہوگا اور اسے اعلیٰ درجہ صالحین کا پھر شہداء کا پھر صدیقین کا پھر  
 نبیین کا پھر سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت میں

جسکو ایک تازیانہ یا لکمان کی برابر جگہ ملیگی وہ ساری دنیا سے بہتر ہوگی کوئی کافر بہشت  
 میں نہ جائیگا تو نہیں میں وہ شخص داخل جنت ہوگا جلد یا دیر میں جس نے کسی طرح کا شرک کر لیا  
 یا شرک اصغر جلی یا خفی کیا ہوگا اور جسے باوجود ایمان کے شرک کیا ہے اس کے لئے دوزخ  
 ہے تا رہیں جو خاص واسطے مشرکین و کفار کے بنی ہے کچھ موحیدین عصاۃ ہی داخل  
 ہونگے پھر آخر کو جس کے دل میں برابر ایک دینار یا نصف دینار یا برابر ایک ذرہ کے یا برابر ایک  
 دانہ زائی کے ایمان باقی ہوگا وہ نجات پا کر جنت میں جائیگا اللہ تعالیٰ کی غیرت اس بات  
 کا تقاضا نہ کرے گی کہ کوئی موحید نارہم غافلہً باقی رہ جائے لکن نصیب ہونا تو یہ  
 خالص کا عقلا و کیمیاء اکثر مسلمان آپکو موحداً اعتقاد کرتے ہیں اور حقیقت میں مشرک ہیں  
 سو وہ دہو کے میں پڑے ہیں شرک اکبر سے تو اہل علم و فہم و محب دین سچ بھی جانتے  
 ہیں لکن شرک اصغر و شرک سرئیر و شرک خفی سے بچنا نہایت مشکل ہے جسکو اللہ بچائے  
 وہی بچے اور حضرت بھی اسی کی شفاعت باذن خدا کریں گے جسے شرک نہ کیا ہوگا اور  
 اللہ تعالیٰ بھی اذن شفاعت کا اسی کے لئے دیگا جو کہ دنیا میں مشرک بشرک جلی  
 یا خفی نہ تھا مسلمان کو سب سے زیادہ فکر اپنی بقا، ایمان کی چاہئے کہ توحید خالص  
 پر قائم دائم رہے کیونکہ بطفیل توحید کے اگر دخول نار بھی ہوا تو خلود نار ہوگا اور اگر  
 خدا نخواستہ عقیدہ و عمل و حال و قال میں آمیزش شرک کی تھی تو پھر خلود نار تعین ہے  
 و ما یومن اکثرھم باللہ الا وہم مشرکون توحید خالص یہ ہے کہ الوہیت و ربوبیت  
 میں بانواعاً شرک نہ آنے دے ورنہ توحید ربوبیت میں سارے مشرکین بھی من اولہم  
 الی آخرھم شرک حال اہل اسلام میں تفرقہ درمیان ایمان و کفر کے یہی توحید الوہیت  
 یعنی وحدت عبادت ہے پس بس اس توحید کا بیان کتاب دین خالص اور سائل دلگاہ

اور تقویۃ الایمان و نحوہ میں بسط سے موجود ہے اور انکی طرف رجوع کرنے سے ہمراہ حسنیت و طلب دین حق و طلب نجات یوم الدین کے امید قوی اصلاح ظاہر و باطن کی ہر ہم اللہ تعالیٰ سے جو ہمارا معبود برحق اور رب مطلق ہے بصدر التجا تمنا کرتے ہیں اور نہ ارادہ و زبان سے سائل ہیں کہ ہم کو اپنی توحید پر استقامت نصیب کرے و صادق فی الا بالہ علیہ توکلت والیہ انیب \*

## فصل

جنت میں فضل باقی رہیگا اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ایک خلق پیدا کرے گا یہ بات نازکے لئے ہوگی صحیحین میں انس بن مالک سے زعم آیا ہے کہ ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائیں گے وہ یہی کہے گی ہل من مزید یہاں تک کہ رب العزت اپنا قدم اوسمیں رکھیں گے تب بعض اوسکا طرف بعض کے سمت جائیگا وہ کسی قط قط یعنی بس بس قسم ہے تیرے عزت و کرم کی اور جنت میں ہمیشہ فضل یعنی زیادتی رہیگی بیان تک کہ اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ایک خلق پیدا کرے وہ ان ساکن کرے گا دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے کہ باقی رہیگا جنت میں جو اللہ چاہیگا کہ اتنا باقی رہے پھر اللہ پاک اوسکے لئے ایک مخلوق بنائیگا جس چیز سے کہ چاہیگا بخاری میں جو یہ لفظ آیا ہے روایت ابو ہریرہ سے کہ اندیشی للنار من یشاء فیلقی فیہا فتقول ہل منیٰ سو غلطی ہے بعض رواۃ کی اوسپر لفظ حدیث کا متقلب ہو گیا روایات صحیحہ و لفظ قرآن اسکو رد کرتی ہیں آئے کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ جہنم کو الیس و اتباع الیس سے بھر دیگا اور عذاب نکرہ لگا لگا اوشی شخص کو جسپر حجت قائم ہو گئی ہوگی اور وہ کذب رسول تھا قال تعالیٰ کما اتی فیہا فوج سألہم عنہا فقالوا لا یا تکلم فہم مذہب قالوا بل

قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا ما انزل الله من شیء او کسى شخص پر الله اپنے خلق  
میں سے ظلم کرے گا واما الله یظلم للعبد الله نے کیا خوب فرمایا ہے ما یفعل الله  
بعذابکم ان شکرتکم وامنتم یعنی اللہ کیا کرے گا تمکو عذاب کر کے اگر تم اسکا شکر مانو اور  
ایمان لاؤ اللہ جانتا ہے کہ میں اللہ پر اور اس کے رسول اور اسکی کتابوں اور اس کے فرشتوں  
پر اور تقدیر کے خیر و شر پر اور بعثت بعد الموت پر ایمان رکھتا ہوں ختم الله لنا بالحسنى  
وزیادہ و مرزوقانی دار کرامتہ جمیع السعاده \*

## فصل ۱۲

جنت والوں پر سونا منع ہے + حدیث جابر میں فرمایا ہے خواب برادر مرگ ہے اہل جنت  
نہ سوئیں گے رواہ ابن مرد ویس طبرانی کا لفظ جابر سے یہ ہے حضرت سے پوچھا کہ کیا  
اہل جنت سوئیں گے فرمایا خواب برادر مرگ ہے جنت والے نہ سوئیں گے یہ عدم خواب ایک  
نعمت عظمی ہوگی اس لئے کہ جو زمانہ نوم میں گزرتا ہے اس زمانہ میں نائم عیش و لذت سے  
جدا رہتا ہے اور جنت محل عیش و فانی آرام ہے وہاں غفلت و بخیری کا کچھ کام نہیں +

## فصل ۱۳

سب سے پہلے جنت میں کون جائیگا اور بندہ کی ترقی جنت میں ایک درجہ سے دوسرے  
درجہ اعلیٰ پر ہوتی رہیگی + صحیح مسلم میں رفعا آیا ہے کہ فقراء و صابغین اغنیاء سے دن  
قیامت کے چالیس برس پہلے جنت میں جائیں گے ترمذی میں پانسو برس پہلے جانا  
آیا ہے دوسری روایت میں نصف یوم فرمایا ہے تیسری روایت میں آیا ہے کما اسے

رسول خدا سال کے ماہ کا ہوگا فرمایا پانسواہ کا کماہ کے دن کا ہوگا فرمایا پانسو  
 دن کا کماہ دن کتنا بڑا ہوگا فرمایا تمہاری گنتی سے پانسو برس کا ذکرہ القتیبی قرطبی نے  
 کہا اختلاف مدت کا شاید بحسب اختلاف طبقات فقراء ہوگا شریعت و سہولت و وسعت  
 و ضیق کی راہ سے جسکا عیش زیادہ تنگ تھا وہ بیعت میں زیادہ ہوگا حدیث ابن ماجہ  
 میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر غنی و فقیر دن قیامت کے یہ چاہیگا کہ اوسکو دنیا بقدر  
 کفایت کے ملتی دوسری روایت میں لفظ قوت کا آیا ہے صحیح مسلم میں فرمایا ہے یس فی النبی  
 عن کثرة العرج و النفا الغنی عنی النفس اسی جگہ سے بعض علمائے کما ہے کہ مراد  
 فقراء سے ایسا کہ وہ لوگ ہیں کہ سیر دنیا پر قانع ہیں اور مراد اغنیاء سے اصحاب اموال  
 کشیہ ہیں جو اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل رہتے ہیں اور کہہ ہی کوئی بندہ تہذیبست تو نگہ  
 دل اور بالکس اسکے ہوتا ہے واللہ اعلم ابوہریرہ زنفار کہتے ہیں اللہ تعالیٰ درجہ بندہ  
 صالح کا جنت میں بلند کریگا وہ کہیگا اے رب یہ مرتبہ مجھ کو کہاں سے ملا فرمایا یگا تیرے  
 ولد نے تیرے لئے استغفار کی تھی رواہ احمد معلوم ہوا کہ مردوں کو پسبب عا و استغفار  
 و صدقہ احیاء کے نفع پہنچتا ہے علاوہ اسکے احادیث گزشتہ سے ثابت ہے کہ اہل جنت  
 کے لئے زیادت نعمت و راحت ہوتی رہیگی یہ بھی ایک ترقی درجہ ہے لکن اخلاص و توحید  
 و صلاح اعمال سے یہ مرتبہ ملتا ہے نہ نری تمنا سے بڑے محتاج اور وہ لوگ ہیں جو کہ خود بھی  
 صالح ہیں اور اللہ نے انکو اولاد بھی صالح عطا کی ہے \*

## فصل ۱۱

مومن کی ذریت درجہ مومن میں ہوگی اگرچہ اوسکے سے عمل نہیں کئے ہیں قال تعالیٰ

والذین امنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بحمد ذریتهم وما اللہ احقر  
 من عملہم من شئی کل امر بما کسب رہیں قیس نے ابن عباس سے رفع  
 روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ ذریت مومن کو اس کے درجہ میں پہنچائیگا اگرچہ عمل میں اس سے  
 کم ہوگی تاکہ مومن کی آنکھ نہ ٹھنڈی ہو پھر یہ آیت پڑھی اللہ نے کہا ہم نے آباء کو نہیں گنایا  
 اولاد کو دیکر دوسرے لفظ انکار رفعایہ ہے کہ آدمی جب جنت میں جائیگا اپنے ماں باپ کا  
 حال پوچھیگا اور بی بی بی و اولاد کا اس سے کہینگے کہ وہ تیرے درجے و عمل کو نہیں  
 پہنچے وہ کیگا اے رب میں نے اپنے اور ان کے لئے عمل کیا تھا تب حکم ہوگا کہ اون کو  
 اوسى کے ساتھ ملا دیں پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی رواہ ابن مردودہ مفسرین نے  
 ذریت میں اختلاف کیا ہے کہ مراد اس سے اس آیت میں صغار ہیں یا کبار یا دونوں تین قول  
 ہوئے بنیاد اس اختلاف کی اس بات پر ہے کہ لفظ بایمان حال ہے ذریت تابعین  
 و مومنین تبعوعین سے ایک گروہ نے کہا معنی یہ ہیں کہ ذریت بھی ویسا ہی ایمان رکھتی  
 تھی جیسا ایمان ابویں کا تھا اس لئے وہ درجات میں ملحق ابویں کی ہوگی اور اللہ نے  
 اطلاق ذریت کا کبار پر کیا ہے جس طرح فرمایا من ذریتہ داؤد و سلیمان اور فرمایا  
 ذریتہ من حملنا مع نوح اور فرمایا کنا ذریتہ من بعدہم افتحلنا بما فعل المبطون  
 یہ قول کبار عقلاء کا ہے اور حدیث مرفوعہ متقدم ابن عباس اسی پر دلیل ہے اس سے  
 ثابت ہوا کہ وہ اپنے اعمال سے داخل جنت ہوئی لکن وہ اعمال ایسے نہ تھے کہ درجہ  
 آباء تک اون کو پہنچائے سوا اللہ نے باوجود تصور عمل کے اون کو درجہ آباء تک پہنچا دیا تمیز  
 ایمان عبارت ہے قول و عمل ذریت سے اور یہ بات کبار ہی سے ممکن ہے نہ صغار سے  
 تو معنی یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو نزدیک مومن کے جمع کر دیا جبکہ نفس

ایمان میں برابر آباؤ کے ہونگے اسلئے کہ حقیقت تبعیت کی یہی ہے اگرچہ نرے ایمان ہی میں ہو ذریت کا اونکے درجہ تک پہنچانا اسلئے ہے کہ اونکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اونکے لئے آرام پورا ہو جائے یہ وہی بات ہے کہ حضرت کے ازواج مطہرات بتبعیت حضرت ہمراہ آپکے ایک درجہ میں ہونگے اگرچہ بسبب اپنے اعمال کے اوس درجہ تک نہیں پہنچیں ہوں دوسرے گروہ نے کہا مرد ذریت سے اسجگہ صغار ہیں ذریت اپنے آباؤ کے تابع ہوتی ہے اگرچہ صغیر ہو ایمان و احکام میراث و دیت و نماز جنازہ و دفن میں اندر مقابلہ مسلمین کے وغیرہ ذلک مگر احکام اہل بلوغ میں معنی یہ نہیں ہے کہ تابع کر دیا جئے اونکی ذریت کو ایمان آیا ہون اس قول کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ بالغین ثواب و عقاب میں حکم اپنے نفس رکھتے ہیں وہ بنفسہ متقل ہیں احکام دنیا اور احکام ثواب و عقاب میں کچھ تابع آباؤ کے نہیں ہیں کیونکہ مستقل بالنفس ہیں اگر ذریت سے مراد بالغین ہوتی تو ساری اولاد صحابہ کی جو کہ بالغ ہے وہ درجہ آباؤ میں ہوتی اور سب اولاد تابعین بالغین درجہ آباؤ کو پہنچتے وہ علم جبر الی یوم القیامہ ثواب سارے آخرین درجہ سابقین میں نہیں جاتے دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ذریت کو ہمراہ اونکے درجہ میں تابع ٹھہرا تا جسطرح کہ اونکو ایمان میں ہمراہ آباؤ کے تابع کیا ہے اگرچہ بالغ ہوں تو اذکا ایمان تابع نہوتا بلکہ ایمان مستقل ہوتا تیسری دلیل یہ ہے کہ اللہ نے منازل جنت کے حسب اعمال کے حق میں تقنین کے رکھے ہیں رہے اتباع سوائے اونکو درجہ آباؤ تک پہنچا دیگا اگرچہ اونکے لئے اعمال نمون نیز جوعین و قدم درجہ اہل جنت میں ہونگے اگرچہ اونکے لئے کوئی عمل نہیں ہے بخلاف مکلفین بالغین کہ وہ اوس درجہ تک نہیں گئے جہاں تک اونکے اعمال کی رسائی ہے تیسرے گروہ نے کہا وجہ یہ ہے کہ محل ذریت کا صغار کبار پر کیا جائے واحدی بھی اسطورت

گئے ہیں اس لئے کہ کبیر خود تابع اپنے باپ کا اپنے ایمان سے ہے اور اطلاق لفظ ذریت کا  
 صغیر کبیر واحد کثیر ایمان و اب سب پر ہوتا ہے **کما قال تعالیٰ وایۃ لہم انا حملنا**  
**ذریتہم فی الفلک المشعون** ہر ذریت سے اس جگہ آباء ہیں اور وقوع ایمان کا ایمان  
 تبہی اور ایمان اختیاری و کسی پر ہوتا ہے تبہی کی مثال یہ ہے فتح ہر قبۃ مؤمنہ پس  
 اگر صغیر کو آزاد کرے گا تب بھی جائز ہوگا سلف کا قول بھی اسی پر دلیل ہے جس طرح کہ ابن  
 عباس سے رفقا آیا ہے ابن مسعود نے کہا آدمی کے لئے قدم ہوتا ہے اور ذریت جب  
 وہ جنت میں جائیگا اوسکی ذریت کو بھی اوس تک پہنچا دیئے تاکہ اوسکی آنکھ ٹھنڈی ہو  
 اگرچہ اوسکے عمل تک نہ پہنچے ابو جہز نے کہا اللہ انکو جمع کر دے گا واسطے جنتی کے جس طرح  
 کہ وہ انکے اجتماع کو دنیا میں دوست رکھتا ہے شعبی نے کہا اللہ ذریت کو عمل آباء کی  
 وجہ سے جنت میں داخل کرے گا ابن عباس نے کہا آباء کا درجہ اگر ایسا ہے پر بلند تر ہوگا  
 تو اللہ ایسا کہ آباء تک پہنچا دیگا اور اگر ایسا کہ درجہ بلند تر ہوگا تو آباء کو ایسا تک  
 پہنچا دیگا ابیر اہیم نے کہا انکو برابر آباء کے اجر ملے گا آباء کے اجر میں سے کچھ کم ہوگا  
 اس قول کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ دونوں قرأتیں بستر لہ و آیت کے ہیں جسے یون  
 پڑا و اتبعہم ذریتہم تو یہ حقین بالغین کے ہے جنکی طرف نسبت فعل کی درست ہے  
**کما قال تعالیٰ ولسابقون الاولون من المهاجرین و الانصار الذین**  
**اتبعوہم باحسان** اور جسے یون پڑا و اتبعنا ہم ذریتہم تو یہ حقین صغار کے ہے  
 جنکو اللہ نے تابع آباء کے کیا ہے ایمان میں حکما پس ہر دو قرأت دلیل ہیں دونوں  
 نوع پر ہیں مگر انہوں اختصاص ذریت کا اس جگہ ساتھ صغائر کے اظہار ہے تاکہ استواء  
 صحابہ میں سابقین کا درجات میں لازم نہ آئے اور یہ استواء صغائر میں لازم نہیں آتا

اس سے ثابت ہوا کہ اطفال شخص کے اور ذریت ہر آدمی کی ہمراہ اس کے جنت میں ہوگی واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتمم واحکم \*

## فصل ۱۵

جنت کیا گفتگو کرے گی \* حدیث احتجاج جنت و نار کی پہلے گزر چکی ہے اور دوسری حدیث میں رفعاً آیا ہے کہ جنت نے کہا اے رب میرے نہیوں جاری ہیں اور میرے پھل پک گئے اے رب میرے اہل کو جلد میرے پاس بھیجے سعید طائی کہتے ہیں مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ اللہ نے جب جنت کو پیدا کیا تو فرمایا آراستہ ہو جا پھر فرمایا کچھ بات کر اوسنے بات کی اور کما خوشی ہو اوس شخص کو جس سے تو راضی ہوا قتا وہ نے کہا اللہ جب جنت کو بنایا تو کہا کلام کر اوسنے کہا طوبی للمتقین ابن عباس رفعاً کہتے ہیں اللہ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اوس میں وہ چیز بنائی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی اور نہ دل پر کسی بشر کے آسکا خطہ ہوا پھر فرمایا بول اوسنے کہا قد افلح المؤمنون

## فصل ۱۶

جنت کا حسن روز افزون ہوگا اور جنت میں بے پروائی کے کوئی سجاوٹ نہ ہوگا \* کعب کہتے ہیں اللہ جب طرف جنت کے دیکھتا ہے تو کہتا ہے طوبی لاهلک وہ چند در چند حسن و جمال میں بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اہل جنت داخل جنت ہوں ابو بکر خطیب نے رفعاً روایت کیا ہے کہ داخل ہوگا کوئی جنت میں مکن بزریدہ والی بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا کتاب من اللہ فلان بن فلان ادخلو جنتہ عالیہ قسط فیما دانیۃ یعنی

بعد اسلئے کہ یہ مضمون ہوگا کہ یہ کتاب ہے طرفے اللہ تعالیٰ کے مثلاً بنام محمد یق بن  
حسن کہ اسکو جنت برترین داخل کرو جسکے میوے قریب ہیں انشاء اللہ تعالیٰ قریبی  
نے کہا وعلیٰ هذا فی غیر من یدخل الجنة بغیر حساب واللہ اعلم +

## فصل

جہنمی طلب ازواج کو حور عین کی نہیں ہے اس سے زیادہ حور عین کو طلب اپنے ازواج  
کی ہے + حدیث معاذ بن جبل میں گزر چکا ہے کہ حور مومن کی نبی نبی کو یہ خطاب کرتی ہے  
کہ تو اسکو ایذا نہ دے یہ عنقریب تجھکو چھوڑ کر چارے پاس آ جائیگا اور حدیث دیگر یہ  
میں رفعا آیا ہے کہ حور کہتی ہے اللھم عند علی حینک و اقبل بسر علی طاعتک **حکایت**  
سلیمان دارانی کہتے ہیں کہ عراق میں ایک جوان عابد تھا وہ اپنے رفیق کے ساتھ طرف  
مکرمہ کے نکلا جب قافلے والے اونترے تو وہ نماز پڑھا کرتا جب وہ کمانا کھاتے تو یہ روزہ  
رکھتا اسکے رفیق نے آتے جانے اسکے اس حال پر صبر کیا جب اس سے جدا ہونا چاہا کہا اے  
بھائی تجھکو اس کام پر کہنے برا لگیتا کیا اونے کہا میں نے خواب میں ایک محل جنت کا دیکھا ایک  
ایٹ اسکے سونے کی اور ایک ایٹ چاندی کی ہے جب وہ محل مجھے نزدیک ہوا ایک کنگورا  
نہر چرکا ایک کنگورا یا قوت کا دیکھا اونکے درمیان ایک حور عین تھی بال لشکائے ہوئے  
اوسپر چاندی کے کپڑے تھے جو ہمراہ اسکے تہہ بہتہ ہوتے تھے اونے مجھے کہا تو  
کوشش کر طرف اللہ کے میری طلب میں سو میں اوسکی طلب میں طرف اللہ کے  
سرگرم ہوں سلیمان نے کہا یہ جہد و جہد تو طلب حوراء میں تھا پھر اوسکا کیا ذکر ہے جو  
اس سے زیادہ طلب کرے +

## فصل ۱۸

موت کو درمیان جنت و نار کے بیچ کرینگے \* قال تعالیٰ فانذرهم یوم الحسرة اذا قضی الامر و هم فی غفلة و هم لا یؤمنون حدیث ابو سعید خدری میں فرمایا ہے موت کو لائینگے گویا ایک قحطکار کہو درنگ ہے اسکو درمیان بہشت و دوزخ کے کھڑا کر کے کیینگے اسے جنت والو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سردار مارا اسکو و کیینگے پہکین گے ہاں یہ موت ہے بہ دوزخ والوں سے کہیں گے اسے دوزخ و تم اسکو پہچانتے ہو وہ سردار مارا و کیینگے اور کیینگے ہاں یہ موت ہے تب حکم ہوگا کہ اسکو دوزخ کرو پہراہل جنت سے کہیں گے یا اہل الجنة خلود لا موت دیا اہل النار خلود لا موت پہر حضرت نے یہ آیت پڑھی و انذرهم الخ صنف علیہ صحیحین میں ابن عمر سے رنعا آیا ہے کہ اللہ اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو نار میں داخل کریگا پہر درمیان اونکے ایک مؤذن کہڑے ہو کر اذان دے گا اسے اہل جنت موت نہیں ہے اور اسے اہل نار موت نہیں ہے ہر کوئی اپنے حال میں ملامت رہیگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جب جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جا چکیں گے تو موت کو درمیان جنت و نار کے لاکر فوج کیا جائیگا اور ایک منادی ندا کریگا یا اہل الجنة لا صوات او سپر اہل جنت کو خوشی پر خوشی ہوگی اور اہل نار کو حزن پر حزن ابو ہریرہ کا لفظ رنعا یون ہے جب داخل ہونگے اہل جنت جنت میں اور اہل نار نار میں تو موت کو گلے میں رتی باندھ کر لائیں گے اس فیصل و شہر پناہ پر جو درمیان اہل جنت و نار کے ہوگی پہر اسکو کھڑا کر کے کہیں گے اسے اہل جنت وہ ڈرتے ہوئے جمانکین گے پہر کہیں گے اسے اہل نار وہ خوش ہو کر جائینگے انکو امید شفاعت کی ہوگی پہر جنت و دوزخ والوں سے کہیں گے تم اسکو پہچانتے ہو وہ کیینگے یہ موت ہے جو پہر موکل تھی پہر اسکو فصیل پر

فوج کرے پھر کہا جائیگا یا اہل الجنتہ خلود ولا موت ویا اہل النار خلود ولا موت  
 رواہ النسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہ بکری اور اوسکا لٹانا اور فوج  
 کرنا اور فریقین کا اوسکو معائنہ کرنا حقیقت ہوگا نہ خیالاً و تمثیلاً جس طرح کہ بعض لوگوں نے  
 سمجھا خطا کی ہے اور کہا ہے کہ موت عرض ہے اور عرض جسم نہیں ہو سکتا چہ جائے اس کے  
 کہ فوج کیا جائے تو یہ خطا صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ موت سے ایک صورت کو سفند کی  
 پیدا کرے گا وہ صورت فوج کی جائے گی جس طرح کہ اعمال کو صورت بخشینگا اور اوپر ثواب و  
 عقاب دیگا اور اعراض کو اجسام بنا دیگا یہ اعراض اور اجسام کے مادہ ہونگی اور اجسام  
 میں سے اعراض پیدا کرے گا جس طرح کہ اعراض سے اعراض اور اجسام سے اجسام بنا دیگا یہ  
 چار اقسام ہوئے اور یہ سب ممکن و مقدور رب تعالیٰ و تبارک ہیں ان سے کچھ جمیع میں القیضین  
 یا کوئی محال لازم نہیں آتا ہے اور اس تکلف کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ ملک الموت فوج کیا جائیگا  
 یہ سب تقریر استدراک فاسد ہے اللہ و رسول پر اور ایک تاویل باطل ہے کہ جسکو عقل و جب  
 کرتی ہے اور نہ نقل سبب اسکا قلت فہم مراد خدا و رسول ہے کلام سے خدا و رسول کے  
 قائل اس قول نے یہ گمان کیا ہے کہ لفظ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نفس عرض مذکور ہوگا  
 دوسرے غلط نے یہ گمان کیا ہے کہ عرض محدود ہو کر اوسکی جگہ کوئی جسم فوج کیا جائیگا  
 اور یہ قول جو ہم نے ذکر کیا ہے اسکی طرف دونوں فریق کو راہ نہ ملی حالانکہ اللہ تعالیٰ اعراض سے  
 اجسام بناتا ہے پھر اس عرض کو اس جسم کا مادہ ٹھہراتا ہے جس طرح صحاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 آیا ہے کہ سورۃ بقرہ آل عمران دن قیامت کے دو ابرہ بکرا لینگے سو وہ دونوں ابرہی قزاقات ان  
 ہر دوسورہ کی ہوگی اسی طرح دوسری حدیث میں آیا ہے کہ تمہاری تسبیح تحمید و تلیل گردن کے  
 پرتی ہیں اونکی ہنہینا ہٹ مثل مگس شہر کے ہے وہ اپنے صاحب کی یاد دلاتی ہیں رواہ

احمد اسطرح حدیث مذاب و نعیم قبرین آیا ہے کہ مردہ ایک صورت کو دیکھیں گے کیسا تو  
کون ہے وہ کیسا میں تیرا عمل صالح یا عمل بد ہوں اور حقیقت ہر نہ خیال آئے ہے اس کے  
عمل کے لئے ایک صورت حسنہ یا قبیحہ پیدا کی اور وہ نور جو درمیان مومنین کے دن قیامت  
کو تقسیم ہوگا وہ بھی نفس ایمان اور نکاستہ آئے ایمان کو ایک نور بنا دیکھا جو ان کے سامنے دوڑتا  
ہوگا یہ امر محفول ہے کہ نفس نہ آئی پہر نفس کے آئے سے سمع و عقل میں مطابقت ہو گئی تیارہ  
کہتے ہیں کہ کو یہ ابتلا بھی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مومن جب قبر سے باہر نکلیں گے تو اس کا  
عمل ایک خوب صورت شکل میں ہوگا یہ اس سے کیسا تو کون ہے واللہ میں تجھ کو ایک سچا  
آدمی دیکھتا ہوں وہ کیسا میں تیرا عمل ہوں پر وہ اس کے لئے ایک نور و قائم و جنت  
کے ہو جائیگا اسطرح جب کا قبر سے نکلیں گے اس کا عمل ایک بد صورت شخص ہوگا اور یہ خبری  
ہوگی وہ کیسا تو کون ہے واللہ میں تجھ کو ایک بُرا آدمی دیکھتا ہوں وہ کیسا میں تیرا عمل بد ہوں  
وہ اس کو پہچانے گا کہ میں جھوٹا کیسا تھا کہ اس سے ہی اسطرح آیا ہے ان چیزوں کے کما عمل مومن کا  
اچھی صورت اچھی بو میں سامنے اپنے صاحب کے اگر ہر خیر کا ثمرہ اس کو دیکھا وہ کیسا  
تو کون ہے وہ کیسا میں تیرا عمل ہوں پر اللہ اس کو ایک نور کر دیکھا جو اس کے سامنے چلیں گے  
کہ وہ جنت میں داخل ہو خدا کا قولہ تعالیٰ یجھد بہم ربھد باعما نھم اور کا فر کا عمل  
بری صورت برہدار ہوگا وہ اپنے صاحب کے ساتھ ساتھ رہے گا یہاں تک کہ اس کو آگ میں پھینکا  
حسن نے یہ آیت پڑھی افھا عن ہمستین الا موتنا الا ولی و ما عن بعدین  
پہر کہا ہر نعیم کے بعد موت ہے وہ اس نعیم کو قطع کر دیتی ہے یہ بیدار فاشی کہتے تھے کہ  
ہوئے ان جنت موت سے ان کو اچھا عیش ملا اور اس میں ہوئی بیاریوں سے وہ مدت تک اللہ  
کے ہمایہ ٹھہرے یہ کما کرتا روئے کہ ڈاڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی ۛ

## فصل ۱۹

جنت میں کوئی عبادت نہوگی مگر عبادت ذکر کہ یہ ہمیشہ رہیگی + حدیث جابر بن عبد اللہ  
میں فرمایا ہے جنت والے جنت میں کہا میں گے ہمیں گے ناک نہ سنکین گے نہ بول نہ ہزار  
کرینگے اونکا طعام ڈکار ہوگا اور رشح مثل رشح مسک کے وہ مہم ہونگے ساتھ تسبیح و حمد  
کے جسطرح کہ سانس کا الہام ہوتا ہے رداہ مسلسلہ دوسری روایت میں تسبیح و تکبیر کا لفظ آیا  
ہے یعنی جسطرح تم لوگ سانس لیتے ہو اسی طرح ہمراہ انفاس کے وہ تسبیح و تحمید کرینگے شہرانی  
نے بعض اہل حق سے من کبریٰ میں نقل کیا ہے کہ اہل جنت کی دہر نہوگی اگر وہ ان جماع نہوتا  
تو ذکر بھی نہوتا لیکن واسطے اتمام عیش کے حور عین سے ذکر ہوگا اور یہ سبب نہونے ہزار کے  
دہر نہوگی بالکل ذکر خدا کا دائمی عادت و جماعت ہوگی وجود اس عبادت کا انہیں کچھ بطور  
تکلیف شرعی کے دنیا میں نہوگا بلکہ اسے ساختہ انفاس کی طرح پر تسبیح و تحمید اونسے صادر ہوتی رہیگی

## فصل ۲۰

جنت والے دنیا کی باتوں کا جنت میں چرچا کرینگے + قال تعالیٰ فاقبل بعضهم علی  
بعض یتساءلون قال قائل منہم انی کان لی قرین اس آیت پر کلام پہلے گزر چکا ہے اور  
فرمایا انا کما قبل فی اہلنا مشفقین فمن اللہ علینا وانا عذاب اللہم بعض  
روایات میں آیا ہے کہ جنت میں بازار ہیں جنہیں خرید و فروخت نہیں ہے جو اہل جنت وہاں پہنچینگے  
تو لوگوں کو رطب و تراب مسک پر بیٹھ کر ایک دوسرے کو بچا میں گے اور باہم چرچا کرینگے کہ دنیا میں  
کس طرح پر تھے اور کیوں عبادت کرتے تھے اور رات کو جاگتے اور دن کو روزہ رکھتے اور دنیا میں

فقیہ تھے یا غنی اور موت کے سطح آئی اور بعد اس طویل بوسیدگی کے سطح اہل جنت ہونے کے ذکر  
 القرطبی والشمعانی رحمہما اللہ تعالیٰ انس نے رفعا کہا ہے اہل جنت جب جنت میں  
 داخل ہونگے بعض اخوان مشتاق بعض کے ہونگے اسکا تخت اس کے تخت کی طرف چلیگا اور  
 تخت اس کے تخت کی طرف آئیگا یہاں تک کہ دونوں مجتمع ہونگے پھر یہ اور وہ تکیہ لگا کر بیٹھیں گے  
 ایک دوسرے سے کیگا تو جانتا ہے کہ اللہ نے مجھ کو کب بٹھائے گا وہ کیگا ہاں فلان فلان روز  
 فلان فلان جگہ پر ہنسنے لگے کو پکارا تھا اوس سے دعا کی تھی اوس نے مجھ کو بخش دیا جب یہ ذکر  
 آپس میں ہوگا تو مسائل مشکلہ علوم کا جو دنیا میں پیش آئے تھے اور قرآن و سنت کی فہم میں جو  
 دشواری ہوتی تھی اور صحت احادیث میں جو بحث کرتے تھے اسکا ذکر بھی آئیگا دنیا میں یہ  
 نرا کہ علم کا لذت طعام و شراب و جماع سے لذت تر تھا جنت میں اسکا ذکر آنا اور عظیم اللذات  
 ہوگا یہ وہ لذت ہے کہ اس کے ساتھ اہل علم شخص بہرہ دار اپنے غیر سے ممتاز ہیں کتنا ہوں جو لذت  
 پائدار و ذائقہ خوشگوار مذکورہ علوم قرآن و حدیث میں ہے وہ دنیا کی کسی چیز میں اب نہیں  
 ہے اس دعوے کا انکار وہی شخص کرے گا جو لذات علم سے بے نصیب ہے جاہلون کی لذت  
 اکل و شراب و جماع میں ہوتی ہے یا آرایش و پیرائش محلات و حلیات و باغات و مرکب و  
 ملبس میں تو یہ لذت قانی ہے خود اسکو اسی دنیا میں بقا نہیں ہے پھر آخرت تک باقی رہنا  
 اسکا کجا بخلافت لذت علوم کہ یہ موت سے سلب نہیں ہوتی ہر عالم کا علم ہمراہ اسکی روح کے  
 باقی رہتا ہے کیونکہ متصف ساتھ علم کے روح ہوتی ہے نہ بدن جسم کی لذت جسم کے ساتھ  
 چلی جاتی ہے اور اگر کچھ رہتا ہے تو اسکی تبعات باقی رہ جاتے ہیں اسی جگہ سے بعض حکما  
 نے کہا ہے کہ تو گناہ نہ کر کہ لذت گناہ کی جاتی رہتی ہے اور وبال اسکا باقی رہ جاتا ہے اور  
 تو نیکی کر کہ نیکی کی مشقت باقی نہیں رہتی ہے اسکا ثواب باقی رہ جاتا ہے بخلافت لذت روح

کہ جب تک روح باقی ہے فزہ علم و فہم و دانشمندی کا بھی باقی رہتا ہے سو روح اگر چہ پڑی نہیں ہے یعنی حادث ہے نہ قدیم مگر ابدی ہے کہ ہمیشہ باقی رہیگی خواہ راحت میں یا مصیبت میں لہذا اہل جنت اپنے علوم سے جنت میں استلذاذ حاصل کریں گے اور اہل نار اپنے جہل سے ایک دوسرے عذاب میں گرفتار ہو گئے شوکانیؒ نے علم کا باقی رہنا بعد موت ثابت کیا ہے \*

## فصل ۲

بشارت جنت کے کون لوگ مستحق ہیں \* قال تعالیٰ و بشر الذین امنوا و عملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار یعنی خوشی سنا او کو جو یقین لائے اور کئے کام نیک کہ او کو ہیں باغ بہتی ہیں نیچے اونکے ندیاں اس آیت میں فزہ و حول جنت کا مٹھن عالمیں صالحین کو دیا ہے اہل صالح عبارت ہوا و فزہ و فضل و ترک محارم و اعمال حسنت و احتراز سنایات سے خواہ دل کے گناہ ہوں یا بدن کے دل کے گناہ ۴۰ ہیں اور بدن کے ۱۰۰ اور فرمایا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا ھم یحزنون الذین امنوا و کانوا یتقون لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا و فی الآخرۃ لا تبدل لھم کمات اللہ ذلک ھو القدر العظیم سُن رکھو جو لوگ اللہ کی طرف ہیں نہ ڈرے اور نہ اوردہ کہہ غم کہا وین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے او کو خوشخبری ہے دنیا کی جیسے اور آخرت میں بدلتی نہیں اللہ کی باتیں بھی بڑی مراد ملنی اس آیت میں نفی کی ہے خوف و حزن کی اولیاء اللہ سے اور یہ بات بتائی ہے کہ اللہ کے ولی وہ لوگ ہیں جو کہ بعد ایمان لانے کے متقی ہیں اور فی درجہ تقویٰ کا ہیں کہ مباح کو خوف کراہت سے چھوڑ دے پھر ارتکاب حرام و افعال گناہ کا کیا ذکر ہے اللہ نے انکی بشارت کا نام فوز عظیم رکھا ہے وقال تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ

ثم استقاصوا لتسئل عليهم الملائكة الاتحاقوا ولا تخزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم تعدون فخر اولياكم في الحياة الدنيا وفي الآخرة ولكم فيها ما تشتهي أنفسكم ولكم فيها ما تدعون نزلا من غفور رحيم تحقيق جنون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پر اسی پر ٹھہرے رہے اور پروا کرتے ہیں فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ اور خوشی اوس ہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا و آخرت میں اور تمکو وہاں ہے جو چاہے تمہارا جی اور تمکو وہاں ہے جو منگو اور مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان کی یہ بشارت مومنین مستقیم الحال کے لئے فرمائی اور خوف و حزن کو اوسنے دور کیا اور دارین میں رفاقت ملا کر کی ساتھ اونکے ثابت فرمائی اس سے فضیلت استقامت کی ثابت ہوئی ایمان لانا آسان بات ہے مگر مستقیم بہ ناصراط مستقیم پر مشکل ہے

براہل استقامت فیض نازل میشود و مظهر	نئے نبی تجلی گرد کوہ طور میں گرو
-------------------------------------	----------------------------------

فرشتوں کا اور ترنا یا تو حشر میں ہوگا جس دن ہر کسی کو اپنا فکر و غم ہوگا یا مرنے کے وقت اور ترنا اور یہ کہتے ہیں فرمایا فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئک الذین ھد اھم اللہ واولئک ھم الاولیاء لالباب خوشی سنا میرے بندوں کو جو سنتے ہیں بات پر چلتے ہیں اوسکے نیک تر پر وہی ہیں جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہیں عقل و فکر موضع قرآن میں کہا ہے چلتے ہیں نیک پر یعنی حکم پر چلنا کہ اوسکو کرتے ہیں منع پر چلنا کہ اوسکو نہیں کرتے اوسکا کرنا نیک ہے اسکا نکرنا نیک ہے انتہی یہ آیت بشارت ہے حقین ال اتباع کے اس سے معلوم ہوا کہ مومن جب کسی شخص کی بات سنے تو جوابات بہتر ہو اوسکی پیروی کرے اور جوابات بہتر نہ ہو اوسکو چھوڑ دے بہتر بات وہ ہوتی ہے جو کہ مطابق کتاب و سنت کے ہے بغیر بہتر بات وہ ہے جو کہ اسے مجرد و قیاس بحث سے کہی جاتی ہے یہ دلیل

ہے اس بات پر کہ مخالف نص کے کسی کی پیروی کرنا سچا ہے گو وہ شخص کتنا ہی بڑا رتبہ  
 دین میں رکھتا ہو نام ہو یا مجتہد یا مجدد یا عالم یا درویش یا پیر یا شیخ یا مرشد یا صوفی  
 وقال تعالیٰ الذین امنوا وھاجروا جھادوا فی سبیل اللہ باموالھم و  
 انفسھم اعظم حرجۃ عند اللہ واولئک ہم الفائزون بیشرھم ربھم بہ جمۃ  
 منہ ورضوان وجات لھم فیما نعیم مقیم خالدین فیہا ابدان اللہ عندہ  
 اجر عظیم جو لوگ یقین لائے اور گھر چھوڑ آئے اور رُٹے اللہ کی راہ میں اپنے مال جان  
 سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی پہنچے مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار  
 اونکا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضا مندی کی اور باغون کی جنہیں اونکو آرام ہے ہمیشہ کا  
 رہا کریں اونہیں ہر دم اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے اس آیت میں تین چیزوں کے عوض کہ ایمان و  
 ہجرت و جہاد ہے تین اجر فرمائے رحمت و رضوان و جنت وقال تعالیٰ والذین  
 امنوا وعلوا الصّٰلحٰت فی روضات الجنّٰت لھم ما یشاؤن عند ربھم ذلک  
 ھو الفضل البکیر ذلک الذی بیشر اللہ عبادہ الذین امنوا وعلوا الصّٰلحٰت جو لوگ  
 یقین لائے اور پہلے کام کئے باغونہیں ہیں بہشت کے اونکو ہے جو چاہیں اپنے رب کے پاس  
 یہی ہے بڑی بزرگی یہ خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایماندار بندوں کو جو کرتے ہیں پہلے کام  
 اس آیت میں فردہ دخول جنت کا اہل ایمان و اعمال صالحات کو سنایا ہے لفظ عل شامل  
 شامل ہے اعمال جملہ حسنات یا اکثر حسنات کو معلوم ہوا کہ سب الاحسانات کا ترک سنایا  
 پر مقدم ہے نہ ترک ارتکاب معاصی سے جنت نہیں ملتی ہے جب تک کہ وجود حسنات  
 کا ہو اللہ تعالیٰ نے عمل کو ایک علامت فوکر کبیر و فضل عظیم کی ٹھہرایا ہے اگرچہ ترتیب جنت  
 کا نفس عمل پر نہیں ہے

بجسجی نیادے مراد دی      کسے مراد بیا بد کہ جستجو دارد

وقال تعالیٰ انما تنذ من اتبع الذکر و خشی الرحمن بالغیب فبشره بمغفرة  
 و اجر کرم تو تو ڈر سنائے اوسکو جو چلے سمجھائے پر اور ڈرے رحمن سے نے دیکھتے ہو  
 اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کی اجر کی ذکر سے مراد قرآن ہے معلوم ہوا کہ  
 جو قرآن پر رحمن سے ڈر کر چلتا ہے اوسکے لئے جنت ہے اجر کریم جنت کو کہتے ہیں ڈرنے  
 سے مراد ترک گناہ ہے معلوم ہوا کہ ہمراہ عمل صالح کے عدم ارتکاب معافی ہی درکار ہے ورنہ  
 جسکے گناہ زیادہ ہونگے اور نیکی کم ہلاک ہوگا وقال تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا استلذوا  
 شہادہ و مبشر و نذیرا و داعی الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا و بشر المؤمنین  
 بان طعم من اللہ فضلا کبیرا اے نبی مہینے تجھ کو بھیجا بتانے والا اور خوشی  
 سنانی والا اور ڈر اور بلا نیوالا اللہ کی طرف اوسکے حکم سے اور چراغ چمکتا اور خوشی  
 سنانا ایمان والوں کو کہ اونکو ہے خدا کی طرف سے بڑی بزرگی مراد فضل کبیر سے اسمیگاہ جنت  
 ہے یہاں ترتب جنت کا فقط ایمان پر اسلئے کیا ہے کہ ایمان جامع احکام اسلام و عمل صالح  
 ہے یا اسلئے کہ جسکے دین ایمان ہے گو برابر ایک ذرہ یا رائی کے دانے کے ہو وہ بھی  
 ایک دن جنت پائیگا گو بعد منرا بانی کے ہو لیکن اس شرط سے کہ موجد خالص تہا نہ مشرک  
 و منافق وقال تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل  
 احياء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ ویستبشرون  
 بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم لا خوف علیہم ولا هم یحزنون لیستبشرون  
 بنعمۃ من اللہ و فضلہ وان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین تو نہ سمجھو جو لوگ  
 مارے گئے اللہ کی راہ میں مردے ہیں بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی

پاتے خوشی کرتے ہیں اور سب جو دیا اور نکوا اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہیں  
 اور انکی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے اور نہیں پہنچے سے اس لئے کہ نہ ڈر ہے اور نہ اوکو غم ہے  
 خوشوقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت و فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضایع نہیں کرتا فروز کی  
 ایمان والوں کی معلوم ہوا کہ شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو  
 نہیں کمانا پینا اور عیش و خوشی پوری ہے اور ان کو قیامت کے بعد ہوگی کہذا فی موضع  
 قرآن وقال تعالیٰ ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واصولهم بآن  
 لھم الجنة یقاتلون فی سبیل الله فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقاً فی  
 التوراة والانجیل والقرآن ومن اوفی بعهده من الله فاستبشروا ببعثکم  
 الذی بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم اللہ نے خریدی مسلمانوں سے اور انکی  
 جان اور مال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہے لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پہرارتے ہیں اور  
 مرنے میں وعدہ ہو چکا اور اسکے ذمہ پر سچا توریت و انجیل و قرآن میں اور کون ہے پورا قول  
 کا اللہ سبزیادہ سو خوشی کرو اس معاملت پر جو تم نے کی ہے اور میں سے اور یہی ہے بڑی  
 مراد یعنی اس آیت میں وعدہ ہے جنت کا اور اس قوم سے جنہوں نے اپنی جان و مال راہ  
 خدا میں خرچ کر دی ہے یہ وعدہ بہت پُرانا اور سچا ہے موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی  
 کتابوں میں بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے وقال تعالیٰ ولنبلوکم بشئ من الخوف  
 والجوع ونقص من الاصول والانفس والتمرات وبشئ مما میرت  
 الذین اذا اصابتم مصیبة قالوا ان الله وانا الیہ مراجعون اولئک علیہم  
 صلوات من ربهم ورحمة واولئک هم المتمدون البتہ ہم آزمائیں گے تکو  
 کچھ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے اور پہلوں کے

اور خوشی سنا ثابت رہنے والوں کو کہ جب اونکو پہنچے کچھ مصیبت کہیں ہم اللہ کامل  
 ہیں اور ہر کو اسی کی طرف پھر جاتا ہے ایسے لوگ اونہیں پر شا باشین ہیں اپنے رب کی  
 اور رہ بانی اور وہی ہیں راہ پر اس آیت میں وعدہ جنت کا واسطے صبر کرنے والوں کے  
 مصیبت پر کیا ہے جبکہ جہنم و فرج نکرین خواہ مصیبت خوف و گرسنگی کی ہو یا نقصان  
 مال و جان کی یا اولاد و شمار کی اس باب میں رسالہ اوامہ السکرینے نظیر جو وقال  
 تعالیٰ و آخری تھیں نہ انصرمت اللہ و فتح قریب و بشر المؤمنین ایک  
 اور چیز ہے جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والوں کو  
 اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کی مدد و فتح کے منتظر ہیں اونکو نوید جنت کی ہے حدیث  
 شریف میں انتظار فرج کو عبادت فرمایا ہے و بئہ الحمد وقال تعالیٰ و جنتہ عرضھا  
 کعرض السماء و الارض اعدت للذین امنوا یا اللہ و مرسلہ جنت ہے جسکا  
 پھیلاؤ ہے مثل آسمان و زمین کے پھیلاؤ کے طیار کی گئی ہے واسطے اون لوگوں کے  
 جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اسکے رسولوں پر اس آیت سے حکم ایمان لائیکا سب نبیوں  
 پر آدم سے تا خاتم ثابت ہوا اور اس ایمان کی جزا جنت ثمیری جسکا عوض برابر سائر وارض  
 کے ہوگا رہا طول اوسکا سو اللہ ہی جائے کہ کتنا ہوگا عقیاس کن رنگستان من بہار لہ  
 وقال تعالیٰ ان الذین امنوا و عملوا الصالحات کانت لھم جنت القدر  
 نزلا خالدین فیھا لا یبغون عنھا حولا جو لوگ یقین لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام  
 اونکے لئے ہیں فردوس کے باغ مہمانی میں رہا کرین اونہیں نچا ہیں وہاں سے جگہ بہ لہنی  
 فردوس نام ہے اعلیٰ جنت کا یہ سب جنات میں افضل ہے حدیث میں فرمایا ہے کہ تم جب  
 اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ وسط اور اعلیٰ جنت ہے ترتب اس جنت کا ایمان

صحیح اور عمل صالح پر رکھا ہے اس آیت کے آخر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ جسکو امید ہو ملنے کی  
 اپنے رب سے سو کرے وہ کچھ کام نیک اور ساجھا کرے اپنے رب کی بندگی میں کسی کا  
 معلوم ہوا کہ جس کام میں غیر اللہ کا شریک کرنا ہوتا ہے تو وہ کام عمل صالح نہیں سمجھا جاتا  
 اگرچہ ظاہر میں بصورت عبادت کے ہو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مشرک جنت میں نہ جائیگا  
 اس آیت سے ریا کا شرک ہونا ہی ثابت کیا گیا ہے **وقال تعالیٰ اقد افلح المؤمنون**  
**الذین هم فی صلوٰتھم خاشعون والذین هم عن اللغو معرضون والذین هم**  
**للمزکوة فاعلون والذین هم لفروجهم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت**  
**ایما نھم فانھم غیر صلوٰیین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک هم العادون**  
**والذین هم لامانائھم وعھدھم راعون والذین هم علی صلوٰتھم یحافظون**  
**اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفرج وھم فیہا خالدون** کام نکال لیگئے  
 ایمان والے جو اپنی نماز میں نو سے ہیں اور جو نکلی بات پر دہیان نہیں کرتے اور جو زکوٰۃ دیا  
 کرتے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر  
 سوا و نہ نہیں اولنا پر جو کوئی ڈھونڈے اسکے سوا وہی ہیں حد سے بڑھنے والے اور جو  
 اپنی امانتوں سے اور اپنے اقرار سے خبردار ہیں اور جو اپنی نماز سے خبردار ہیں وہی ہیں  
 میراث لینے والے جو میراث پائین گئے فردوس کی وہ اوسی میں رہ پڑے اگلی آیت میں  
 خبر دی تھی کہ فردوس حصہ ہے مومن عامل صالح کا اس آیت میں بعض اعمال صالح کا جسکے  
 سبب فردوس ملتی ہو بیان فرمایا یہ سب سات نکل ہوئے انہر استقامت کر نیسے فردوس کا  
 استحقاق ہوتا ہے مستدام احمد میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھ پر اس آیتیں اوتیری ہیں  
 جو کوئی اونکو قائم رکھیگا وہ داخل جنت ہوگا پھر اس آیت کو آخر میں لیتا کہ پڑا۔ **وقال تعالیٰ**

ان المسلمین والمؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات والصّالحین  
 والصّادقات والصّابرات الصّابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدّقین  
 والمتصدقات والصّاعثین والصّائمات والحافظین فمجموع الحافظات  
 والذاکرین لثلاثة کثیر والذاکرات اعداد الله لهنّ مغفرة واجل عظیما تحقیق  
 مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد  
 اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور محنت سہنے والے مرد اور محنت  
 سہنے والی عورتیں اور دے دے رہنے والے مرد اور دے دے رہنے والی عورتیں اور خیرات  
 کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور  
 تنہا رہنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہ کو اور تنہا رہنے والی عورتیں اور یاد کرنے والے مرد اللہ  
 کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتیں رکھی ہے اللہ نے انکے واسطے معافی اور اجر بڑا  
 موضح قرآن میں کہا ہے حضرت کی ایک بی بی نے کہا تھا کہ قرآن میں سب ذکر ہے مردوں کا  
 عورتوں کا کہیں نہیں اس پر یہ آیت اور تری نیک عورتوں کی خاطر کو نہیں تو جو حکم مردوں  
 پر کیا وہ عورتوں پر بھی آیا انتہی بہر حال اس آیت میں وعدہ جنت کا واسطے مردوں اور  
 عورتوں دونوں کے ہے اس آیت میں دس خصالتیں فرمائی ہیں جس کسی مرد و عورت میں  
 یہ اوصاف جمع ہونگے وہ لائق مغفرت و نوب اور حصول اجر عظیم کے ٹھہریگا اب جسکو  
 کی طبع ہو اور وہ یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو بخیر جنت میں لیجائے وہ اپنی ذات کو  
 ان اوصاف کے ساتھ منصف کرے ورنہ اللہ کا سودا منگاہے مفت میں ملے و امون کے  
 میسر نہیں آتا اسی لئے حدیث میں راجی غیر عامل کو احق فرمایا ہے کہ عمل تو کچھ نہیں کرتا لیکن  
 مغفرت و جنت کا خواہاں ہے وقال تعالیٰ التائبون العابدون الحامدون

الساخون الساجدون اکامرون بالمعروف والناہون عن المنکر  
والحافظون لحدود اللہ وبشر المؤمنین تو بہ کر نیوالے بندگی کر نیوالے شکر کر نیوالے تعلق رہنے والے رکوع  
کر نیوالے سجدہ کر نیوالے حکم کر نیوالے نیک بات کا منع کر نیوالے بری بات سے تہانے والے حدین باندھی الہ کی  
اور خوشخبری سنا ایمان والوں کو تجھے تعلق رہنا روزہ ہے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا دنیا کے مزون بین اور  
حدین تمامنی یہ کہ بغیر حکم شرع کوئی کام نہ کریں کہذا فی موضع قرآن اس آیت میں نو کام بتائے  
کہ جو شخص یہ سارے کام کرے وہ جنت پائے اب ہر شخص اپنے نفس کا امتحان لے سکتا ہے  
کہ وہ یہ کام بجالاتا ہے یا نہیں اگر عامل ہے ان اعمال کا تو اسکی امید واری واسطے حصول  
جنت کے ٹیک ہے اور اگر اوہمین یہ خصال موجود نہیں ہیں تو احمق و نادان ہو و قال  
تعالیٰ تلك الجنة التي نورث من عبادنا من كان تقیاً یہ وہ بہشت ہے جو میراث  
دینگے ہم اپنے بندوں میں جو کوئی ہو گا پر ہیزگار یعنی میراث آدم کی کہ اول اوں کو بہشت ملی جو  
معلوم ہو کہ بہشت ملنے کے لئے متقی ہو نا ضرور ہے ادنیٰ تقویٰ یہ ہے کہ جمیع انواع شرک  
واقسام بدع سے ستمیز ہو اعتقاد او علماً و قولاً و حالاً پھر مطابقت کتاب و سنت کے حسنات بجالائے  
سنیات سے دور رہے ورنہ

سَدِّ رَاہِ تُو جَاہَانِ خَوَاہِد بُوَد

غیر حق ہر چہ دلت را بر بُوَد

وقال تعالیٰ وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنت عرضها السموات والارض  
اعدت للمتقين الذين ينفقون فی السراء والضراء والكاظمين الغیظ  
والعافين عن الناس واللہ یحب المحسنين دوڑ خوشش پراپنے رب کی اور  
جنت پر جبکا پسیداو ہے آسمان وزمین طیار ہوئی ہے واسطے پر ہیزگاروں کے جو خرچ  
کئے جاتے ہیں خوشی و تکلیف میں اور دیا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور

اللہ چاہتا ہے نیکی والوں کو اس آیت میں جنت کو واسطے اہل تقویٰ کے شہید یا قرآن شریف میں ذکر تقویٰ کا چالیس جگہ مکرر بار بار آیا ہے جس فضیلت و کرامت و نعمت و راحت کو دیکھو اوسکے لئے تقویٰ شرط اول ہوتا ہے اچھا منہ منجملہ صفات تقویٰ کے میں کام ہٹائے ایک نفقہ راہ خدا میں دوسرے ضبط کرنا غصے کا تیسرے معاف کرنا تصور کا لفظ حسین سے ثابت ہو کہ وجود احسان یعنی اخلاص نیت و عمل کا اہل تقویٰ ہی میں ہوتا ہے یہی معلوم ہوا کہ متقی لوگ اللہ کے دوست ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اونسے محبت رکھتا ہے جس سے اللہ کو محبت ہے اوسکے ورثے کا کیا پوچھنا جسے پیا چاہیں وہی سہاگن وقال تعالیٰ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکر اللہ فاستغفروا الذنوب و من یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصرح اعلیٰ ما فعلوا و ہم یعلمون اولئک جزاؤہم مغفرۃ من ربہم و جنات تجری من تحتہا الانہار خللین فیہا و نعم اجر العالمین وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برکریں اپنے حقیقین تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشا سوا اللہ کے اور اڑ زمین اپنے کئے پر جانتے اونکی جزا ہے بخشش اونکے رب کی اور باغ جنکے نیچے ہستین نہر میں رہ پڑے اونہیں اور خوب مزدوری ہے کام کرنے والوں کی اس آیت میں اہل تقویٰ کا وصف بیان فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ توبہ و استغفار کرنی اور عدم اصرار سے گناہ پر جنت ملتی ہے حدیث شریف میں آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا مثل بے گناہ کے ہو جاتا ہے یعنی تائب و متقی نزدیک خدا کے برابر ہیں ۵

برین مژدہ گر جان فشا نم رود است	کہ این مژدہ آسایش جان ماست
بیان توبہ و استغفار کا رسالہ محو الجوبہ اور رسالہ تفسیر الکروہ میں دیکھنا چاہئے باوجود	

قبول تو بہ واستغفار کے جبکہ بطور صبح وقوع میں آئے جو شخص ہلاک ہو سچو کہ وہ بڑا  
برہم قرار اس کی نعمت و رحمت کا ہے **وقال تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اهلکم**  
**علی تجارتہ تجیکم من عذاب الیم** تو منوں باللہ ورسولہ وبتجاہدون فی  
سبیل اللہ یا اموالکم و انفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم  
ذنبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتہا الانهار و مساکن طیبہ فی جنات  
عدن ذلک الفوز العظیم اے ایمان والو میں بتاؤں تم کو ایک سوداگری کہ بچاؤ  
تم کو ایک دکہ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے  
مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو بخشنے تمہارے گناہ  
اور داخل کرے تم کو باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں اور شہرے گہروں میں بسنے  
کے باغوں میں یہ ہے بڑی مراد ملنی اس آیت شریف میں ترتیب دخول جنت کا تین امر  
پر کیا ہے ایک ایمان لانا اللہ پر دوسرے ایمان لانا رسول اللہ پر تیسرے لڑنا راہ خدا  
جان و مال سے **وقال تعالیٰ و لمن خاف مقام ربہ جنتان** جو کوئی ڈر کرے  
ہونے سے اپنے رب کے آگے اس کو ہیں دو باغ اس آیت میں فضیلت ہے خوف کی  
خائف کو دو جنتیں ملینگی باقی اہل ایمان کو ایک جنت ان دونوں جنت کا وصف سورۃ  
رحمن میں مفصلاً آیا ہے **وقال تعالیٰ و اما من خاف مقام ربہ و نہی النفس**  
**عن الھوی فان الجنة ہی الماوی** جو کوئی ڈر اپنے رب کے پاس کھڑے ہوئیے  
اور روکا جی کو خواہش نفس سے سو بشت ہے ٹھکانا اس کا اس آیت میں واسطے نفی  
کے اللہ سے قرآنہ جنت کا ہے بیان خوف و رجاء میں رسالہ صدق اللہ تعالیٰ ہو چکا ہے  
علماء آخرت میں دو طرح کے لوگ گذرے ہیں بعض پہ خوف غالب تھا اور بعض پر رجاء و لکل

و جھٹھو مولیٰ جہا اللہ کی صفت جلال و جمال کا ظہور دنیا میں اپنے عباد و مخلصین کے اندر ہوا کرتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو بعض صفات معطل ٹھہر جاتیں اور یہ یوں نہیں سکتا بڑی خوبی خوف کی یہ ہے کہ ہمارے عمل صالح کے ہوا سائے کہ کسی بشر کو حال اپنے قبول عمل کا نزدیک خدا کے معلوم نہیں ہے بجز اوس شخص کے جسکو رسول خدا نے بشارت قبول کی دی ہے جیسے عشرہ مبشرہ یا اہل بدر یا اصحاب بیعت الرضوان یا اہل بیت رسالت باقی سارے علماء و اولیاء و صلحاء و عامہ مومنین محل خوف و خطر ہیں چرے ہیں کسی کو اپنے انجام کی خبر نہیں ہے

حکم ستوری وستی ہمہ بر ختم است	کس ندانست کہ آخر بحہ حالت گزرد
-------------------------------	--------------------------------

رجا کی خوبی یہ ہے کہ اتبع کتاب و سنت کر کے امیدوار مغفرت و اجر کا ہوا و گناہ ہو جائے تو ناامید نہ ہو کہ یہ باس مثل امن کے کفر ہے رہا وہ خوف ہو گناہ سے باز تر کیے اور وہ رجا ہو گناہ پر جرأت بخشنے کی حالت و سوسہ شیطانی اور سراپا جہل و نادانی ہے اگر ظن اس بلا میں مبتلا ہے اور دہو کے میں گرفتار اللہم غفرا و توفیقا و خاتمة حسنی البقیہ نے کہا ہے کہ اسطرح کی آیتیں قرآن مجید میں بہت ہیں مگر ان سب کا تین قاعدوں پر ہے ایک ایمان دوسرے تقویٰ تیسرے اخلاص علیٰ بندہ تعالیٰ موافق سنت مطہرہ کے ان اصول سے گانہ کے لوگ مستحق اس بشارت کے ہیں نہ وہ لوگ جو انکے سوا ہیں اور دوران بشارت کتاب و سنت کا انہیں قواعد پر ہے یہ قواعد دو اصل کے اندر آ جاتے ہیں ایک اخلاص طاعت دوسرے احسان الی الملق اور ضد انکی دو چیز میں ہے ایک ریا کاری دوسرے منع ماحون اور ان سب کا مرجع ایک چیز ہے یعنی موافقت رب کی محبت رب میں اور یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی ہے لیکن جیسی کہ حضرت کی اقتدا خاصہ و باطناً متحقق

ہو جائے اجل مقصود اس بیان سے خروہ رسانی ہے اہل سنت مطہرہ و عالمین بالحدیث  
 کو کہ اللہ تعالیٰ نے اونکے لئے جنت طیار کر رکھی ہے اور وہی لوگ اس بشارت کا استحقاق  
 دنیا و آخرت میں رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اونپر ظاہر و باطن میں جاری ہیں نبی لوگ  
 اللہ کے دلی اور رسول کے محب اور حزب خدا و رسول ہیں اور جو شخص حضرت کی  
 سنت سے خارج ہوا وہ خدا و رسول کا عدو ہیں اور شیخ خطوات شیطان بعین ہے  
 اسکے بعد یہ کہا ہے لایاخذھ فی نصرۃ سنتہ لومة اللوام ولا یتزکون ماصحیحہ  
 صلحہ لقول احد من الانام والسنتہ اجل فی صدورھم من ان یقنہ علیھا  
 رایا فقیھا او یحناجد لیا او خیا لا صوفیا او تناقضا کلامیا او قیاسا فلسفیا  
 او حکما سیاسیا فمن قدم علیھا شیئا من ذلک فباب الصواب علیہ  
 مسدود وھو عن طریق الرشاد مصدود انتھی اس سے معلوم ہوا کہ یہ صفت  
 جس شخص میں ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ جنتی ہو گا و اذلیس خلیس اسکے بعد اشارہ  
 طرہ شعب ایمان کے کر کے عقائد اہل ایمان کو بیان کیا ہے اسکا ترجمہ حاجت اون عقائد  
 کے ذکر کی اسلئے نہیں ہے کہ ہم ترجمہ ان عقائد کا آخر رسالہ الاحتواء علی مسئلۃ  
 الاستواء میں کر چکے ہیں اور دیگر رسائل عقائد مثل رسالہ فتح الباب و قطف الثمر و  
 عقیدۃ الستی و انتقاد رجح و معتقد منتقد اس باب میں کافی شافی وافی صافی ہیں پھر  
 بعد بیان عقائد اہل حق کے یہ لکھا ہے فھذا مذهب المستحقین لھذا البشری قولہ  
 و عملاً و اعتقاداً و باللہ التوفیق میں کتابوں میں مذہب کی طرہ اس عبارت  
 میں اشارہ پر بشارت کیا ہے وہ بلا قید تقلید عقائد اشعر یہ و ماترید یہ ہے چنانچہ رسائل اشار  
 الیہا اسی صفت پر ہیں و اللہ المستعان ✽

## خاتمہ الرسالہ

## بیان میں خاتمہ دعویٰ اہل جنت

وقل تعالیٰ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات یدعون ربهم ربهم  
 بایمانهم فنجی من قہم الانہار فی جنات النعیم دعوا ہم فیہا سبحانک  
 اللہم وتحدتہم فیہا سلام واخر دعواہم ان الحمد لله رب العالمین  
 جو جملہ قرآن کریم کا فاتحہ الباب و عنوان الکتاب ہے وہ جنت میں آخر دعویٰ اہل جنت  
 ہوگا اول یا خبر نسبتہ دارد ابن جبریل نے کہا ہے میں خبر لگی ہے کہ جب اہل جنت پر گزر  
 کسی پرندے کا ہوگا اور انکا جی اوسکو چاہیگا تو وہ سبحانک اللہم کہیں گے یہ اونکا  
 دعویٰ ہے اور یہ وہ لفظ ہے کہ بعد تکبیر تحریر یہ کے نماز کو اسی لفظ سے دنیا میں شروع  
 کرتے تھے جب فرشتہ وہ چیز و خواہ لے آئیگا اور اونپر سلام کرے گا اور یہ اوسکو جواب  
 دینگے تو یہ اونکی تحیت ہوگی جب کہا چلیں گے تو اللہ کی حمد کریں گے یہ طلب ہے اس  
 آیت کا واخر دعواہم ان الحمد لله رب العالمین قادرہ نے کہا اونکی دعا و  
 تحیت جنت میں سلام ہوگا سفیان نے کہا جب ارادہ کسی شے کا کریں گے سبحانک  
 اللہم کہیں گے وہ چیز پاس اونکے آجائیگی معنی اس کلمے کے تنزیہ و تعظیم و اجلال  
 و اکرام رب العالمین ہے اوس چیز سے جو اوسکو زیبا و لایق نہیں ہے توسی بن طلحہ  
 کہتے ہیں حضرت سے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا تنزیہ ہے اللہ کی ہر برائی سے  
 ابن الکول نے علی مرتضیٰ سے کہا تھا کہ یہ کیا کلمہ ہے کہا اللہ نے اس لفظ کو اپنے نفس مقدس  
 کے لئے پسند فرمایا ہے بالجملہ اللہ نے خبر دی کہ پہلی بات اونکے وقت استدعاء کے لفظ

سبحان اللہ ہوگی اور پہلی بات وقت حصول مدعا کے لفظ الحمد مد رب العالمین ہوگی معنی  
آیت کے عام مین مراد اس دعا سے مسئلہ اور ثنائی سب کچھ ہے حدیث میں آیا ہے افضل دعا  
الحمد ہے پس مراد دعا سے اسجگہ دعا و ثناء و ذکر ہے جسکا الہام اہل جنت کو ہوگا اللہ نے  
اول و آخر حال کی خبر دی ہو کہ اول تسبیح ہے اور آخر تحمید اسکا الہام او کو مثل الہام انفاس کے  
ہوا کرے گا اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جنت میں ساری تکالیف ساقط ہو جائیگی کوئی عبادت  
باقی نہیں رہیگی مگر یہ دعویٰ جسکا الہام او کو ہو کرے گا لفظ اللہ میں اشارہ ہے طرف صریح ہوگا  
کیونکہ متضمن ہے معنی یا اللہ کو اور یا اللہ متضمن ہے سوال و ثنا کو یہی بات او شخص نے ہی سمجھی ہے  
جسے یہ کہا ہے کہ وہ وقت ارادہ کسی شے کے سبحانک اللہ کہیں گے گویا بعض معنی اس لفظ  
کے بیان کئے اور استیفاء معانی کا نہیں کیا حالانکہ آیت میں اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ کہنا  
اس لفظ کا وقت ارادہ کسی شے کے ہوگا بلکہ دلالت آیت کی اس بات پر ہے کہ اول دعا تسبیح و  
آخر دعا تحمید ہوگی اور یہ بات حدیث سے ثابت ہوئی کہ او کو الہام اس تسبیح و تحمید کا مثل  
انفاس کے ہو کر یگانہ کوئی وجہ اخفصاص دعویٰ کی ساتھ وقت ارادہ شے کے نہیں رہی  
اور بطرح کہ یہ تقریر مناسب معنی آیت ہے اس طرح مناسب اونکے حال کے ہے و اللہ الحمد  
اولاً و آخراً تمام ہوا یہ رسالہ رد و رد و شنبہ تاریخ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۵ ہجری کو چارم ذی الحجہ کو شروع  
کیا تھا ۱۵ دن میں ختم ہوا اس میں تعطیلات عید الاضحیٰ و ایام تشریق خالی ہی رہے اصل کتاب  
حادی الارواح فی صفحہ ۲۵ سطر کے حساب سے اٹھارہ جزو میں تھی خلاصہ او سکامشیر  
ساکن الغرام لی روحیات دار السلام سات جزو میں زبان عربی ۱۳۹۹ء میں طبع ہو چکا ہے  
ہر صفحہ میں ۳۴ سطر تھی قالب طبع میں پانچ جزو کے اندر بحساب فی صفحہ ۲۷ سطر آیا اب  
یتاخیص او کی اردو زبان میں بارہ جزو میں بحساب فی صفحہ ۱۹ سطر ہوئے

اسکا نام ہادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم رکھا ہے والدہ الہادی وعلیہ  
اعتمادی و بہر فی کل الاصور استنادی و آخر دعوانی ان الحمد لله رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

### صحت نامہ ہادی القلب السلیم

صفحہ	ک	خط	صواب	صفحہ	ک	خط	صواب
۳	۱۷	اور وہ	اور	۳۱	۱۶	سونے کے ہیں	سونے کا ہے
۷	۱۰	السنن	اهل السنن	۳۲	۹	پیشی	پیشی
۱۱	۱۷	اختصام	قصہ اختصام	۱۹	۱۹	ابرے کے کہ ابرہ	ابرے کے یعنی جب
۱۲	۷	درو	درو			استر سے بڑا ہوگا	استر استبرق کا
۱۷	۱۷	المنتی	المنتھی			ہوا تو ابرے کا	
۱۶	۲	یا بخل	یا شح			کیا کتنا ہو کہ سقد	
۱۸	۱۸	فرمایا ہم	فرمایا ہم			عمر و قوتی ہوگا	
۱۹	۵	تشبیہ	تشبیہ	۳۳	۲	اور کا	اور کا
۲۸	۳	چونکہ	چونکہ	۳۴	۳	آخرین	آخرین
۳۰	۱۰	اسلئے	اسلئے کہ	۳۵	۱۲	بالاحسان	بالاحسان
۲۹	۱	بخارجین	بمخرجین	۳۶	۱۵	من تحتہم	تحتھا
۳۰	۱۸	تتعیص	تتعیص	۳۸	۲	خشیمة	خشیمة
۳۰	۷	خوف و	خوف	۵۰	۱۶	کہ ایک	ایک

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۳	۸	سید	سید	۹۱	۱۰	ان الا	ان لا
۵۴	۹	والله	والله	۹۲	۸	اسفلتم	اسفلتم
۵۶	۱۳	اسیطح	اسیطح	۹۵	۵	جنتی	جنتی
۵۷	۱۱	انی اسالک	انا نسألک	۹۸	۱۲	ام	+
۵۸	۴	ان	ابن	۹۹	۵	تا کہ	+
۶۰	۱۵	خدا پر	خدا	۱۰۰	۱۷	اکیدرومہ	اکیدرومہ
۵۹	۸	مائید	مائیدی	۱۰۳	۲	محملہ	محملہ
۶۱	۸	نہین مین	نہین ہے	۱۰۴	۳	شیخانات	شیخانات
۶۲	۹	انتی	انتی	۱۰۵	۱۷	ذفرات	ذفرات
۶۳	۱۰	موضع	موضوع	۱۰۶	۴	تیت	بیت
۶۴	۱۳	تھاے	تھاے	۱۰۷	۱۳	سی سالہ	سہوی سالہ
۶۵	۶	چاکر دیکھی	جب وہ گزرے گا	۱۰۸	۵	ایتنا ہم دیتے ہیں	والذین امنوا
۶۶	۱۳	استقدر بڑا کہ اگر	تو وہ اس کے چچھے	۱۰۹	۵	بایحان	وتبعہم
۶۷	۱	پہل	چلین گے	۱۱۰	۵	بایحان	خیرتہم بایحان
۶۸	۵	تشتہیتہ	تشتہیتہ	۱۱۱	۹	الونکی	والونکی
۶۹	۱۱	سرجیق	سرجیق مختوم	۱۱۲	۱۹	کاسات	کاساتہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۹	۱۶	سویا	سوئے	۱۵۲	۸	ربھہ	ربھہ یوہنڈ
۱۲۱	۱۲	للقطف	القطف	۱۹	۱۹	دنبا	دنبا
۱۲۲	۷	الحیاء	حیاتکم	۱۵۳	۳	رویت	رویت
۱۲۶	۱۶	کے ہے	کے کی ہے	۱۵۷	۱۰	بھال	والد عالم بھال
۱۳۰	۱	جماد	جماد	۱۶۱	۲	جو اس	جو اس حدیث
۱۳۲	۳	اوسپر	اونپر	۱۶۵	۱	انزل	نزل
۱۳۵	۱	وہ	اون کجاوگی	۷	۲	وما اللہ	وما سربک
۱۳۶	۲	جیلی	جیلی	۱۷۰	۱۵	رہنی	رہنی
۷	۹	تو	پ	۱۷۶	۹	زاکرہ	مذکرہ
۱۳۷	۸	ساعدا	سعد	۱۷۸	۷	اونے	اونے
۱۳۵	۳	یہی	بھی	۱۸۰	۱۷	لاخوف	ان لاخوف
۷	۱۳	زید	زید	۱۸۲	۳	جریغ و فرغ	جریغ و فرغ
۱۳۸	۱۳	حسان	حسان	۱۸۳	۹	صلواتہم	صلواتہم

یہ

